قال اللہ تعالیٰ

اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ

الخطب المأثورة

مع رسالہ

تحقیق الخطبہ

تالیف حضرت العلامہ مولانا الحاج شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی عم فیضہ (شارح صحیح مسلم شریف)

شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت

ومع رسالۃ

الاجوبۃ العجیبۃ فی خطبۃ العربیۃ

تالیف جناب مستطاب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی مفتی دار العلوم دیوبند عم فیضہ

شائع کردہ دار الکتب جامعہ اسلامیہ ڈابھیل

(سنہ ۱۹۳۲ء) مدینہ پریس بجنور (سنہ ۱۳۵ھ)

تحیۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام

شیخ الاسلام حضرت علامہ مولانا محمد انور شاہ صاحب قدس سرہٗ نے عرصہ ہوا ایک کتاب "عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام" تالیف فرمائی تھی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات انزول اور بعد نزول کے حالات متون قرآن مجید، احادیث صحیحہ، آثار صحابہ، تابعین اور علمائے سلف وخلف کے اقوال کی روشنی میں بہت ہی کافی ووافی بسط وتفصیل سے تحریر فرمائے تھے اور اس جلیل القدر اور اولو العزم پیغمبر کے امتیازی حالات وسوانح ایسی عمدگی سے یکجا کردیئے تھے کہ اس بارے میں اسلام کا تمام ترلٹریچر سامنے آجاتا ہے۔

پھر یہ کہ ان مباحث میں محض نقول اور انکی تشریحات ہی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ ہر چیز عقلی پیرایہ میں بھی نہایت دلنشین طرز میں ادا کی گئی ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر اسلام کے تمام اصولی مسائل مہمہ کو ایسی جامعیت وتحقیق کے ساتھ مدون کردیا جائے تو اسلامی مسائل پر آئے دن جو منکرین ومعاندین کے اعتراضات وشبہات قائم ہوتے رہتے ہیں ان کا سلسلہ قطعاً موقوف ہوجائے اور کسی منصف مزاج شخص کو اسلام اور اسکے مقدس وبرتر اصول سے انکار وانحراف کی گنجائش باقی نہ رہے۔

حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ نے اس کتاب کو عربی زبان میں لکھا تھا اور اسکی عربیت استقدر شیریں اور فصیح وبلیغ ہے کہ عربی ادب کا ذوق رکھنے والے اسکو بار بار پڑھتے اور ہر مرتبہ پہلے سے زیادہ لطف اندوز ہوتے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب کی عادت تھی کہ جب کسی مسئلہ پر قلم اٹھاتے تھے تو اسکو تحقیق وتدقیق اور ہر جہت عقل ونقل کے اعتبار سے انتہائی مدارج پر پہونچا دیا کرتے تھے اور اسکے ضمن میں بہت سے دوسرے مسائل مہمہ پر بھی شرح وبسط سے کلام فرماتے تھے چنانچہ یہ کتاب بھی اس کلیہ سے خالی نہیں ہے۔

قرآن مجید واحادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیشمار حقایق ونکات ایسی خوبی سے بیان فرمائے ہیں کہ ناظرین کے دل میں اترتے چلے جاتے ہیں اور کلام الٰہی کے اعجاز وارشادات نبویہ کی حقانیت وصداقت کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں رہتا۔

ہم نے جو کچھ اوپر لکھا ہے وہ کتاب کی بیشمار خوبیوں کو ادا کرنے میں قطعاً قاصر ہے اور یہاں مقصود انکا احصا ہے بھی نہیں کیونکہ کتاب مذکور مقبولیت تامہ حاصل کرچکی ہے اور نہ صرف ہندوستان کے اہل علم بلکہ مصر وشام کے علماء نے بھی اسکو حد درجہ پسند کیا ہے اور اپنے حلقہ اثر میں اسکی اشاعت کی ہے یہ کتاب مرزائیوں کے دونوں فرقوں (قادیانی ولاہوری) کے دجل وزندقہ کے مقابلہ میں بھی کامیاب ترین حربہ ہے اور سالہا سال کی مساعی ناکام کے باوجود بھی وہ اسکے دلائل وبراہین کا جواب نہیں پیش کرسکے۔

نیز ہم اپنے علم وتجربہ کے مطابق کہہ سکتے ہیں کہ جن علماء نے حضرت شاہ صاحب کی اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے وہ مرزائیوں کے مقابلہ میں ہمیشہ کامیاب رہے ہیں۔ اور انکو احقاق حق وابطال باطل میں کوئی دقت ودشواری پیش نہیں آئی۔

حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ نے اپنی اسی مشہور ومعروف کتاب پر شائع ہونے کے بعد سے مزید افادات کا اضافہ فرمایا تھا اور کئی سال تک اس پر مفید وضروری حواشی اور تعلیقات تحریر فرماتے رہے۔ مجلس علمی نے ان فیوض وافادات کو بھی اہل علم کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے علیحدہ رسالہ کی صورت میں "تحیۃ الاسلام" کے نام سے طبع کرادیا ہے۔ جن حضرات کے پاس "عقیدۃ الاسلام" موجود ہے انکو چاہئے کہ "تحیۃ الاسلام" منگاکر عقیدہ کو مکمل کرلیں اور ان افادات جدیدہ سے بھی مستفید ہوکر محظوظ ہوں۔ جن حضرات کے پاس عقیدہ بھی نہیں پہونچا ہے ان کو دونوں کتابیں ساتھ طلب کرنی چاہئیں۔

حضرت شاہ صاحب نے "تحیۃ الاسلام" کے آخر میں متعدد آیات قرآنی متعلقہ حیات کی مکمل ومفصل تفسیر بھی تحریر فرمائی ہے اور اسکے ساتھ حضرت علامہ کا قلمی رسالہ "ایناس بما جاء بانیان الیاس"، بھی منضم کردیا گیا ہے۔

عقیدۃ الاسلام کی ضخامت ۲۱۴ صفحات ہے اور قیمت عہ۔ تحیۃ الاسلام کی ضخامت ۱۵۰ صفحات ہے اور قیمت ۱۲/

(نوٹ) ہر دو کتابیں بہت عمدہ کاغذ و دیدہ زیب طباعت کیساتھ آراستہ ہیں یکجا دونوں کو طلب کرنے پر مناسب رعایت بھی کی جائے گی۔

فہرست مجموعۃ الخطب المأثورہ

عرضداشت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا۔ اما بعد، اگرچہ "مجموعۂ خطب" کے نام سے اس وقت تک بہت سے خطبے طبع ہو چکے ہیں لیکن ضرورت تھی کہ ایک ایسا مجموعہ مرتب کیا جائے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام خطبات ماثورہ یکجا ہوں اور خلفائے اربعہ، نیز بعد کے دیگر اجلائے امت کے بھی منتخب خطبے جمع کر دیے جائیں۔ پھر چونکہ اس زمانہ میں بعض جدت نواز طبائع کا رجحان اس طرف بھی پایا جاتا ہے کہ "خطبۂ جمعہ" عربی زبان میں ہونا ضروری نہیں، بلکہ ہر زبان میں درست ہے، حالانکہ ایسا خیال ملت حنیفیۂ بیضاء کے منشاء کے سراسر خلاف ہے۔ اس لیے ضرورت تھی کہ اس موضوع پر بھی ایک سیر حاصل بحث کو شروع میں درج کر دیا جائے چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے "دو نہایت بلند پایہ و محققانہ مضامین درج کیے جاتے ہیں۔

پہلا مضمون لسان العصر حضرت العلامہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی کا ہے جو "تحقیق الخطبہ" کے نام سے کئی بار طبع ہو کر مقبولیت خاصہ و عامہ حاصل کر چکا ہے، اور جس کا غایت درجہ میں مفید و اہم ہونا محتاج بیان نہیں ہے۔

دوسرا مضمون مخدوم و محترم جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ مدرس و مفتی دار العلوم دیوبند کا ہے، جو حال ہی میں "الجوبۃ" کے نام سے علیحدہ بھی طبع ہو کر بہت ہی مفید و بصیرت افروز ثابت ہوا ہے مولانا موصوف نے اس مضمون کی اجازت اشاعت مرحمت فرما کر نہ صرف ہم کو بلکہ کل مستفیدین امت کو ممنون فرمایا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

الافقر الاحقر

خادم الملۃ الاحرار سید محمد احمد رضا عفا اللہ عنہ و عن والدیہ

ناظم مجلس علمی و ناظم مطبوعہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل (سورت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحقیق خطبہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل میں ۔

(۱) زید کہتا ہے کہ خطبۃ الجمعۃ والعیدین بزبان عربی مسنون ہے ۔ زبان اُردو یا دیگر غیر عربی زبانوں میں خطبہ پڑھنا سنت رسول اللہ اور صحابہ تابعین، تبع تابعین، مجتہدین، محدثین، فقہائے اُمت کے طرز عمل کے خلاف ہے ۔

(۲) عمرو کا دعویٰ ہے کہ خطبہ مذکور سامعین کی زبان میں ہونا چاہیے خواہ زبان اُردو ہو یا فارسی، عربی ہو یا ترکی، جاپانی ہو یا انگریزی ۔ اور خطبہ کو سامعین کی زبان میں پڑھنا ہی عین ادائے سنت ہے کیونکہ خطبہ کی غرض وعظ و تذکیر اور احکام کا سُنانا ہے اور یہ غرض زبان مروجہ ہی میں خطبہ پڑھنے سے حاصل ہو سکتی ہے عمرو یہ سوال بھی پیش کرتا ہے کہ عیدین کی نماز کے بعد جو خطبہ بزبان عربی پڑھا جاتا ہے اُس کے پڑھتے وقت خطیب کے مخاطب آیا وہ انسان ہوتے ہیں جن کی طرف مُنہ کر کے وہ کھڑا ہوتا ہے یا اور کوئی مخلوق اور یہ کہ عیدین کے متعلق جو مسائل و احکام بیان کرتا ہے اُس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کو مسائل و احکام سے آگاہی ہو یا اس کے سوا کچھ اور ۔

عمرو اپنے دعوے پر حسب ذیل کتب لغت، احادیث، فتاویٰ سے استدلال کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مصباح المنیر میں ہے فیقال فی المواعظ خطب القوم ۔ غیاث اللغات میں ہے خطابہ بالکسر وعظ و نصیحت و وعظ بخلق اللہ باشد ۔ کتاب ترغیب و ترہیب میں ابن ماجہ سے بسند حسن منقول ہے کہ عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرء یوم الجمعۃ تبارک وھو قائم یذکر بایام اللہ ۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں خطبہ کی سنتوں میں وعظ کرنا اور سمجھانا شمار کیا ہے ۔ قال صاحب ۔

يسمى خطبة

ضروری ہے جس کو خطبہ کہہ سکیں۔

فتح القدیر میں ذکر طویل کی شرح میں لکھا ہے۔

قیل اقلہ عندھما قدر التشھد

کہا گیا ہے کہ ذکر طویل کا کمتر درجہ صاحبین کے نزدیک یہ ہے کہ تشہد کی قدر ہو

اور علامہ ابن عابدین نے رد المحتار میں اسی قول کے تحت میں لکھا ہے۔

فی العنایۃ وھو مقدار ثلث آیات عند الکرخی وقیل مقدار التشھد

عنایہ میں ہے کہ ذکر طویل کی مقدار کرخی کے نزدیک تین آیتوں کی قدر ہے بعض نے کہا کہ تشہد کے قدر۔

اور علامہ سید مرتضیٰ زبیدی حنفی احیاء العلوم کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں۔

وعن ابی حنیفۃ یصح الاقتصار فی الخطبۃ علی ذکر خالص للہ تعالیٰ نحو تسبیحۃ او تھلیلۃ او تکبیرۃ مع الکراھۃ وھی التی یعتد بھا ویجزئ ھذا الذکر عن خطبتین ولا یحتاج الی تسبیحتین وعن مالک روایتان کالمذھبین وقال ابو یوسف ومحمد لا بد من ذکر طویل یسمی خطبۃ قیل واقلہ قدر التشھد الی قولہ عبدہ ورسولہ وحمد وصلوٰۃ ودعاء للمسلمین الخ

شرح احیاء العلوم مطبوعہ مصر جلد ثالث ص۲۲۶

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خطبہ میں خالص ذکر پر اکتفا کرنا جائز ہے مثل ایک دفعہ تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنے یا تہلیل یعنی لا الٰہ الا اللہ کہنے اور تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنے کے مگر کراہت کے ساتھ اور یہی مقدار وہ ہے جس کا خطبہ میں اعتبار ہو اور اس قدر ذکر دونوں خطبوں کا قائم مقام ہو سکتا ہے۔ اس کی ضرورت نہیں کہ دو خطبوں کے لیے دو دفعہ تسبیح کرے۔ امام مالک سے دونوں مذہبوں کے موافق دو روایتیں ہیں امام ابو یوسف اور امام محمد فرماتے ہیں کہ ذکر طویل ہونا چاہیے جو خطبہ کہا جا سکے بعض نے کہا کہ ذکر طویل کی مقدار تشہد کی قدر ہے "عبدہ ورسولہ" تک مگر اس میں حمد و صلوٰۃ بھی ہو۔ اور مسلمانوں کے لیے دعا بھی۔

اس طرح کی سیکڑوں عبارتیں کتب فقہ میں موجود ہیں جن کا استقصا بیفائدہ ہے لیکن اب بعض ایسے اقوال نقل کرتا ہوں جن سے یہ ثابت ہوگا کہ خطبہ کی اصل حقیقت شرعاً ولغۃً مطلق ذکر سے زیادہ نہیں ہے بلکہ لغۃً تو ذکر اللہ کی بھی تخصیص نہیں مطلق کلام کو خطبہ کہتے ہیں۔ اگرچہ عرف عام میں بعض دوسرے امور بھی جو کہ سنت کے درجہ میں ہیں اسکی ماہیت میں شامل کر لیے گیے ہوں۔ مجمع البحار میں ہے۔

خطب خطبة بالكسر والاسم ايضاً بالكسر فاما بالضم فمن القول والكلام انتهى۔

خطب خطبۃً بکسر الخاء یعنی مصدر خطبۃ کا خاء کے کسرہ کے ساتھ ہے اور اس کا اسم بھی خطبہ کی خاء کے کسرہ کے ساتھ ہے اور خطبہ کو خاء کے ضمہ کے ساتھ پڑھیں تو اس کے معنی گفتگو اور کلام کے ہونگے۔

ذرا اور آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

وفيه وانا خطيبهم اذا انصتوا اى انا المتكلم من الناس حين سكتوا عن الاعتذار فاعتذر بهم ولم يؤذن لغيرى فى التكلم۔ انتهى۔

اور میں انکا خطیب ہوں جبکہ وہ سکوت اختیار کریں یعنی تمام لوگوں میں کلام کرنیوالا میں ہی ہوں گا۔ جبکہ وہ اپنا عذر پیش کرنے سے ساکت ہونگے۔ میں انکی طرف سے عذر پیش کرونگا سوا میرے کسی کو بولنے کی اجازت نہو گی۔

شمس الائمہ سرخسی فرماتے ہیں۔

ولان المنصوص عليه الذكر قال الله تعالى فاسعوا الى ذكر الله وقد بينا ان الذكر بها اى بالخطبة ثبت بالنص والذكر يحصل بقوله الحمد لله فما زاد عليه شرط الكمال لا شرط الجواز وهو نظير ما قال ابو حنيفة ان فرض القرأة يتادى باية واحدة انتهى۔ (مبسوط جلد ثانی ص۳۰ مصری)

اس لیے کہ نص سے ذکر ہی ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خدا کے ذکر کی طرف دوڑو۔ اور یہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ خطبہ کے ساتھ ذکر نص سے ثابت ہے اور ذکر الحمد للہ سے بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ اس سے زائد کمال کی شرط ہے نہ کہ جواز کی۔ اور یہ نظیر ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اس قول کی کہ فرض قراءۃ یعنی نماز میں ایک آیت سے ادا ہو جاتا ہے۔

اور علامہ سید مرتضیٰ زبیدی حنفی صاحب تاج العروس فی شرح القاموس تحریر فرماتے ہیں۔

ودليل ابى حنيفة قوله تعالى فاسعوا الى ذكر الله فلم يفصل بين كونه ذكراً طويلاً اولا فكان الشرط الذكر الثابت بالدليل القاطع غير ان المأثور عنه صلى الله عليه وسلم اختيار احدهما انتهى

امام ابو حنیفہ کی دلیل ارشاد خداوندی فاسعوا الی ذکر اللہ ہے۔ اس میں آیت میں کوئی تفصیل نہیں کہ ذکر طویل ہو یا مختصر تو اب شرط جواز ذکر تام ہوگا اس قطعی دلیل سے مگر ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ ذکر طویل ... [illegible]

الذکر المسمی بالخطبۃ والمواظبۃ علیہ فکان ذلک واجبًا او سنۃً لا انہ الشرط الذی لا یجزی غیرہ اذ لا یکون بیانًا لان الدلیل وھو لفظ الذکر المامور بالسعی الیہ لیس مجملًا لیفتقر فعلہ صلی اللہ علیہ وسلم بیانًا للمجمل فلم یکن فرضًا لئلا یلزم الزیادۃ للمشروعات علی حسب ادلتھا ویؤیدہ ما رواہ قاسم ابن ثابت السرقسطی فی غریب الحدیث عن عثمان رضی اللہ عنہ انہ صعد المنبر فقال الحمد للہ فارتج علیہ فقال ان اول کل مرکب صعب وان ابابکر وعمر کانا یعدان لھذا المقام مقالًا وانتم الی امام فعال احوج منکم الی امام قوال وان اعش تأتکم الخطبۃ علی وجھھا ان شاء اللہ تعالیٰ واستغفر اللہ لی ولکم ونزل وصلی ولم ینکر علیہ احد منھم فکان اجماعًا منھم علی عدم اشتراطھا وعلی ان الحمد للہ یسمی خطبۃ لغۃً وان لم یسم بہ عرفًا واللہ اعلم۔ انتھیٰ۔

(شرح الاحیاء مصری جلد ثالث صفحہ ۲۴۶)

میں سے ایک فرد کو اختیار فرماتے یعنی ذکر طویل کو جس کو خطبہ اور موعظت کہتے ہیں اور اسی پر مداومت بھی آنحضرت کی ہے تو یہ ذکر طویل واجب ہوگا یا سنت۔ یہ نہ ہوگا کہ سوائے ذکر طویل کے اور کوئی کافی نہ ہو۔ اور یہ آپ کا دائمی عمل بیان نہ ہوگا کیونکہ دلیل یعنی لفظ ذکر جس کا خطبہ میں حکم ہے مجمل نہیں ہے کہ آپکا فعل اُسکے لیے بیان ٹھہرے۔ پس ذکر طویل فرض نہ ہوگا۔ یہ فرق ہم نے اس لیے کیا ہے کہ تمام احکام کو ادلہ کے موافق اپنے اپنے درجہ میں رکھا جائے اور اُسکی تائید اُس روایت سے ہوتی ہے جو قاسم بن ثابت سرقسطی نے غریب الحدیث میں حضرت عثمان سے روایت کی ہے کہ آپ منبر پر تشریف لے گیے اور الحمد للہ کہنے پائے تھے کہ آگے نہ چل سکے۔ تب آپ نے فرمایا کہ اول ہر سواری سخت ہوتی ہے۔ ابوبکر و عمر اس موقع کیلیے کلام تیار کرکے لاتے تھے۔ اور تم بہ نسبت گویا اور لسان خطیب کے ایسے امام کے زیادہ محتاج ہو جو کام کرنیوالا ہو اور اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ تعالیٰ تم خطبے بھی اسی طریقہ سے سنوگے۔ میں خدا تعالیٰ سے تمہارے اور اپنے لیے استغفار کرتا ہوں۔ یہ فرماکر ممبر سے نیچے اُتر آئے اور نماز پڑھائی۔ صحابہ میں سے کسی نے اس پر انکار نہیں کیا۔ تو اب یہ اجماع ہوگیا اس پر کہ ذکر طویل خطبہ کیلیے شرط نہیں ہے اور اس بات پر کہ الحمد للہ بھی لغت کے اعتبار سے خطبہ ہے اگرچہ عرف میں اس کو خطبہ نہ کہتے ہوں۔ واللہ اعلم۔

اسی کے قریب ابن ہمامؒ فتح القدیر میں لکھتے ہیں۔

فکان اجماعًا منهم اما علی عدم اشتراطها واما علی کون الحمد لله و نحوها تسمی خطبة لغةً وان لم تسم به عرفًا۔

پس یہ اجماع ہوگیا صحابہ کا یا تو اس بات پر کہ ذکر طویل شرط نہیں ہے یا اس بات پر کہ الحمد للہ اور اُس کے مثل لغت کے اعتبار سے خطبہ ہیں۔ اگرچہ عرف کے اعتبار سے اس کا نام خطبہ نہ ہو۔

چند سطور کے بعد فرماتے ہیں :-

والخطاب القرآنی انما تعلقه باعتبار المفهوم اللغوی لان الخطاب مع اهل تلك اللغة بلغتهم يقتضی ذلك ولان هذا العرف انما يعتبر فی محاورات الناس بعضهم ببعض للدلالة علی غرضهم فاما فی امر بين العبد وربه تعالی فيعتبر فيه حقيقة اللفظ لغة۔

اور خطاب قرآنی کا تعلق مفہوم لغوی کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ اس لیے کہ کسی قوم کی زبان میں خطاب کرنا اسی امر کو مقتضی ہے اور اس لیے کہ عرف کا اعتبار لوگوں کے باہمی محاورات میں ہوتا ہے جو اُن کی غرض پر دلالت کرے لیکن جو امر کہ بندے اور خدا تعالیٰ کے درمیان ہو اُس میں حقیقت لفظ کا باعتبار لغت کے اعتبار ہوتا ہے۔

پس جبکہ ان تمام اقوال مذکورۂ بالا سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اصل خطبہ مطلق ذکر ہے۔ اور خطبہ سے مقصود حقیقی اور بالذات ذکر کے سوا اور کچھ نہیں۔ تو عمرو کا یہ دعویٰ کہ خطبہ کی غرض وعظ و تذکیر اور احکام کا سُنانا ہے، اور یہ غرض زبان مروجہ میں ہی خطبہ پڑھنے سے حاصل ہو سکتی ہے بالکل صحیح نہیں ہے اور جو شواہد اُس نے کتب فقہ و لغت سے پیش کیے ہیں وہ عباراتِ مذکورہ بالا سُننے کے بعد کسی فہیم کے نزدیک مثبت مدعا نہیں۔ کیونکہ ہم ہر طرح سے بتلا چکے ہیں کہ خطبہ اصل لغت و شرع میں محض ذکر کا نام ہے لیکن عرف عام اور رواج متعارف کی وجہ سے گاہ بگاہ اس کا اطلاق تجوزاً محض موعظت و تذکیر پر بھی کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ ایسا ہے جیسا کہ ہمارے محاورات کے موافق اگر کوئی شخص قرآن شریف کی ایک دو آیتوں کا ترجمہ چند سامعین کے روبرو کر دے یا وہ ایک دو مسئلہ فقہی بیان کر کے چلا جائے تو کوئی اُس کو یہ نہیں کہتا کہ اُس نے وعظ کہا کیونکہ عرف عام میں اب وعظ کے لیے چند خصوصیات ٹھہر گئی ہیں کہ اُن کے بغیر عوام ہر ایک پند و نصیحت کو وعظ نہیں سمجھتے۔

پس جب خطبہ اصل میں محض ذکر کا نام ہوا تو اس کی ضرورت نہیں رہی کہ خطیب بعض سامعین کی رعایت سے قرآن اور رسولؐ اور اہل جنت کی زبان کو چھوڑ کر انگریزی اور جاپانی میں خطبہ پڑھے۔ اور اگر یہ بھی فرض کر لیا جائے کہ خطبہ سے اصل مقصود وعظ و تذکیر ہے۔ تو جبکہ قرآن شریف جو کہ اٰمیین اور اٰخرین منہم لما یلحقوا بھم کیلئے اُتارا گیا ہے اور جس کے اُتارنے والے نے اُسکے حق میں صاف کہہ دیا ہے لیکون للعالمین نذیرا اور جس سے مقصود سوائے تبلیغ عام اور احکام عام سُنانے کے اور کچھ نہیں ہے۔ وہ اس لیے عربی زبان میں اُترا کہ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ اور تمام عجمیوں کے ذمہ یہ فرض ہوا کہ وہ جس طرح ممکن ہو اس کو پڑھیں اور سیکھیں، تو اگر فقہائے کرام خطبہ کی نسبت بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے بلکہ تمام سلف و خلف کے عمر بھر کے تعامل کو دیکھ کر یہ حکم لگا دیں کہ وہ مسلمانوں کی سرکاری زبان میں ہی ہونا چاہیئے تو کیا بعید ہے مسلمانوں کا فرض منصبی ہوگا کہ اگر وہ اس وعظ و پند سے متمتع ہونا چاہتے ہیں تو اس سرکاری زبان (عربی) کو سیکھیں۔ یا جاننے والوں سے دریافت کرلیں یا کم از کم خطبہ کا ترجمہ ہی یاد کرلیں۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم فارس میں تشریف لاکر خطبہ فارسی زبان میں نہیں بلکہ عربی زبان میں پڑھتے تھے جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے موطأ کی شرح میں تحریر فرمایا ہے۔ اور شاید اسی لیے امام رافعی نے جو کہ اعیان شوافع میں سے ہیں کہا ہے کہ۔ وھل یشترط کون الخطبۃ کلھا بالعربیۃ وجہان الصحیح اشتراطہ فان لم یکن فیھم من یحسن العربیۃ خطب لغیرھا ویجب علیھم التعلم والا عصموا ولا جمعۃ لھم (منقول عن شرح الاحیاء للسید مرتضی الزبیدی جلد ثالث ص۲۳۲) اور یہی وجہ ہے کہ صاحبین رحمۃ اللہ علیہما قادر علی العربیہ کی نسبت فرماتے ہیں کہ اگر وہ کسی دوسری زبان میں خطبہ پڑھے تو صحیح نہیں۔ امام صاحب اگرچہ صحیح کہتے ہیں لیکن پسندیدہ اُنکے نزدیک بھی یہی ہے کہ عربی میں پڑھا جائے۔

درمختار میں شروع فی الصلوٰۃ کے متعلق یہی خلاف نقل کرکے لکھا ہے وعلی ھذا الخلاف الخطبۃ وجمیع اذکار الصلوٰۃ۔

یہ امر بھی قابل غور ہے کہ جب کوئی مضمون کسی عبارت میں ادا کیا جائے تو مضمون کے ساتھ الفاظ اور اُنکی ترکیب بھی شریعت اور عقلی عرف کے اعتبار سے ایک بڑی حد تک قابل رعایت ہے۔ قرآن شریف تو کلام الٰہی ہے اس کے مضامین کی موافقت کے ساتھ اس کے کسی ایک لفظ اور ایک شوشہ

کو کوئی بڑے سے بڑا نبی اور فرشتہ بھی تبدیل نہیں کر سکتا۔ اور اگر اس کی تھوڑی سی بھی اجازت ہوتی تو یقیناً اس ترمیم و تغیر کا سلسلہ نا لائقوں کے ہاتھوں سے اُس حد پر جا کر منتہی ہوتا جہاں آج کتب عہد عتیق اپنے مترجمین اور ترجموں پر قناعت کرنے والے پیروؤں کی مسلسل مساعی کی بدولت نظر آ رہی ہیں۔

اس لیے ائمہ اسلام نے تو قرآن شریف سے بھی گذر کر رسول اکرم (فداہ ابی و امی) کے کلام میں بھی اس درجہ احتیاط کو کام فرمایا ہے کہ وہ تا امکان حدیث کی روایت باللفظ ہی کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور جہاں کہیں ایسا نہ کر سکیں تو بسا اوقات اَوکما قال کہہ کر فارغ الذمہ ہو جاتے ہیں۔

صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ یہ روایت کی کہ بنی الاسلام علی خمسۃ ان یوحد اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وصیام رمضان والحج مجلس میں ایک شخص نے اس کو یوں ادا کیا والحج وصیام رمضان تو ابن عمر نے فرمایا کہ نہیں وصیام رمضان والحج ھکذا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو ایک دعا تلقین فرمائی اس میں ونبیک الذی ارسلت یہ الفاظ بھی تھے اُس نے اُس کے بجائے ورسولک الذی ارسلت پڑھا تو جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے آپ نے اُس پر انکار فرمایا اور ونبیک الذی ارسلت کو پھر دوہرا دیا۔ ایک خطیب نے آپ کے عہد مبارک میں ومن یعصہما فقد غوی بجائے ومن یعص اللہ و رسولہ کے کہا تو آپؐ کی جناب سے اُس کو بئس الخطیب کا خطاب ملا۔

ان چند نظائر سے جو نمونہ کے طور پر پیش کی گئی ہیں یہ خوب واضح ہوتا ہے کہ شریعت نے مضمون کے ساتھ ساتھ الفاظ و عبارات کی بھی انتہا درجہ تک نگہداشت کی ہے اور اُن کو محض لغو اور بیکار چیز نہیں تصور کیا ہے۔ اس لیے نہایت ضرور ہے کہ ہماری نمازوں اور ہمارے خطبوں وغیرہ میں بھی الفاظ و عبارات منقولہ کی علی حسب تفاوت الدرجات کامل نگرانی کی جائے خصوصاً خطبۃ الجمعہ میں جس کو محققین نے بعض حیثیات سے دو رکعت ظہر کا قائم مقام قرار دیدیا ہے۔ چنانچہ قدمائے مشائخ حنفیہ میں سے بھی بعض حضرات کا یہ قول مبسوط سرخسی میں منقول ہے۔ قال بعض مشائخنا الخطبۃ تقوم مقام رکعتین وھذا لا تجوز الا بعد دخول الوقت۔

اگرچہ خود امام سرخسیؒ کے نزدیک یہ قول اصح نہیں زیادہ صحیح نہیں کہ خطبہ میں استقبال قبلہ نہیں ہوتا اور دوران خطبہ میں کلام کرنا اس کے لیے قاطع نہیں۔ اور نہ اس کے لیے وضو شرط ہے۔

لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر نائب منیب میں ایسی بجمیع الوجوہ مشاکلت شرط ہو تو شاید تیمم بھی وضو اور غسل کا خلیفہ نہ بن سکے اور نہ جنازہ کی چار تکبیریں چار رکعتوں کی قائم مقام ہو سکیں حالانکہ خود امام ممدوح نے اس کا اعتراف فرمایا ہے۔ بہرحال محققین نے اسی کو اپنے موقع میں مرجح سمجھا ہے کہ خطبہ جمعہ دو رکعت ظہر کے قائم ہے اس اعتبار سے اس میں عربی زبان کی رعایت اور بھی اہم ہو جاتی ہے

ادھر عقلی حیثیت سے بھی یہی راجح معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ جو کہ بہت بڑا شعار اسلام ہے عربی ہی میں پڑھا جاوے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ اقوام عالم میں سے کسی قوم کو جب خدا تعالیٰ دنیا میں ترقی عنایت فرماتا ہے تو اس کے تمدن کے سامنے تمام دوسری اقوام کی گردنیں طوعاً و کرہاً جھک جاتی ہیں اور اس کے آثار قاہرہ کا تسلط خود بخود بنی نوع انسان کی حالتوں پر قائم ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ قوم چلی جاتی ہے لیکن اس کے آثار نہیں جانے اور وہ مٹ جاتی ہے مگر اس کی یادگاریں نہیں مٹتیں پس جبکہ مسلمان بحیثیت مسلمان ہونے کے عرب سے نکل کر چار دانگ عالم میں اپنے مذہب کی منادی کرنے کے لیے بڑھے تو انکا عظیم الشان تمدن بھی اُن کے ساتھ ساتھ چلا۔ اور جہاں جہاں اُن کے مبارک قدم پہنچتے گیے تو اُن کی حکومت کے ساتھ اُن کا مذہب اور انکا تمدن بھی اپنے قدم جماتا گیا۔ اکثر بڑی بڑی اقلیموں کے تمدنوں کو مٹا کر اسلامی تمدن نے ان کی جگہ لے لی۔ زبان چونکہ بیاست تمدن کے ماہرین کے نزدیک انسانی تمدن کا ایک جزو اعظم ہے اس کی بہت اثر کو کسی قوم کی ترقی و تنزل کو جانچنے میں بہت زیادہ دخل ہے اور مسلمانوں کی مذہبی زبان عربی ہے (جس کو ہم اس وجہ سے کہ انکا مذہب ہی انکی قومیت ہے انکی قومی زبان بھی کہہ سکتے ہیں) قدرتی طور پر کچھ قبولیت عامہ حاصل کرنے کی استعداد بہت زیادہ تھی چنانچہ جب عربوں کا گذر کسی ملک پر ہوا تو یہ نہایت حیرت سے دیکھا جاتا ہے کہ انکی قومی اور مذہبی زبان عربی وہاں ایسی مقیم ہوئی کہ اُن کے رخصت ہونے کے بعد بھی اُس نے اپنی حکومت وہاں سے نہیں اُٹھائی۔

ڈاکٹر گستاولی بان کہتا ہے کہ زبان عربی کی نسبت ہم کو وہی کہنا ہے جو ہم نے مذہب عرب کی نسبت کہا ہے یعنی جہاں پہلے ملک گیر اپنی زبان کو مفتوحہ ممالک میں جاری نہ کر سکے تھے عربوں نے اس میں کامیابی حاصل کی اور مفتوحہ اقوام نے ان کی زبان کو بھی اختیار کر لیا یہ زبان ممالک اسلامی میں اس درجہ پھیل گئی کہ اس نے یہاں کی قدیم زبانوں یعنی سریانی، قبطی، یونانی، بربری وغیرہ کی جگہ لے لی۔ ایران میں بھی ایک مدت

تک عربی زبان قائم رہی اور اگرچہ اُس کے بعد زبان فارسی کی تجدید ہوئی لیکن اس وقت تک علما کی تحریریں اسی زبان میں ہوتی تھیں۔ ایران کے کل علوم و مذہب کی کتابیں عربی ہی میں لکھی گئی ہیں۔ ایشیاء کے اس خطہ میں زبان عربی کی وہی حالت ہے جو ازمنۂ متوسطہ میں زبان لاطینی کی حالت یورپ میں تھی۔ ترکوں نے بھی جنھوں نے عربوں کے ملک فتح کیے اُنہی کی طرز تحریر اختیار کرلی اور اس وقت تک ترکوں کے ملک میں کم استعداد لوگ بھی قرآن کریم کو بخوبی سمجھ لیتے ہیں۔

یورپ کی لاطینی اقوام کی البتہ ایک مثال ہے جہاں عربی زبان نے انکی قدیم السنہ کی جگہ نہیں لی۔ لیکن یہاں بھی اُنھوں نے اپنے تسلط کے بیّن آثار چھوڑے ہیں۔ موسیو ڈوزی اور موسیو انگلمن نے ملکر زبان اندلس اور پرتگال کے اُن الفاظ کی جو عربی سے مشتق ہیں ایک لغت تیار کرلی ہے۔ فرانس میں بھی عربی زبان نے بڑا اثر چھوڑا ہے۔ موسیو سدی یو نہایت درست لکھتے ہیں کہ ادورن اور شوذین کی زبانیں بھی عربی الفاظ سے زیادہ معمور ہوگئی ہیں اور انکے ناموں کی صورت بھی بالکل عربی ہے۔ فرانسیسی زبان کے ایک لغت نویس جنھوں نے الفاظ کا اشتقاق دیا ہے لکھتے ہیں کہ جنوبی فرانس میں عربوں کے قیام کا کوئی اثر نہ محاورات پر رہا ہے نہ زبان پر۔ جو فہرست اوپر لکھی جاچکی ہے اُس سے معلوم ہوگا کہ اس رائے کی کس قدر وقعت ہے۔ نہایت تعجب کی بات ہے کہ اب بھی ایسے تعلیم یافتہ لوگ موجود ہیں جو اس قسم کے مہمل اقوال کا اعادہ کرتے ہیں۔ انتہی۔ خیال کرو کہ اگر اگلے زمانہ کے مسلمان بھی ہماری طرح یہی رائے رکھتے ہوتے کہ خطبہ جس زبان میں چاہو پڑھو اور نماز جس لغت میں مناسب سمجھو ادا کرو اور قرآن و حدیث وغیرہ کے پڑھنے اور سمجھنے کے ضرورت نہیں حالانکہ الفاظ سے قطع نظر کرکے محض اُس کے مضامین و احکام سے سروکار رکھو تو کیا واقعی مسلمانوں کے عروج و فروغ کی یہ عبرت انگیز کہانی جس کے بیان میں ایک نصرانی مورخ اس قدر رطب اللسان ہے۔ دنیا میں آج باقی رہتی اور اسلام کی نہیں بلکہ اُسکی اصلی ہیئت کی اس آن بان کو جو اس وقت بھی ویران کھنڈروں میں اپنی پرانی شان دکھارہی ہے کسی مسلم یا کافر کی آنکھیں دیکھ سکتیں۔ سچ یہ ہے کہ ہم نے قرآن شریف یا حدیث یا خطبہ وغیرہ عربی زبان میں پڑھ لینے کو آج تک کلمۃ الاسلام کے اتحاد میں کچھ بھی مؤثر نہیں سمجھا حالانکہ اس ذراسی بات کی قدر و قیمت فرانس کے اس عیسائی مورخ سے پوچھو جو اپنے سیدھا دینے والے لہجہ میں کہتا ہے کہ ان مختلف اقوام عالم میں جو اسلامی قانون کے پابند ہیں دو چیزوں نے باہم اتفاق پیدا کر رکھا ہے اولاً زبان عربی اور ثانیاً حضرت اللہ جہاں تمام عالم کے مسلمانوں کو کیا ہونا پڑتا ہے ہر ایک مسلمان کو گو وہ کسی فرقہ کا کیوں نہ ہو

ہو کہ قرآن مجید کو عربی میں پڑھ سکے۔ اور اسی وجہ سے کہا جا سکتا ہے کہ زبان عربی تمام عالم میں مروج ہے۔ اگرچہ پیروان اسلام اس وقت بہت ہی مختلف اقوام و اجیال کے اشخاص ہیں لیکن ان سب میں ایک قسم کا اندرونی تعلق ہے جس نے ان کو دینی اخوت کے رشتہ میں بالکل جکڑ بند کر رکھا ہے۔ اشاعت قرآن اور دین اسلام کی حیرت انگیز سرعت نے مخالف مؤرخین کو نہایت تعجب میں ڈالا ہے۔" ایک اور مقام پر لکھتا ہے کہ عربوں کی ملک گیری میں ایک خاص بات ہے کہ جو اُنکے بعد کے ملک گیروں میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ اور اقوام نے بھی مثل بربریوں اور ترکوں کے ملک گیری کی ہے لیکن اُنہوں نے کوئی تمدن قائم نہیں کیا اور انکی ساری ہمت اسی میں مصروف رہی کہ جہاں تک ممکن ہو اقوام مفتوحہ کے مال سے فائدہ اٹھائیں برخلاف اس کے عربوں نے قلیل زمانہ میں ایک جدید تمدن کی عمارت کھڑی کر دی اور اُنہوں نے ایک گروہ اقوام کو اس جدید تمدن کے ساتھ اپنے مذہب اور اپنی زبان سیکھنے پر آمادہ کر دیا عربوں کی صحبت کے ساتھ ہی مصر و ہندوستان کی سی قدیم اقوام نے اُنکا دین اُنکا لباس اُنکی طرز معیشت بلکہ اُنکا طریقہ تعمیر تک اختیار کر لیا۔ عربوں کے بعد بہت سی اقوام نے اُنہی خطوں پر حکومت کی مگر پیغمبر اسلام کی تعلیم کا اثر اس وقت تک اُن ملکوں میں باقی ہے۔ کل ممالک افریقہ اور ایشیا میں مراکش سے لیکر ہندوستان تک جہاں کہیں عرب پہنچے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُنکا اثر اُن ملکوں میں ہمیشہ کے لیے قائم ہو گیا ہے۔ بہت سے ملک گیروں نے اُن ممالک کو عربوں کے بعد فتح کیا ہے لیکن وہ اُن سے عربوں کے مذہب اور عربوں کی زبان کو ہرگز ہرگز نہیں مٹا سکے۔

الغرض ایک محقق اور عقلمند آدمی ہمارے تمام سابق بیانات سے اس کو خوب سمجھ سکتا ہے کہ شرعی اور تمدنی دونوں حیثیتوں سے زید کی رائے صحیح اور عمرو کا خیال غلط ہے اور یہ ہرگز مناسب نہیں کہ ہر ایک زبان میں خطبہ اور قرآن پڑھنے کی رائے دیکر مسلمانوں میں تفرق و تشتت کا ایک کریہہ منظر رونما کیا جائے

واللہ اعلم بالصواب وعندہ علم الکتاب۔

(۵) ایسے مسلمان جو عربی سے ناواقف ہوں اور قرآن پاک کے معانی کو نہ سمجھتے ہوں وہ برابر احکام شرعیہ کے اسی طرح مکلف ہیں جس طرح انگریزی قانون کو نہ پڑھ سکنے اور نہ سمجھ سکنے والوں پر بھی اس کا اتباع حکومت کی طرف سے ضروری ہے کیونکہ جب قانون عام بن گیا تو ہر ایک فرد رعایا کا یہ فرض ہو کہ وہ اس کو جس طریق سے ممکن ہو معلوم کرے۔ تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا

ایسے لوگوں کی نماز وغیرہ نہ معتبر ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ واللہ اعلم۔

(۳ و ۴) عام قاعدہ تو جماعت کے متعلق وہی ہے جس کو آپ نے ان الفاظ میں ادا فرمایا ہے کہ من امّ منکم فلیخفف فان فیھم الضعیف والکبیر وذا الحاجۃ اور بالخصوص جمعہ اور عیدین میں آپ سے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھنا ثابت ہے اور جمعہ میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون بھی پڑھنا ثابت ہے۔ باقی ہمارے حنفیہ کے نزدیک مشہور یہ ہے کہ کسی سورت کی توقیت مناسب نہیں اس کی مفید تشریح حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رضی اللہ عنہ نے مصفیٰ شرح مؤطا میں اس طرح کی ہے کہ "در پیش مالکیہ و شافعیہ مستحب است قرأۃ سورۂ جمعہ و منافقون ہمچنیں قرأۃ سبح اسم و غاشیہ و حنفیہ توقیت بعض قرآن ببعض صلوٰۃ مکروہ داشتند و تفسیر کلام ایشان چنانچہ محققان نوشتہ اند آنست کہ ایں کراہت در صورتے ست کہ بغیر آں نماز را جائز ندارد یا قرأت بغیر آں مکروہ شمارد و اگر بجہت آسانی یا تبرکاً بقرأۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم التزام کند ہیچ باک نیست لیکن بباید کہ گاہ گاہ غیر آں نیز خواندہ باشد تا جاہلاں از ارکان صلوٰۃ نشمارند۔" واللہ اعلم۔

(۵) اسباب و عوارض عمومیہ کی وجہ سے جن سے کم کوئی جماعت خالی ہو سکتی ہو تخفیف قرأت اصل ہے اور طول لعذر لیکن اصل حقیقت صلوٰۃ کے اعتبار سے جو کہ محققین نے بیان کی ہے طول اصل ہو اور تخفیف لعذر، والتفصیل تطلب من کتب المحققین کالشیخ العلامۃ مولانا محمد قاسم النانوتوی قدس سرہ۔

(۶) جو شخص قرآن پاک کے معانی نہ سمجھے اس کو بھی قرآن شریف ضرور پڑھنا چاہیے اور بیشک اس کو ثواب ملتا ہے جامع ترمذی میں ہے من قرأ حرفاً من کتاب اللہ فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالہا لا اقول الٓمٓ حرف بل الف حرف ولام حرف ومیم حرف اس کے سوائے اور بھی روایات ہیں جن کے سیاق سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نفس الفاظ و حروف کا تلفظ کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے تطویل کے خیال سے ان کے ذکر کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

شبیر احمد عثمانی عفا اللہ عنہ خادم دار العلوم دیوبند ۸ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ

الجواب صحیح	یشہد بالفاضل المجیب احسن الاجابۃ	شہد بالعلامۃ المجیب المصیب ...
بندہ عزیز الرحمن عفی عنہ	حضرت مولانا الاستاذ العلامۃ محمود حسن عفی عنہ	... مولانا محمد انور شاہ
مفتی مدرسہ عربیہ دیوبند	(زید مجدہم السامی صدر مدرس دار العلوم دیوبند)	(صاحب) دامت ... اللہ تعالیٰ مدرس دار العلوم دیوبند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الاعجوبہ فی عربیۃ خطبۃ العروبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى وَلَا سِيَّمَا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ نِ الْمُجْتَبٰى وَمَنْ بِهَدْيِهٖ اهْتَدٰى ۔ اَمَّا بَعْدُ

استفتاء

شریعت مطہرہ کا اس بارے میں کیا حکم ہے کہ خطبہ جمعہ عربی کے سوا دوسری ملکی زبانوں میں پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور اگر خطبہ عربی میں پڑھ کر ترجمہ اردو وغیرہ میں کر دیا جائے تو یہ بھی جائز ہے یا نہیں۔ اگر دونوں صورتیں ناجائز ہوں تو اس مسئلہ کا مفصل جواب عنایت فرمایا جائے کہ جب خطبہ کا مقصد وعظ ہے تو عربی زبان سے ناواقف لوگوں کے سامنے عربی میں پڑھنے سے کیا فائدہ؟

الجواب

چونکہ مسئلہ عامۃ الورود اور کثیر الوقوع ہے اس لیے جواب کسی قدر تفصیل سے لکھا جاتا ہے۔ پہلے اس بات پر غور کرنا ضروری ہے کہ خطبہ جو نماز جمعہ کے لیے ایسا لازم کر دیا گیا ہے کہ اس کے بغیر نماز جمعہ ہی ادا نہیں ہوتی اور جس طرح نماز جمعہ ظہر کے وقت سے پہلے درست نہیں اسی طرح خطبہ بھی اگر زوال سے پہلے پڑھ لیا جائے تو شرعاً جائز نہیں اس کا اعادہ ضروری ہے (کما ہو مصرح فی عامۃ کتب الفقہ) اس خطبہ کی شرعی غرض اور اس سے اصلی مقصود کیا ہے تاکہ آگے یہ فیصلہ کرنا سہل ہو جائے کہ وہ کس زبان میں ہونا چاہیے اور اگر عربی میں پڑھیں تو اس کا ترجمہ ملکی زبان میں کرنا چاہیے یا نہیں۔ اس کو سمجھنے کے لیے یہ معلوم کرنا چاہیے کہ خطبہ کے لیے کچھ تو ارکان و فرائض ہیں جن پر خطبہ کی صحت و عدم صحت کا مدار ہے اور کچھ آداب و سنن ہیں جو اس کے مکملات میں سے ہیں۔

خطبہ کے ارکان اور آداب

فرض صرف دو ہیں۔ ایک وقت جمعہ۔ دوسرا مطلق ذکر اللہ خواہ کسی لفظ سے ہو۔ پھر امام صاحبؒ کے مذہب پر طویل ہو یا مختصر اور صاحبین کے مذہب پر ذکر طویل جس کو عرفاً خطبہ کہا جا سکے شرط ہے۔ کذا فی الہدایہ والفتح والبحر۔ اور آداب و سنن پندرہ ہیں (۱) ایک طہارت اس لیے بلا وضو خطبہ پڑھنا مکروہ اور ابو یوسفؒ کے نزدیک ناجائز ہے۔ دوسرے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا، اس کے خلاف مکروہ ہے تیسرے قوم کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ پڑھنا چوتھے خطبہ سے پہلے آہستہ اعوذ باللہ پڑھنا (علی قول ابی یوسفؒ) پانچویں خطبہ کا لوگوں کو سنانا اس لیے اگر آہستہ پڑھ لیا تو اگرچہ فرض ادا ہو گیا مگر کراہت رہی چھٹے یہ کہ خطبہ مختصر پڑھنا جو دس چیزوں پر مشتمل ہو۔

(۱) حمد سے شروع کرنا (۲) اللہ تعالیٰ کی ثنا کرنا (۳) کلمہ شہادتین پڑھنا (۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا (۵) وعظ و نصیحت کرنا (۶) کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھنا (۷) دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑا سا بیٹھنا (۸) دوسرے خطبہ میں دوبارہ الحمد و ثنا اور درود پڑھنا (۹) تمام مسلمان مرد و عورت کے لیے دعا مانگنا (۱۰) دونوں خطبوں کو مختصر کرنا جس کی انتہا یہ ہے کہ طوال مفصل کی سورتوں میں سے کسی سورت کے برابر ہو۔ اس طرح پر یہ پندرہ سنتیں خطبہ کے لیے ہو گئیں جن کے خلاف کرنا مکروہ ہے مگر خطبہ ادا ہو جاتا ہے۔ اور نماز جمعہ صحیح ہو جاتی ہے دیکھا اسی کے ساتھ ایک سولہویں سنت اور ہے جو انہی دلائل سے ثابت ہے جن سے مذکورۃ الصدر پندرہ سنتیں ثابت ہیں یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعامل اور مواظبت کرنا جس سے اکثر سنن مذکورہ ثابت ہوئی ہیں اور اسی سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ صرف عربی زبان میں ہو غیر عربی میں نہ ہو کیونکہ نہ تمام عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف ثابت ہوا اور نہ آپ کے بعد صحابہ کرام سے کبھی غیر عربی میں خطبہ پڑھنا ثابت ہوا۔ حالانکہ ان میں بہت سے حضرات عجمی زبانوں سے واقف تھے اور بیان مذکورہ پر مندرجہ ذیل عبارات شاہد ہیں۔ امر اول کے دلائل کہ خطبہ جمعہ کی اصل حقیقت اور رکن صرف ذکر اللہ ہے وعظ نہیں۔

خطبہ کی اصل حقیقت ذکر ہے وعظ و تذکیر اس کا رکن نہیں

قال اللہ تبارک وتعالیٰ فاسعوا الیٰ ذکر اللہ   ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اذان جمعہ کی جائے تو ذکر اللہ کی

قلت وقد صرح عامة المفسرين بان المراد من الذكر الخطبة - ويؤيده ما رواه الشيخان عن ابی هريرةؓ فی حديث طويل فاذا خرج الامام حضرت الملائكة يستمعون الذكر (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۳۵۶ ج ۹)

قال ابن كثير اى تركوا البيع واقبلوا الى ذكر الله والى الصلوة وفی مبسوط السرخسی رحمہ اللہ ولنا ان الخطبة ذكر والمحدث و الجنب لا يمنعان من ذكر الله مبسوط ج ۲ ص ۲۶ ثم قال بعد ذلك ولان المنصوص عليه الذكر قال الله تعالى فاسعوا الى ذكر الله وقد بينا ان الذكر بها اى بالخطبة ثبت بالنص والذكر يحصل بقوله الحمد لله مبسوط مصری ج ۲ ص ۳۱ وقال الحلبی فی شرح المنية الكبير وقوله تعالى فاسعوا الى ذكر الله من غير فصل بين كونه ذكرا طويلا او قليلا فالشرط الذكر الاعم بالقطعی غير ان المأثور عنه صلى الله عليه وسلم اختيار احدالفردين عنى الذكر المسمى خطبة والمواظبة عليه فكان ذلك واجبا اوسنة (كبيری لاہوری ص ۵۴)

کی طرف چلو عامہ مفسرین نے اس آیت کے تحت میں تصریح فرمائی ہے کہ ذکر سے آیت میں خطبہ جمعہ مراد ہے اور بخاری و مسلم کی روایت اسکی تائید کرتی ہے جو حضرت ابوہریرہؓ سے ایک طویل حدیث کے ذیل میں مروی ہے - الفاظ اس کے یہ ہیں (پس جبکہ امام خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو ملائکہ ذکر سننے کے لیے اندر آجاتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۹ ص ۳۵۶) نیز ابن کثیر کہتے ہیں یعنی تم اپنی بیع کو چھوڑ دینا اور ذکر اللہ اور نماز کی طرف متوجہ ہونا - اور مبسوط امام سرخسی میں ہے اور ہماری دلیل یہ ہے کہ خطبہ ذکر ہے اور بے وضو اور غسل کی حاجت والا ذکر اللہ سے ممنوع نہیں اس کے بعد فرمایا کہ منصوص علیہ قرآن میں ذکر ہے - اور ہم بیان کرچکے ہیں کہ ذکر یا لخطبہ نص سے ثابت ہے اور ذکر فقط الحمد للہ کہنے سے ادا ہوجاتا ہے - اور حلبی نے شرح منیہ میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فاسعوا الی ذکر اللہ عام ہے کہ ذکر طویل ہو یا مختصر پس شرط صلوٰۃ اتنی ہے کہ جو قرآن سے ثابت ہے - ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر مطلق کی ایک فرد یعنی ایسا ذکر طویل جس کو خطبہ کہہ سکیں اختیار کرنا اور اسی پر دوام فرمانا حدیث میں منقول ہے - اس لیے ایسے ذکر طویل کو واجب یا سنت کہیں - گے فرض نہیں (بلکہ فرض تو مطلق ذکر سے ادا ہوجاتا ہے)

یہی مضمون بالفاظ مختلفہ ہدایہ اور کنز اور انکی شروح فتح و بحر وغیرہ میں نیز درمختار شامی عالمگیری وغیرہ میں بتصریح موجود ہے تمام عبارتوں کا جمع کرنا فضول ہے -

خطبہ جمعہ غیر عربی میں جائز نہیں

امر دوم یعنی عربی میں اور ادا ہونے خطبہ کا ثبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے تعامل سے جس کی بنا پر

فقہا رنے ان آداب کی تصریح فرمائی ہے۔ عالمگیری کتاب الصلوٰۃ باب سادس صفحہ ۱۳۲ ج ۱ مصری اور بحر الرائق صفحہ ۱۵۹ ج ۲ میں ان کو مفصل لکھا ہے عبارت بحر کے بعض الفاظ یہ ہیں۔

اما الخطبۃ فتشتمل علی فرض وسنۃ فاما الفرض فشیئان الوقت وذکر اللہ تعالیٰ واما سننہا فخمسۃ عشر ثم شرحہا مفصلاً کما ذکرنا۔

خطبہ دو چیزوں پر مشتمل ہے ایک فرض دوسرے سنت فرض تو صرف دو چیزیں ہیں ایک وقت جمعہ دوسرے ذکر اللہ تعالیٰ اور سنتیں پندرہ ۱۵ ہیں اس کے بعد یہی پندرہ سنتیں بیان کیں جو اوپر مذکور ہو چکیں۔

پندرہ سنتوں کی تصریح کتب مذکورہ کی عبارتوں میں ہے اور سولہویں سنت یعنی خاص عربی زبان میں ہونا حضرت امام ابو یوسفؒ و محمدؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ اور امام نووی و رافعی وغیرہم نے اسی دلیل سے ثابت کیا ہے جس سے پندرہ سنتیں ثابت ہیں یعنی عمل اور مواظبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی باوجودیکہ جس طرح آج تبلیغ احکام اور اُن کی تعمیم و اشاعت کی حاجت ہے اُس وقت اس سے زیادہ تھی کیونکہ اب تو کتب و رسائل ہر قوم کی زبان میں ہزارہا موجود ہیں اور اُس وقت سلسلۂ تصنیف بالکل نہ تھا۔

نیز یہ بھی نہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مخاطب ہمیشہ اہل عرب ہی ہوں۔ بلکہ تاریخ اسلام شاہد ہے کہ روم و فارس اور مختلف بلاد عجم کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بوجہ مادری زبان عربی ہونے کے دوسری زبان میں خطبہ نہ دیتے تھے تو اگر مقصود خطبہ وعظ و تبلیغ ہی تھا اور تبلیغ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہے کہ تمام اقوام عالم عرب و عجم کے لیے عام ہے تو عجمیوں کی رعایت سے ایسا کیا جا سکتا تھا کہ کسی صحابی کو حکم فرما دیتے تو خطبہ کے بعد ہی اُس کا ترجمہ عجم کی زبان میں سنا دیتے جیسا کہ بعض وفود وغیرہ سے مکالمہ کے وقت ترجمان سے کام لیا جاتا تھا لیکن تمام عمر نبوی میں اس قسم کا ایک واقعہ بھی مروی نہیں۔ آپ کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک سیل رواں کی صورت میں بلاد عجم میں داخل ہوئے اور دنیا کا کوئی گوشہ نہیں چھوڑا جہاں اسلام کا کلمہ نہیں پہنچا دیا اور شعائر اسلام نماز اور جمعہ واعیاد قائم نہیں کر دیے۔ ان حضرات کے خطبے تاریخ کی کتابوں میں آج بھی بالفاظہا مذکور و مدون ہیں ان میں کسی ایک نے کبھی بلاد عجم میں داخل ہونے کے بعد اپنے مخاطبین کی ملکی زبان میں خطبہ نہیں دیا حالانکہ وہ ابتدائے فتح اور اسلامی تعلیمات کی اشاعت کا بالکل ابتدائی زمانہ تھا جبکہ تمام لوگ تبلیغ احکام کے لیے آج سے کہیں زیادہ محتاج تھے۔ یہاں یہ شبہ بھی نہیں کیا جا سکتا کہ اُن کو عجمی زبان کی واقفیت نہ

تھی کیونکہ بہت سے صحابہ کرام کے متعلق اُن کے سوانح اور تذکروں میں تصریح ہے کہ وہ فارسی یا رومی یا حبشی وغیرہ زبانیں جانتے اور اُن میں بخوبی تقریر کرتے تھے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ثابت ہے کہ وہ بہت سی مختلف زبانیں جانتے تھے۔ اسی طرح حضرت سلمان رضی اللہ عنہ تو خود فارس کے رہنے والے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ حبشہ کے اور حضرت صُہیب رضی اللہ عنہ روم کے باشندے تھے۔ اسی طرح بہت سے حضرات صحابہ ہیں جن کی مادری زبانیں عربی کے علاوہ دوسری تھیں۔

اس کے علاوہ اگر معانیٔ خطبہ کو عجمیوں کے علم میں لانا بوقت خطبہ ہی ضروری سمجھا جاتا اور خطبہ کا مقصود صرف تبلیغ ہی ہوتی تو جو سوال آج کیا جاتا ہے کہ خطبہ عربی میں پڑھنے کے بعد اس کا ترجمہ اُردو یا دوسری ملکی زبانوں میں کر دیا جائے یہ کیا اُس وقت ممکن نہ تھا جیسا کہ دوسری ملکی اور سیاسی ضرورتوں کے لیے ہر صوبہ میں عمالِ حکومت اپنے پاس ترجمان رکھتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک مستقل ترجمان انہی ضرورتوں کے لیے اپنے پاس ملازم رکھا ہوا تھا۔ (رواہ البخاری فی الوفود) لیکن اس کے باوجود کبھی نہ حضرت ابن عباس سے یہ منقول ہے کہ آپ نے عربی خطبہ کا ترجمہ ترجمان کے ذریعہ ملکی زبان میں کرایا ہو اور نہ کسی دوسرے صحابی سے۔ اس تفصیل سے معلوم ہو گیا کہ خطبہ کے لیے سنت یہی ہے کہ صرف عربی زبان میں پڑھا جاوے اور بوقت خطبہ کوئی ترجمہ وغیرہ بھی اُس کا نہ کیا جائے۔ عبارات ذیل اس مقصد کی دلیل ہیں۔ محدث الہند حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ اپنی شرح موطا میں تحریر فرماتے ہیں۔

ولما لاحظنا خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وخلفائہ رضی اللہ عنہم وھلم جرا تنقحنا وجود اشیاء منھا الحمد والشھادتان والصلوٰۃ علی النبی والامر بالتقوی والتلاوۃ اٰیۃ والدعاء للمسلمین والمسلمات وکون الخطبۃ عربیۃ (الی قولہ) واما کونھا عربیۃ فلاستمرار عمل المسلمین فی المشارق والمغارب بہ مع ان فی کثیر من الاقالیم کان المخاطبون اعجمیین وقال النووی فی کتاب الاذکار فی کتاب جمعہ

اور جب ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبوں پر نظر ڈالی تو اُن میں چند چیزوں کا ثبوت ملا جن میں سے حمد وثنا اور کلمۂ شہادت اور درود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تقویٰ کا امر کرنا اور کسی آیت کا پڑھنا، اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کرنا، اور خطبہ کا عربی زبان میں ہونا۔ پھر فرمایا کہ خطبہ خاص عربی زبان میں ہونا اس لیے ہے کہ تمام مسلمانوں کا مشرق ومغرب میں ہمیشہ یہی عمل رہا ہے باوجودیکہ بہت سے ممالک میں مخاطب عجمی لوگ تھے اور امام نووی نے کتاب الاذکار میں تحریر فرمایا ہے کہ خطبہ کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ وہ

اللہ تعالیٰ ویشترط کونہا ای خطبۃ الجمعۃ وغیرہا بالعربیۃ

عربی زبان میں ہو۔

اور درمختار میں شروع فی الصلوٰۃ کے بیان میں لکھتے ہیں۔

وعلی ہذا الخلاف الخطبۃ وجمیع الاذکار

یعنی خطبہ اور تمام اذکار و اوراد میں بھی یہی اختلاف ہے کہ امام صاحب غیر عربی میں جائز فرماتے ہیں اور صاحبین ناجائز (لیکن امام صاحب سے صاحبین کے قول کی طرف رجوع منقول ہے)۔

اور ائمہ شوافع میں سے امام رافعی فرماتے ہیں۔

وھل یشترط کون الخطبۃ کلہا بالعربیۃ وجہان الصحیح اشتراطہ فان لم یکن منہم من یحسن العربیۃ خطب بغیرہا ویجب علیہم التعلم والا عصوا ولا جمعۃ لہم (شرح احیاء العلوم منقول از تحقیق الخطبہ المزبیدی صفحہ ۳۳۶ ج ۳)

اور کیا خطبہ کا عربی میں ہونا شرط ہے۔ اس میں دو وجہ ہیں صحیح یہ ہے کہ عربی میں ہونا شرط ہے پس اگر کوئی ایسا آدمی حاضرین میں نہ ہو جو عربی پڑھ سکے تو عربی کے سوا دوسری زبان میں خطبہ پڑھے۔ اور پھر ان پر واجب ہوگا کہ عربی سیکھیں ورنہ گنہگار ہونگے۔

یہاں تک کل تقریر کا حاصل یہ ہوا کہ خطبہ جمعہ کا اصلی رکن اور مقصد صرف ذکر اللہ ہے تبلیغ یا وعظ و تذکیر اس کے فرائض اور مقاصد میں داخل نہیں اس مضمون کے لیے مندرجہ ذیل مویدات مزید شہادت کے طور پر پیش کیے جاتے ہیں۔

(الف) خطبہ جمعہ کو باتفاق فقہاء شرائط جمعہ میں شمار کیا گیا ہے۔

نقل العلامۃ ابن الہمام فی فتح القدیر الاجماع علی اشتراط نفس الخطبۃ (من الجوہرۃ ص ۱۱۰ ج ۲)

علامہ ابن ہمام نے فتح القدیر میں نفس خطبہ کے اشتراط پر اجماع نقل کیا ہے۔

اگر خطبہ کا مقصد وعظ و تبلیغ ہی تھا تو جمعہ کے شرائط میں داخل کرنے کے کوئی معنی نہ تھے کہ ادائے جمعہ اس پر موقوف ہو جائے۔

(ب) خطبہ جمعہ کے لیے وقت ظہر ہونا شرط ہے۔

کما فی عامۃ الکتب اما نذا البحر الرائق من قولہ

ترجمہ بحر الرائق کے الفاظ یہ ہیں کہ وقت ظہر ہو

الظهر) شرط حتی لو خطب قبله وصلی فیه (ای فی وقت الظهر) لم تصح (بحر الرائق صفحہ ۱۵۵ ج ۲)

لیے شرط ہے یہاں تک اگر قبل ظہر خطبہ پڑھ لیا اور نماز جمعہ وقت ظہر کے اندر پڑھی تو یہ خطبہ اور نماز دونوں صحیح نہیں ہے

اگر خطبہ کا مقصد ذکر محض نہ تھا بلکہ وعظ و تبلیغ مقصود تھی تو وقت ظہر کی کیا تخصیص ہے۔ اگر زوال سے پہلے کوئی خطبہ پڑھ لے اور نماز بعد زوال پڑھے تو کیا مقصد وعظ ادا نہ ہوگا کہ فقہا اس صورت میں جمعہ کو بھی ناجائز قرار دیتے ہیں۔

(ج) ادائے خطبہ کے لیے صرف پڑھ دینا کافی ہے کسی کا سننا ضروری نہیں اگر چند بہرے آدمیوں کے سامنے یا سوتے ہوئے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھ دیا گیا اور پھر نماز جمعہ پڑھی تو خطبہ ادا ہو گیا۔ اور نماز جمعہ صحیح ہوگئی۔

کما فی البحر وان کانوا صما او نیاما

بحر الرائق میں ہے کہ اگرچہ حاضرین خطبہ بہرے ہوں یا سو رہے ہوں۔

اگر مقصود خطبہ وعظ و تذکیر تھا تو صورت مذکورہ کے جواز کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

(د) اگر خطبہ پڑھنے کے بعد امام کسی کام میں مشغول ہو گیا اور نماز میں کوئی معتد بہ فصل ہو گیا تو قول مختار کے موافق خطبہ کا اعادہ کرنا ضروری ہے اگرچہ سننے والے دوبارہ بھی وہی ہونگے جو پہلے سن چکے ہیں

كذا ذكره في البحر عن الخلاصة ثم قال وقد صرح في السراج الوهاج بلزوم الاستيناف و بطلان الخطبة وهذا هو الظاهر (بحر صفحہ ۱۵۹ ج ۲)

(ترجمہ) بحر میں بحوالہ خلاصہ مذکور ہے کہ سراج وہاج میں اس صورت میں بطلان خطبہ اور اس کی تجدید کے لازم ہونے کی تصریح ہے اور یہی ظاہر ہے۔

اگر وعظ و پند ہی خطبہ کا مقصد ہوتا تو اس اعادہ سے کیا فائدہ متصور ہے۔

(ہ) بہت سے فقہا نے خطبہ جمعہ کو دو رکعتوں کے قائم مقام قرار دیا ہے

ذكره في البحر الرائق ثم قال وفي البدائع انها وان كانت قائمة مقام الركعتين۔ (صفحہ ۱۱۸ ج ۲)

اس کو بحر میں ذکر کیا اور پھر فرمایا کہ بدائع میں ہے کہ خطبہ (اگرچہ) دو رکعتوں کا قائم مقام ہے

(و) خطبہ جمعہ کے لیے جو پندرہ سنتیں اوپر مذکور ہوئی ہیں وہ بھی یہی بتلاتی ہیں کہ خطبہ کا اصلی مقصد ذکر اللہ ہے وعظ و تبلیغ اس کے مقاصد اصلیہ میں داخل نہیں ورنہ ان آداب و سنن کا وعظ و تذکیر سے کوئی علاقہ معلوم نہیں ہوتا۔ امور مذکورہ سے یہ بات اچھی طرح روشن ہوگئی کہ خطبہ جمعہ کا مقصد اصلی شریعت

کی نظر میں صرف ذکر اللہ ہے وعظ و تذکیر اس کی حقیقت و مقصد کا جزو نہیں۔ البتہ اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ خطبہ میں کلمات وعظ و تذکیر کا ہونا سنت ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہوا کہ اُن تمام کلمات کا خاص عربی زبان میں ہونا سنت ہے تو جس طرح وعظ و تذکیر وغیرہ کے کلمات کا خطبہ میں چھوڑ دینا خلاف سنت ہوا اسی طرح غیر عربی زبان میں پڑھنا یا عربی میں پڑھ کر اُس کا ترجمہ سنانا یہ بھی خلاف سنت اور مکروہ ٹھہرا۔

اِس شبہ کا جواب کہ جب مخاطب سمجھتے نہیں تو پھر خطبہ عربی میں پڑھنے سے کیا فائدہ؟

اور جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ خطبہ جمعہ کا مقصود اصلی صرف وعظ و تذکیر نہیں بلکہ ذکر اللہ اور ایک عبادت ہے اور ایک جماعت فقہا کی اسی وجہ سے اس کو دو رکعتوں کا قائم مقام کہتی ہے تو اب یہ سوال سرے سے منقطع ہوگیا کہ جب مخاطب عربی زبان کو سمجھتے ہی نہیں تو عربی میں خطبہ پڑھنے سے کیا فائدہ۔ کیونکہ اگر یہ سوال خطبہ پر عائد ہوگا تو پھر صرف خطبہ پر نہ رہیگا بلکہ نماز و قراءۃ قرآن اور اذان و اقامت اور تکبیرات نماز وغیرہ سب پر یہی سوال عائد ہو جائیگا بلکہ قرأت قرآن پر بہ نسبت خطبہ کے زیادہ چسپاں ہوتا ہے کیونکہ قرآن مجید کی غرض و غایت تو اوّل سے آخر تک ہدایت ہی ہدایت ہے اور وہ تبلیغ احکام الٰہیہ ہی کے لیے نازل ہوا ہے اور پھر اذان و اقامت اور تکبیرات جن کا مقصد محض لوگوں کو جمع کرنا یا کسی خاص عمل کا اعلان کرنا ہے۔ یہاں بھی یہ سوال بہ نسبت خطبہ کے زیادہ وضاحت کے ساتھ عائد ہوگا کہ حی علی الصلوٰۃ، حی علی الصلوٰۃ۔ کو کون جانتا ہے۔ نماز کو چلو، نماز کو چلو کی آواز دینی چاہیے یا کم از کم ترجمہ کر دینا چاہیے۔ اور اگر یہ شبہ کیا جائے کہ اذان تو کلمات مقررہ ہیں ایک اصطلاح سی ہوگئی ہے باوجود معانی نہ سمجھنے کے بھی مقصد اعلان حاصل ہے تو صحیح نہیں کیونکہ نفس اعلان اور اصطلاح کے لیے تو چند کلمات تکبیر و شہادتین بھی کافی تھے اُن سے اعلان کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے تو پھر سرے سے باقی الفاظ کا کہنا ہی فضول ہوگا۔

لیکن غالباً کوئی سمجھدار مسلمان اس کو تجویز نہ کریگا کہ نماز مع قرأت و تکبیرات کے اور اسی طرح تمام شعائر اسلامیہ اذان و اقامت وغیرہ کو اُردو یا دوسری ملکی زبانوں میں پڑھا جایا کرے۔ بلکہ سب جانتے ہیں کہ قرآن مجید کی اصلی غرض اگرچہ تبلیغ احکام ہی ہے لیکن نماز میں اُس کے پڑھنے کی غرض اصلی نہیں بلکہ وہاں صرف ادائے عبادت اور ذکر اللہ مقصود ہے اور نماز میں اسی حیثیت سے قرأت قرآن کو ادا کی ہو

تبلیغ و وعظ مقصود نہیں ہوتا اور اگر حاصل ہو جائے تو وہ ضمناً ہے۔

ٹھیک اسی طرح خطبہ جمعہ کو سمجھنا چاہیے کہ اس کا مقصد اصلی ذکر و عبادت ہے اور وعظ و پند جو اس میں ہے تبعاً ہی حاصل ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ کوئی حرج نہیں اس لیے قراءۃ قرآن اور تکبیرات و اذان وغیرہ کی طرح خطبہ جمعہ کو بھی خالص عربی میں پڑھنا چاہیے۔ دوسری زبان میں پڑھنا یا عربی میں پڑھ کر ترجمہ کرنا خلاف سنت بلکہ بدعت و ناجائز ہے اور نماز تو اس طرح ادا ہی نہ ہوگی۔

یہاں تک اصل مسئلہ کا جواب تو صاف ہو گیا کہ خطبہ جمعہ عربی کے سوا کسی زبان میں پڑھنا یا عربی میں پڑھ کر دوسری زبان میں اسی وقت ترجمہ کرنا بدعت و ناجائز ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام خلفاء راشدین اور تمام صحابہ کرام کے عمل اور قرون مشہود لہا بالخیر کے تعامل کے خلاف ہے اور اول عربی میں پڑھ کر پھر ملکی زبان میں ترجمہ کرنے میں ایک دوسری قباحت بھی ہے وہ یہ کہ اوپر گذر چکا ہے کہ خطبہ کا مختصر ہونا اور اختصار کے ساتھ دس امور مذکورہ پر مشتمل ہونا سنت ہے اب اگر اس طرح کا خطبہ مسنونہ عربی میں پڑھنے کے بعد ترجمہ کیا جائیگا تو مجموعی مقدار خطبہ کی خطبہ مسنونہ کے دوگنے سے بھی کچھ زیادہ ہو جائیگی اور اگر امور مذکورہ مسنونہ میں سے کسی کو کم کیا تو دوسری طرح خلاف سنت ہو جائیگا۔ بہر حال ترجمہ اردو پڑھنے میں یا تو تطویل خطبہ لازم آئیگی جو بنص حدیث ممنوع ہے۔ موطا امام مالک میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ قرن صحابہ کے خصوصی فضائل میں اختصار خطبہ کو اور آخر امت کے فتن و مفاسد میں تطویل خطبہ کو شمار فرماتے ہیں۔ موطا مجتبائی صہ۶۱ اور اگر تطویل نہ ہوگی تو خطبہ کے امور مسنونہ میں سے کوئی چیز ضرور باقی رہیگی اور اس طرح خلاف سنت ہو جائیگا۔

اب ایک سوال باقی رہ جاتا ہے جو اگرچہ شرعی حیثیت سے کوئی قابل التفات سوال نہیں لیکن موجودہ حالات کے لحاظ سے وہ کسیقدر اہم ہو گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب خطبہ کا مقصد اصلی وعظ و پند نہیں بلکہ ذکر و عبادت ہے تو امام کو چاہیئے تھا کہ نماز کی طرح مستقبل قبلہ ہو کر خطبہ دیتا قوم کی طرف متوجہ ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی بلکہ قوم کی طرف متوجہ ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ خطبہ کی اصلی غرض وعظ و نصیحت ہیں نیز جب کہ اس ذکر کا خاص عربی میں رکھنا مسنون ہے تو اس میں وعظ و پند کے کلمات اور مخاطبات کا رکھنا اکثر بلاد کے اعتبار سے بے فائدہ ہو گیا کیونکہ خطبہ میں وعظ و تذکیر کے کلمات کا تمام بلاد عجم میں مسنون ہونا کس حکمت پر مبنی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ احکام الٰہیہ اور تشریعات نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی حکمتوں کو تو حق تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں لیکن سرسری نظر میں جو بات سامنے ہے وہ بھی ایک عظیم الشان حکمت پر مشتمل ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

زبان کا اثر معاشرت اور اخلاق و عقل و دین پر بہت زیادہ پڑتا ہے

اس کے سمجھنے کے لئے یہ معلوم کرنا چاہئے کہ روزمرہ کے تجربہ اور عقلا کی تصریحات سے ثابت ہے کہ ہر قوم کی زبان اور لغت کو طرز معاشرت اور اخلاق اور عقل و دین میں نہایت قوی دخل ہے اور ہر لغت اور زبان کے کچھ اثرات مخصوصہ ہیں کہ جب کسی قوم اور کسی ملک میں وہ زبان پھیلتی ہے تو وہ اثرات بھی ساتھ ساتھ عالمگیر ہو جاتے ہیں۔ ہندوستان کی موجودہ حالت کو اب سے پچاس برس پہلے کی حالت کے ساتھ اگر موازنہ کیا جائے تو اس کی تصدیق آنکھوں کے سامنے آجائے گی کہ جس وقت تک ہندوستان میں انگریزی زبان کی یہ کثرت نہ تھی اس دہریت و تفریح اور آزادی بے قیدی کی بھی یہ کثرت نہ تھی سرکاری اسکولوں کے ذریعہ ملک میں اس زبان کو عام کیا گیا تو ایسا ہو گیا کہ گویا ہندوستان کے طرز معاشرت اور اخلاق و تدین سب ہی پر ڈاکہ ڈال دیا زبان کی اشاعت و عموم کے ساتھ ہی ساتھ انگریزی معاشرت یورپین خیالات۔ یورپین آزادی و دہریت وبا کی طرح پھیل گئی اور جس وقت مسلمانوں کی قسمت میں ترقی لکھی تھی تو ان کے لئے بھی زبان عربی کی اشاعت نے وہی کام کیا تھا جو آج غیروں کی زبان کر رہی ہے بلکہ اگر تاریخ دیکھی جائے تو بلا شائبہ مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ عربی زبان نے تمام دنیا کو ایسا مفتوح کیا تھا کہ کوئی خطۂ زمین اس کے اثر سے خارج نہ رہا تھا اور تقریباً ایک ہزار سال کامل تمام عالم اسلام پر ایسی حکومت کی کہ دنیا کی تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے یقیناً عاجز ہے۔ شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب اقتضاء الصراط المستقیم میں عرب و عجم کی زبان پر مفصل کلام کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

واعلم ان اعتیاد اللغۃ مؤثر فی العقل والخلق والدین تاثیرا قویا بینا	سمجھ لو کہ کسی خاص زبان کی عادت ڈال لینا عقل اور اخلاق اور دین میں بہت بڑی قوی تاثیر رکھتا ہے جو بالکل ظاہر ہے

عہ اس سے یہ غرض نہیں کہ انگریزی زبان سیکھنا مطلقاً ناجائز ہے بلکہ ایک ۔۔۔ مشاہدہ کا بتلانا ہے۔ اور اگر کوئی انگریزی زبان ان مفاسد سے علیحدہ ہو کر سیکھے تو بلا شبہ جائز اور نیت نیک ہو تو ثواب ہے ۔

یہی وجہ ہے کہ ہر بادشاہ اپنی قومی زبان کو اپنی مملکت میں رائج کرنے کے لیے طرح طرح کی کوششیں کرتا ہے

ہندوستان میں زبان انگریزی کی ترویج اور اُس کا سیاسی مقصد

یورپین اقوام جو آزادی و حریت کی بہت دعویدار ہیں اور مساوات کا دم بھرتی ہیں جس وقت ہندوستان پر قبضہ کرتی ہیں تو ہزاروں طرح کی کوششیں کر کے اور کروڑوں روپیہ خرچ کر کے اپنی خاص قومی زبان کو ہندوستان کی معاشرت کا جزو اعظم بنا دیتی ہیں۔ ہندوستان میں اب اگرچہ زبان انگریزی کا عموم و شیوع بہت کچھ ہو چکا ہے لیکن اب بھی اگر مجموعی حیثیت سے مردم شماری پر نظر ڈالی جائے تو کل ہندوستانی قلمرو میں شاید پانچ فیصدی اشخاص بھی انگریزی جاننے والے نہ نکلیں گے لیکن اس کے باوجود حکومت کی طرف سے جو پرزہ کاغذ چلتا ہے تو انگریزی زبان کے سکہ کے ساتھ چلتا ہے۔ ڈاک خانہ کے تمام کاغذات ریلوے کے ٹکٹ بلٹیاں اور تمام کاغذات تمام عدالتوں کے عام کاغذات جو خاص طور سے ہندوستانیوں ہی کی اطلاع و کاربار کے لیے جاری کیے جاتے ہیں وہ سب انگریزی زبان میں لکھے جاتے ہیں خلق اللہ اس غیر زبان کی وجہ سے پریشان ہوتی ہے اور اصحاب معاملہ کو محض اس زبان کی دقت کی وجہ سے دوگنا خرچ ترجمانی وغیرہ میں برداشت کرنا پڑتا ہے مگر حکومت اس کی پروا نہیں کرتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دنیا اس پر مجبور ہو گئی کہ انگریزی زبان حاصل کرے اس کے بغیر زندگی بسر کرنا مشکل ہو گیا۔ کوئی پوچھے کہ اس میں کوئی اہل ملک کی مصلحت تھی۔ ہرگز نہیں بلکہ سیاسی اور وہ یہ کہ اپنے حلقہ اثر کو وسیع کرنا اور طرز معاشرت و تمدن اور اپنی نام نہاد تہذیب کو دنیا میں رواج دینا۔ ہمارے روشن خیال بھائیوں نے جو علماء سے یہ سوال کرتے ہیں کہ عربی زبان میں خطبہ پڑھنے سے کیا فائدہ؟ کبھی اس طرف بھی نظر عنایت متوجہ فرمائی ہے کہ انگریزی زبان میں ڈاک اور ریل کے ٹکٹ اور بلٹی وغیرہ چھاپنے سے کیا فائدہ۔ سفر کرنے والے عموماً انگریزی دان نہیں۔ اگر وہ حکومت کی اس گہری چال پر نظر ڈالتے تو انہیں خطبہ کی عربی ہونے کی حکمت خود بخود معلوم ہو جاتی۔

عربی زبان کی بعض خصوصیات

اس کے بعد اس پر غور کیجئے کہ یہی وہ بات ہے جس کو یورپ سے بہت پہلے مسلمانوں نے سمجھا تھا اور چونکہ یہ ایک فطری اور طبعی طریقہ اسلامی شعائر کی اشاعت کا تھا اس لیے نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے طرزِ عمل سے اس کو اتنا موکد کر دیا کہ تمام عمر اس کے خلاف کی ایک نظیر بھی ظاہر نہیں ہوتی۔ اسی کا یہ نتیجہ ہوا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں عربی زبان نے تمام عالم کو فتح کر لیا اور اس طرح فتح کیا کہ دنیا کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ کیونکہ تاریخ اقوام پر نظر ڈالنے والوں سے پوشیدہ نہیں کہ جس وقت عربی زبان ممالک عجم میں مسلمانوں کی فاتحانہ مداخلت کے ساتھ داخل ہوئی تو بغیر کسی ایسے ناجائز جبر و تشدد کے جو آج ہم پر روا رکھا جاتا ہے عربی زبان کی جاذبہ محبوبیت نے اس طرح لوگوں کے قلوب میں جگہ کر لی کہ تھوڑی ہی مدت میں بہت سے ممالک عجم کی اپنی اصلی زبانیں بالکلیہ متروک ہو کر عربی زبان ہی ملکی زبان ہوگئی۔

مصر اور شام میں اسلام سے پہلے رومی زبان رائج تھی مسلمانوں کے داخل ہوتے ہی عربی زبان نے ملکی زبان کی جگہ لے لی۔ اسی طرح عراق و خراسان کی وطنی زبان فارسی تھی کچھ عرصہ کے بعد متروک ہو کر عربی رائج ہوگئی چنانچہ عراق کا ایک بہت بڑا حصہ آج تک عربی زبان کا پابند ہے جس کو عراقِ عرب ہی کے نام سے موسوم کرتے ہیں البتہ خراسان میں انقلابات و حوادث کی بنا پر پھر فارسی غالب ہوگئی۔ ممالک مغربی یورپ وغیرہ میں بربری زبان رائج تھی وہاں بھی عربی زبان نے اپنا سکہ جمایا۔ اور اگرچہ آج مدت مدیدہ کے بعد اب عربیت وہاں باقی نہیں رہی لیکن عربی لغت کے بہت سے آثار آج بھی انگریزی اور جرمنی اور فرانسیسی زبان میں موجود ہیں جیسا کہ انگریز مورخوں اور بعض منصف مصنفین نے اس کا اقرار کیا ہے۔

نماز، اذان اور خطبہ وغیرہ کو خاص عربی زبان میں رکھنا اسلام کا ایک اہم مذہبی سیاسی نقطۂ نظر ہے

الغرض شعائرِ اسلامیہ نماز، اذان، تکبیرات اور خطبے جو مشاہد عامہ میں پڑھے جاتے ہیں ان کو عربی زبان میں کرنے کا سیاسی مقصد ہی یہ تھا کہ جب لوگ نہ سمجھیں گے اور ہر وقت اس سے سابقہ پڑے گا تو خواہ مخواہ عربی زبان سیکھنے کی طرف توجہ ہوگی جو کہ قرآن و حدیث اور علوم شرعیہ کی ترجمان زبان ہے اور جس کا سیکھنا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے[1] (چنانچہ یہی ہوا) اور جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ زبان کا اثر اخلاق و عادات اور معاشرت و معاملات پر بہت گہرا ہوتا ہے عربی زبان کے بھی آثار مخصوصہ اس کے ساتھ ساتھ ہی عالمگیر ہوگئے۔ الغرض ان شعائرِ اسلامیہ کو عربی زبان میں رکھنے کی حکمت ایک

[1] صرح بہ ابن تیمیہؒ فی اقتضاء الصراط المستقیم ۱۲

سیاسی غرض ہے اور خطبہ جمعہ میں خصوصیت سے سیاست کا بھی مظاہرہ کیا جاتا ہے۔

خطبہ جمعہ میں سیاست کا مظاہرہ

چنانچہ دارالاسلام میں خطبہ جمعہ کے خطیب کے لیے یہ بھی مستحب ہے کہ اُن ممالک میں جو جہاد و جنگ کے ذریعہ فتح ہوئے ہیں خطبہ کے وقت خطیب تلوار باندھ کر خطبہ دے کما صرح بہ فی الدر المختار والشامی صفحہ ۵۴۵۔ اور سنن ابوداؤد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تلوار لے کر خطبہ دینا روایت کیا گیا ہے۔ اور اسی حکمت عملی کا نتیجہ ہے کہ آج بھی باوجودیکہ مسلمان مذہب اور مذہبی علوم سے کوسوں دور جا پڑے ہیں لیکن ہنوز اُن میں قرآنی زبان کے ساتھ ایک خاص تعلق باقی ہے کہ ادنی اشارہ سے مطلب سمجھ لیتے ہیں اور اس طرح عام مسلمان اپنے مرکز کے ساتھ مربوط ہیں۔ تعجب ہے کہ مسلمان اس حکمت کو نہیں سمجھتے بلکہ اعتراضات کرتے ہیں اور دوسری قومیں اس کا احساس کرتی ہیں اور اقرار کرتی ہیں

عربی زبان کے آثار خاصہ اور بعض یورپین مورخوں کا اعتراف

ڈاکٹر گستاولی بان کہتا ہے کہ زبان عربی کی نسبت ہم کو وہی کہنا ہے جو ہم نے عرب کی نسبت کہا ہے یعنی جہاں پہلے ملک گیر اپنی زبان کو مفتوحہ ممالک میں جاری نہ کر سکے تھے عربوں نے اس میں کامیابی حاصل کی اور مفتوحہ اقوام نے ان کی زبان کو بھی اختیار کر لیا۔ یہ زبان ممالک اسلامی میں اس درجہ پھیل گئی کہ اس نے یہاں کی قدیم زبانوں یعنی سریانی، یونانی، قبطی، بربری وغیرہ کی جگہ لے لی۔ ایران میں ایک مدت تک عربی قایم رہی اور اگرچہ اس کے بعد زبان فارسی کی تجدید ہوگئی۔ لیکن اس وقت تک علما کی تحریریں اُسی زبان میں ہوتی ہیں۔ ایران کے کل علوم و مذہب کی کتابیں عربی میں لکھی گئی ہیں۔ ایشیا کے اس خطہ میں زبان عربی کی وہی حالت ہے جو ازمنہ متوسطہ میں زبان لاطینی کی حالت یورپ میں تھی۔

ترکوں نے بھی جنہوں نے عربوں کے ملک فتح کیے انہیں کی طرز تحریر اختیار کر لی اور اس وقت تک ترکوں کے ملک میں کم استعداد لوگ بھی قرآن کو بخوبی سمجھ لیتے ہیں۔

یورپ کی لاطینی اقوام کی السنہ ایک مثال ہے جہاں عربی زبان نے اُن کی قدیم السنہ کی جگہ نہیں لے لی۔ لیکن یہاں بھی انہوں نے اپنے تسلط کے بین آثار چھوڑے ہیں موسیو ڈوزی اور موسیو انگلمن

نے مل کر زبان اندلس اور پرتگال کے اُن الفاظ کی جو عربی سے مشتق ہیں ایک لغت تیار کی ہے فرانس میں بھی عربی زبان نے بڑا اثر چھوڑا ہے۔ موسیو سدی یو نہایت درست لکھتے ہیں کہ اوورن اور سوزمین کی زبان بھی عربی الفاظ سے زیادہ معمور ہوگئی ہے اور ان کے ناموں کی صورت بھی بالکل عربی ہے" فرانسیسی زبان کی ایک لغت نویس جنہوں نے الفاظ کا اشتقاق دیا ہے لکھتے ہیں کہ جنوبی فرانس میں عربوں کے قیام کا کوئی اثر نہ محاورہ پر رہا ہے اور نہ زبان پر۔ جو فہرست اوپر لکھی جاچکی ہے اس سے معلوم ہوگا کہ اس رائے کی کس قدر وقعت ہے۔

نہایت تعجب کی بات ہے کہ اب بھی ایسے تعلیم یافتہ لوگ موجود ہیں جو اس قسم کے مہمل اقوال کا اعادہ کرتے ہیں"۔ انتہی۔ (منقول از تحقیق الخطبہ لحضرۃ الاستاذ مولٰنا شبیر احمد العثمانی الدیوبندی مدظلہم)

دیکھیے اگر اگلے زمانہ کے مسلمان بھی ہماری طرح یہی رائے رکھتے کہ خطبات و تکبیرات وغیرہ شعائر اسلامیہ کو ملکی زبان میں کر دیا جائے تو آج عربی زبان کی وہ امتیازی خصوصیات جن کا سکہ دوسری اقوام کو بھی ماننا پڑ گیا ہے، کس طرح محفوظ رہ سکتیں۔ کلام اگرچہ طویل ہوگیا مگر یہ بات عقلاً و نقلاً منقح اور صاف ہوگئی کہ خطبات کو اور بالخصوص خطبہ جمعہ کو عربی زبان ہی میں رکھنا چاہیئے اس کا ترجمہ کرنا بھی مناسب نہیں۔

خطبہ جمعہ و عیدین میں فرق

خطبہ جمعہ و عیدین و نکاح وغیرہ اس بات میں قول مختار کے موافق سب شریک ہیں کہ جب خطیب خطبہ پڑھے تو کلام و سلام یہاں تک کہ ذکر و تسبیح وغیرہ سب ناجائز ہوجاتے ہیں بلکہ چپ بیٹھنا اور خطبہ سننا ضروری ہوجاتا ہے۔

قال فی الدر المختار و کذا یجب الاستماع لسائر الخطب کخطبۃ نکاح و خطبۃ عید و غیرہا	(ترجمہ) اور ایسے ہی تمام خطبوں کا سننا ضروری ہے مثل خطبہ نکاح و خطبہ عید وغیرہ۔

لیکن چند امور میں خطبہ جمعہ و عیدین میں فرق ہے (۱) خطبہ عیدین جمعہ کی طرح نماز کے لئے شرط نہیں بلکہ بلا خطبہ بھی نماز عیدین صحیح ہوجاتی ہے (۲) خطبہ عیدین فرض و واجب نہیں بلکہ سنت ہے (۳) خطبہ عیدین بعد عید پڑھا جاتا ہے پہلے نہیں۔

قال الشامی بیان للفرق و هو انها فیها سنۃ	(ترجمہ) علامہ شامی فرماتے ہیں کہ فرق درمیان خطبہ جمعہ و عیدین

لا شرط وانما بعدها لا قبلها بخلاف الجمعة
قال فی البحر حتی لو لم یخطب اصلا صح و
اساء لترك السنة ولو قدمها علی الصلوٰة
صحت واساء ولا تعاد الصلوٰة۔
(شامی باب العیدین صفحہ ۵۵ ج ۱)

کے یہ ہے کہ خطبہ عیدین میں سنت ہے شرط نہیں اور یہ کہ عیدین میں
بعد نماز ہے بخلاف جمعہ بحرالرائق میں ہے کہ اگر عیدین میں بالکل
خطبہ نہ پڑھا جائے تو نماز صحیح ہو جائیگی اگرچہ ترک سنت سے گنہگار
ہونگے اسی طرح نماز سے پہلے خطبہ پڑھنے میں خلاف سنت کا گناہ
ہوگا مگر نماز درست ہو جائیگی۔

امور مذکورہ پر نظر کرتے ہوئے اگر خطبہ عیدین میں عربی خطبہ پڑھ کر اردو ترجمہ بھی سنا دیا جائے تو مضائقہ نہیں کیونکہ اول تو اس خطبہ کی وہ شان نہیں کہ شرط صلوٰۃ اور قائم مقام رکعتین ہو۔ ثانیاً چونکہ خطبہ عید نماز کے بعد ہوتا ہے تو جب خطبہ عربی سے فراغت ہوگئی نماز عید اور اس کی سنت ادا ہوگئی اب خالی وقت ہے اس میں بطور تبلیغ احکام کے ترجمہ سنا دیں تو کچھ مضائقہ نہیں اور تطویل خطبہ بھی لازم نہیں آتا کیونکہ ترجمہ کے وقت اگر کوئی شخص جانا چاہے تو کوئی حرج شرعی ان پر عاید نہیں ہوتا۔ بخلاف خطبہ جمعہ کے کہ وہاں ابھی تک نماز نہیں ہوئی۔ نماز کا انتظار لامحالہ ضروری ہے۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

خلاصہ احکام الخطبہ

(۱) خطبہ جمعہ شرط نماز ہے بغیر خطبہ کے نماز جمعہ ادا نہیں ہوتی اور یہ شرط صرف ذکر اللہ سے ادا ہو جاتی ہے (بحر الرائق) (۲) خطبہ جمعہ و عیدین وغیرہ کا عربی میں ہونا سنت اور اس کے خلاف دوسری زبانوں میں پڑھنا بدعت ہے (مصفی شرح مؤطا للشاہ ولی اللہؒ و کتاب الاذکار للنووی و درمختار و شروط الصلوٰۃ و شرح الاحیاء للزبیدی) (۳) اسی طرح عربی میں خطبہ جمعہ پڑھ کر اس کا ترجمہ ملکی زبان میں قبل از نماز سنانا بھی بدعت ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔ البتہ نماز کے بعد ترجمہ سنا دیں تو مضایقہ نہیں بلکہ بہتر ہے (الماہر) (۴) البتہ خطبہ عیدین وغیرہ میں اگر خطبہ کے بعد ہی ترجمہ سنا دیا جائے تو مضائقہ نہیں۔ اور اس میں بھی بہتر یہ ہے کہ منبر سے علیحدہ ہو کر ترجمہ سنا دیں تاکہ امتیاز ہو جائے (کما صرح بہ فی تقریظ الرسالۃ الاعجوبہ بناءً علی حدیث مسلم) (۵) سنت ہے کہ خطبہ باوضو پڑھا جائے بلا وضو پڑھ کر نماز کے لئے پھر وضو کرنا مکروہ ہے (بحر) (۶) سنت ہے کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھا جائے بیٹھ کر مکروہ ہے (عالمگیری و بحر الرائق) (۷) سنت ہے کہ قوم کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ پڑھیں رو بقبلہ یا کسی دوسری جانب کھڑے ہو کر پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری و بحر) (۸) سنت ہے کہ خطبہ سے پہلے آہستہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھا جائے (علی قول ابی یوسف کذا فی البحر) (۹) سنت ہے کہ خطبہ بلند آواز سے پڑھا جائے تاکہ لوگ سنیں۔ آہستہ پڑھنا مکروہ ہے (بحر و عالمگیری) (۱۰) سنت ہے کہ خطبہ مختصر پڑھا جاوے زیادہ طویل نہ ہو۔ اور مقدار اس کی یہ ہے کہ طوال مفصل کی سورتوں میں سے کسی سورت کے برابر ہو۔ اس سے زیادہ طویل پڑھنا مکروہ ہے (شامی۔ بحر۔ عالمگیری) (۱۱) سنت ہے کہ خطبہ دس چیزوں پر مشتمل ہو۔ (اول) حمد سے شروع کرنا (دوم) اللہ تعالیٰ کی ثنا کرنا۔ (سوم) کلمہ شہادتین پڑھنا (چہارم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا (پنجم) وعظ و نصیحت کے کلمات کہنا (ششم) کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھنا (ہفتم) دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑا سا بیٹھنا (ہشتم) تمام مسلمان مرد و عورت کے لئے دعا مانگنا (نہم) دوسرے خطبہ میں دوبارہ الحمد للہ، ثنا اور درود پڑھنا (دہم) دونوں خطبوں کو مختصر کرنا اس طرح کہ طوال مفصل کی سورتوں سے نہ بڑھے (بحر۔ عالمگیری)

تمت الرسالۃ الاعجوبۃ فی عربیۃ الخطبۃ المرویۃ مع احکام الخطبۃ فی ثمان ساعات متفرقۃ من ایام الاثنین لعشرین من جمادی الثانیۃ ۱۳۴۸ھ ہجری نبویہ

محررہ العبد الضعیف محمد شفیع غفرلہ خادم دار الافتاء دار العلوم دیوبند ضلع سہارنپور

تقریظ از حضرت سراج السالکین امام العارفین مجدد الملۃ حکیم الامۃ سیدی و سندی حضرت مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم

بعد الحمد والصلوٰۃ میں نے یہ رسالہ مولفہ جامع الکمالات العلمیۃ والعملیۃ مولانا محمد شفیع صاحب مدرس و مفتی دار العلوم دیوبند دام فیضہ نہایت شوق و رغبت سے دیکھا بے حد پسند کیا۔ بلا تکلف کہہ سکتا ہوں کہ اس موضوع میں بے نظیر ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو نافع اور شبہات کا دافع فرماوے۔ بطور تذنیب میں بھی بعض فوائد مناسبہ اسکے ساتھ ملحق کرنا چاہتا ہوں۔

(۱) بڑی بناء عقلی غیر عربی میں خطبہ جائز رکھنے والوں کی یہ ہے کہ یہ تذکیر ہے اور تذکیر مخاطبین کی زبان میں ہونا چاہئے ورنہ عبث ہے۔ اسکا ایک تحقیقی جواب ہے اور ایک الزامی۔ تحقیقی یہ ہے کہ اس کا تذکیر ہونا مسلم نہیں خود قرآن مجید میں اس کو ذکر فرمایا گیا ہے قال تعالیٰ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ الآیۃ۔ بخصوص مذہب حنفی کی اس تصریح پر کہ فقط تسبیحۃ او تحمیدۃ اور تسبیح و تحمید کا تذکیر نہ ہونا ظاہر ہے معلوم ہوا کہ وہ صرف ذکر ہے تذکیر نہیں۔ انتہیٰ۔ اور الزامی یہ ہے کہ قرآن مجید منصوص قرآنی تذکیر ہے قال تعالیٰ اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْعٰلَمِیْنَ تو چاہئے کہ اس کو بھی نماز میں حاضرین کی زبان میں پڑھا کریں پس جس طرح اس کا عربی زبان میں پڑھنا امر تعبدی ہے اسی طرح خطبہ کا عربی زبان میں پڑھنا۔

(۲) اور بڑی بناء نقلی دعویٰ مذکورہ کی یہ ہے کہ امام صاحبؒ نے نماز میں قرأت کو فارسی میں جائز فرمایا ہے۔ اسکا ایک جواب نقلی ہے ایک عقلی۔ نقلی جواب تو یہ ہے کہ امام صاحبؒ نے اس قول سے رجوع فرما لیا ہے پس اس سے استدلال کرنا ایسا ہے جیسا آیت منسوخہ یا حدیث منسوخ سے استدلال کرنا۔ اور عقلی یہ ہے کہ امام صاحب کے اس قول مرجوع عنہ کی بناء یہ نہ تھی کہ قرآن تذکیر ہے اسلئے غیر عربی میں پڑھنا جائز ہے اگر یہ بنا ہوتی تو تجویز کفایت تسبیح یا تحمید کا اس سے تعارض ہوتا۔ دوسرے بالکل پس اس سے استدلال کرنا تاویل القول بما لا یرضی بہ القائل سے ہے۔

(۳) رسالہ میں عیدین کے خطبہ عربی کے بعد اس کے ترجمہ وغیرہ کی اجازت دی ہے اس میں بھی ہیئت اوفق بالسنۃ یہ ہے کہ خطبہ سے فارغ ہوکر منبر سے نیچے اتر کر بیان کرے۔ اسکی دلیل اپنے ایک رسالہ سے بلفظہا نقل کرتا ہوں وہو ہذا بتغییر یسیر المراد۔

انہ روی مسلم عن جابر فی قصۃ یوم الفطر ثم خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما فرغ نزل فاتی النساء فذکرہن الحدیث وروی البخاری عن ابن عباس بعد وعظ النساء ثم انطلق ہو وبلال الی بیتہ فقولہ فرغ ونزل ثم انطلق الی بیتہ نص فی کون ہذا التذکیر بعد الخطبۃ وانہ لم یکن علی المنبر وانما بعد النزول من المنبر وما کان ہذا الکلام غیر الخطبۃ بمعزل عن الخطاب العام الذی ہو من خواص الخطبۃ ثبت بہ ان غیر الخطبۃ لا ینبغی ان یکون فی اثناء الخطبۃ ولا علی ہیئۃ الخطبۃ ولا شک ان التذکیر بالہندیۃ لیس من الخطبۃ المسنونۃ فی شیء لان من خواصہا المقصودۃ کونہا بالعربیۃ لعدم نقل خلافہا عن صاحب الوحی ثم السلف فلما لم یکن ہذا التذکیر بالہندیۃ خطبۃ مسنونۃ کان الاوفق بالسنۃ کونہا بعد الفراغ عن الخطبۃ وتحت المنبر وہو المرام۔

کتبہ اشرف علی التھانوی عفی عنہ ذنبہ الجلی والخفی المنتصف شوال المکرم سنہ ۵۰ھ

خطب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

الحمد لله نحمده ونستعينه ونعوذ بالله من شرور أنفسنا من يهده الله فلا مضل
له ومن يضلله فلا هادي له وأشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا عبده ورسوله
أرسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة من يطع الله ورسوله فقد رشد
ومن يعصه فإنه لا يضر الله شيئا ولا يضر إلا نفسه[1] (أما بعد) قال[2] الله تعالى يا
عبادي إني حرمت الظلم على نفسي وجعلته محرما بينكم فلا تظالموا، يا عبادي
كلكم ضال إلا من هديته فاستهدوني أهدكم، يا عبادي كلكم جائع إلا من
أطعمته فاستطعموني أطعمكم، يا عبادي كلكم عار إلا من كسوته فاستكسوني
أكسكم، يا عبادي إنكم تخطئون بالليل والنهار وأنا أغفر الذنوب جميعا فاستغفروني
أغفر لكم، يا عبادي إنكم لن تبلغوا ضري فتضروني ولن تبلغوا نفعي فتنفعوني
يا عبادي لو أن أولكم وآخركم وإنسكم وجنكم كانوا على أتقى قلب رجل واحد
منكم ما زاد ذلك في ملكي شيئا، يا عبادي لو أن أولكم وآخركم وإنسكم وجنكم
كانوا على أفجر قلب رجل واحد منكم ما نقص ذلك من ملكي شيئا، يا عبادي
لو أن أولكم وآخركم وإنسكم وجنكم قاموا في صعيد واحد فسألوني فأعطيت
كل إنسان مسألته ما نقص ذلك مما عندي كما ينقص المخيط إذا أدخل البحر
يا عبادي إنما هي أعمالكم أحصيها لكم ثم أوفيكم إياها فمن وجد خيرا فليحمد
الله ومن وجد غير ذلك فلا يلومن إلا نفسه[3]، يا ابن آدم إن ذكرتني ذكرتك
وإن نسيتني ذكرتك وإذا أطعتني فاذهب حيث شئت ثم تلقى توالينى وأواليك

[1] رواہ ابوداؤد ۱۲ [2] اس خطبہ میں تمام احادیث قدسیہ جمع کی گئی ہیں۔ [3] کنز العمال ج ۸ ص ۱۲۰

تُصَافِيْنِيْ وَاُصَافِيْكَ وَتُعْرِضُ عَنِّيْ وَاَنَا مُقْبِلٌ عَلَيْكَ، مَنْ اَوْصَلَ اِلَيْكَ الْغِذَاءَ وَ اَنْتَ جَنِيْنٌ فِيْ بَطْنِ اُمِّكَ لَمْ اَزَلْ اُدَبِّرُ فِيْكَ تَدْبِيْرًا حَتّٰى اَنْفَذْتُ اِرَادَتِيْ فِيْكَ فَلَمَّا اَخْرَجْتُكَ اِلٰى دَارِ الدُّنْيَا اَكْثَرْتَ مَعَاصِيَ اَهٰكَذَا جَزَاءُ مَنْ اَحْسَنَ اِلَيْكَ،[1] يَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَأْ قَلْبَكَ غِنًى وَ اَمْلَأْ يَدَيْكَ رِزْقًا، يَا ابْنَ اٰدَمَ لَا تُبَاعِدْنِيْ فَاَمْلَأَ قَلْبَكَ فَقْرًا اَوْ اَمْلَأَ يَدَيْكَ شُغْلًا،[2] يَا ابْنَ اٰدَمَ اَمَرْتُكَ فَتَوَلَّيْتَ وَنَهَيْتُكَ فَتَمَارَيْتَ وَسَتَرْتُ عَلَيْكَ فَتَجَرَّأْتَ وَاَعْرَضْتُ عَنْكَ فَمَا بَالَيْتَ يَا مَنْ اِذَا مَرِضَ شَكٰى وَبَكٰى وَاِذَا عُوْفِيَ تَمَرَّدَ وَعَصٰى يَا مَنْ اِذَا دَعَاهُ الْحَبِيْبُ غَفَلَ اَوْ لَبّٰى وَاِذَا دَعَاهُ الْجَلِيْلُ اَعْرَضَ وَنَاٰى اِنْ سَاَلْتَنِيْ اَعْطَيْتُكَ وَاِنْ دَعَوْتَنِيْ اَجَبْتُكَ وَاِنْ مَرِضْتَ شَفَيْتُكَ وَاِنْ سَلِمْتَ رَزَقْتُكَ وَاِنْ اَقْبَلْتَ قَبِلْتُكَ، وَاِنْ تُبْتَ غَفَرْتُ لَكَ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ[3]

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ﷺ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَوْثَقَ الْعُرٰى كَلِمَةُ التَّقْوٰى، وَخَيْرَ الْمِلَلِ مِلَّةُ اِبْرَاهِيْمَ، وَخَيْرَ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْرَفَ الْحَدِيْثِ ذِكْرُ اللّٰهِ، وَاَحْسَنَ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْاٰنُ، وَخَيْرَ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُهَا وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، وَاَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ الْاَنْبِيَاءِ، وَاَشْرَفَ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ

[1] كنز العمال ج٨ ص١٧٤ ١٢ [2] كنز ج٨ ص١٤٨ ١٢ [3] كنز ج٨ ص١٩٥ ١٢ [4] كنز ج٨ ص١٩٥ ١٢

وأعمى العمى الضلالة بعد الهدى، وخير العلم ما نفع، وخير الهدى ما اتبع، وشر العمى عمى القلب، واليد العليا خير من اليد السفلى، وما قل وكفى خير مما كثر وألهى، وشر المعذرة حين يحضر الموت، وشر الندامة يوم القيامة، ومن الناس من لا يأتي الصلوة إلا دبرا، ومنهم من لا يذكر الله إلا هجرا، وأعظم الخطايا اللسان الكذوب، وخير الغنى غنى النفس، وخير الزاد التقوى، ورأس الحكمة مخافة الله، وخير ما وقر في القلوب اليقين، والارتياب من الكفر، والنياحة من عمل الجاهلية، والغلول من جثاء جهنم، والكنز كي من النار، والشعر من مزامير إبليس، والخمر جماع الإثم، والنساء حبالة الشيطان، والشباب شعبة من الجنون، وشر المكاسب كسب الربا، وشر المآكل مال اليتيم، والسعيد من وعظ بغيره، والشقي من شقي في بطن أمه، وإنما يصير أحدكم إلى موضع أربعة أذرع، والأمر إلى الآخرة، وملاك العمل خواتمه، وشر الروايا روايا الكذب، وكل ما هو آت قريب، وسباب المؤمن فسوق، وقتاله كفر، وأكل لحمه من معصية الله، ومن يتأل على الله يكذبه، ومن يغفر يغفر الله له، ومن يعف يعف الله عنه، ومن يكظم الغيظ يأجره الله، ومن يصبر على الرزية يعوضه الله، ومن يتبع السمعة يسمع الله به، ومن يصبر يضعف الله له، ومن يعص الله يعذبه الله، اللهم اغفر لي ولأمتي، اللهم اغفر لي ولأمتي، اللهم اغفر لي ولأمتي، أستغفر الله لي ولكم.[1]

وصلى الله عليه وسلم

الحمد لله نستعينه ونستغفره ونؤمن به ونستهديه ونعوذ بالله من شرور أنفسنا

[1] كنز العمال ص١٦ ج٨ / ١٢

سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له، واشهد ان لا اله
الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله، من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعص الله
ورسوله فقد غوى حتى يفيء الى امر الله[1] اما بعد فان الدنيا حلوة خضرة وان الله تعالى
مستخلفكم فيها فناظر كيف تعملون، فاتقوا الدنيا واتقوا النساء فان اول فتنة بني
اسرائيل كانت في النساء الا ان بني آدم خلقوا على طبقات شتى، منهم من يولد مؤمنا
ويحيى مؤمنا ويموت مؤمنا، ومنهم من يولد كافرا ويحيى كافرا ويموت كافرا، ومنهم
من يولد مؤمنا ويحيى مؤمنا ويموت كافرا، ومنهم من يولد كافرا ويحيى كافرا ويموت
مؤمنا، الا ان الغضب جمرة توقد في جوف ابن آدم الا ترون الى حمرة عينيه وانتفاخ
اوداجه فاذا وجد احدكم شيئا من ذلك فالارض الارض الا ان خير الرجال من
كان بطيء الغضب وسريع الرضاء وشر الرجال من كان سريع الغضب بطيء الرضاء
فاذا كان الرجل بطيء الغضب بطيء الفيء وسريع الغضب سريع الفيء فانها بها، الا ان
خير التجار من كان حسن القضاء حسن الطلب وشر التجار من كان سيء القضاء وسيء الطلب
فاذا كان الرجل حسن القضاء سيء الطلب او كان سيء القضاء حسن الطلب فانها بها، الا
ان لكل غادر لواء يوم القيمة بقدر غدرته الا واكبر الغدر غدر امير عامة
الا لا يمنعن رجلا مهابة الناس ان يتكلم بالحق اذا علمه الا ان افضل الجهاد
كلمة حق عند سلطان جائر الا ان مثل ما بقي من الدنيا فيما مضى منها مثل ما
بقي من يومكم هذا فيما مضى منه[2]، (رواه الترمذي)

[1] كنز العمال صـ ١٩٩ ج ٨ [2] كنز صـ ١٦٢ ج ٨

وله صلى الله عليه وسلم

الحمد لله أحمده وأستعينه وأستغفره وأستهديه وأؤمن به ولا أكفره وأعادي من يكفره وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله أرسله بالهدى ودين الحق والنور والموعظة والحكمة على فترة من الرسل وقلة من العلم وضلالة من الناس وانقطاع من الزمان ودنو من الساعة وقرب من الأجل، من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعص الله ورسوله فقد غوى وفرط وضل ضلالا بعيدا، أوصيكم بتقوى الله فإنه خير ما أوصى به المسلم المسلم أن يحضه على الآخرة وأن يأمره بتقوى الله واحذروا ما حذركم الله من نفسه فإن تقوى الله لمن عمل به على وجل ومخافة من ربه عون وصدق على ما تبتغون من الآخرة ومن يصلح الذي بينه وبين الله من أمره في السر والعلانية لا ينوي به إلا وجه الله يكن له ذكرا في عاجل أمره وذخرا فيما بعد الموت حين يفتقر المرء إلى ما قدم وما كان مما سوى ذلك يود لو أن بينه وبينه أمدا بعيدا ويحذركم الله نفسه والله رءوف بالعباد هو الذي صدق قوله وأنجز وعده لا خلاف لذلك وإنه يقول ما يبدل القول لدي وما أنا بظلام للعبيد، فاتقوا الله في عاجل أمركم وآجله في السر والعلانية فإنه من يتق الله يكفر عنه سيئاته ويعظم له أجرا ومن يتق الله فقد فاز فوزا عظيما، وإن تقوى الله توقي مقته وتوقي عقوبته وسخطه

وإن تقوى الله تبيض الوجه وترضي الرب وترفع الدرجة فخذوا بحظكم ولا تفرطوا
في جنب الله فقد علمكم كتابه ونهج لكم سبيله ليعلم الذين صدقوا ويعلم الكاذبين
فأحسنوا كما أحسن الله إليكم وعادوا أعداءه وجاهدوا في الله حق جهاده هو
اجتباكم وسماكم المسلمين ليهلك من هلك عن بينة ويحيى من حي عن بينة ولا
حول ولا قوة إلا بالله فأكثروا ذكر الله واعملوا لما بعد الموت فإنه من يصلح ما بينه
وبين الله يكفه الله ما بينه وبين الناس ذلك بأن الله يقضي على الناس ويملك من
الناس ولا يملكون منه الله أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم [له]

وصلى الله عليه وسلم

الحمد لله نستعينه ونستغفره ونشهد به ونستهديه ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن
سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل الله فلا هادي له وأشهد أن لا
إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعص
الله ورسوله فقد غوى حتى يفيء إلى أمر الله (أما بعد) إنما هما اثنتان الكلام والهدي
فأحسن الكلام كلام الله وأحسن الهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم ألا وإياكم و
محدثات الأمور فإن شر الأمور محدثاتها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة ألا
لا يطولن عليكم الأمد فتقسو قلوبكم ألا إن كل ما هو آت قريب وإنما البعيد ما ليس
بآت ألا إنما الشقي من شقي في بطن أمه والسعيد من وعظ بغيره ألا إن قتال

له مواهب لدنية ١٢ ص ٥٣ كنز العمال صفحہ ١٤٩ ج ٨ ١٢

المؤمن كفر وسبابه فسوق، ولا يحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلاثة، الا واياكم والكذب فان الكذب لا يصلح لا بالجد ولا بالهزل ولا يعد الرجل صبيه ولا يفي له وان الكذب يهدي الى الفجور وان الفجور يهدي الى النار وان الصدق يهدي الى البر وان البر يهدي الى الجنة وانه يقال للصادق صدق وبر ويقال للكاذب كذب وفجر الا وان العبد يكذب حتى يكتب عند الله كذابا[1]، ايها الناس كان الموت على غيرنا كتب وكان الحق على غيرنا وجب، وكان الذي يشيع من الاموات سفر عما قليل الينا راجعون، نبوئهم اجداثهم ونأكل تراثهم كانا مخلدون قد نسينا كل موعظة وامنا كل جائحة، طوبى لمن شغله عيبه عن عيوب الناس، طوبى لمن طاب كسبه وصلحت سريرته وحسنت علانيته واستقامت طريقته، طوبى لمن تواضع لله من غير منقصة وانفق ما لا جمعه من غير معصية، وخالط اهل الفقه والحكمة، ورحم اهل الذل والمسكنة، طوبى لمن انفق من ماله وامسك الفضل من قوله ووسعته السنة ولم يعدها الى بدعة[2]،

وصلى الله عليه وسلم

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل الله فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة، من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد غوى، نسأل الله ربنا ان يجعلنا ممن يطيعه ويطيع رسوله ويتبع

[1] كنز العمال ص١٦٧ ج٨ ١٢ [2] كنز ص٢٠٢ ج٨ و ص١٦١ ج٨ ١٢

بِرِضْوَانِهٖ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ، يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ اَنْ تُشْتَغِلُوْا عَنْهَا هَرَمًا نَاغِضًا اَوْ مَوْتًا خَالِسًا اَوْ مَرَضًا حَابِسًا اَوْ تَسْوِيْفًا مُوْلِيًا وَصِلُوا الَّذِيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ تَسْعَدُوْا وَاَكْثِرُوا الصَّدَقَةَ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُؤْجَرُوْا وَتُحْمَدُوْا وَتُرْزَقُوْا وَتُنْصَرُوْا وَتُجْبَرُوْا وَاْمُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ تُخْصِبُوْا وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ تُنْصَرُوْا، اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اَكْيَسَكُمْ اَكْثَرُكُمْ ذِكْرًا لِلْمَوْتِ وَاَكْرَمُكُمْ اَحْسَنُكُمْ اِسْتِعْدَادًا لَهٗ، اَلَا وَاِنَّ مِنْ عَلَامَاتِ الْعَقْلِ التَّجَافِيْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ، وَالْاِنَابَةَ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ، وَالتَّزَوُّدَ لِسُكْنَى الْقُبُوْرِ وَالتَّاَهُّبَ لِيَوْمِ النُّشُوْرِ[51]، اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ لَكُمْ مَعَالِمَ فَانْتَهُوْا اِلٰى مَعَالِمِكُمْ، وَاِنَّ لَكُمْ نِهَايَةً فَانْتَهُوْا اِلٰى نِهَايَتِكُمْ فَاِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ، بَيْنَ اَجَلٍ قَدْ مَضٰى لَا يَدْرِيْ مَا اللّٰهُ قَاضٍ بِهٖ، وَبَيْنَ اَجَلٍ قَدْ بَقِيَ لَا يَدْرِيْ مَا اللّٰهُ صَانِعٌ بِهٖ، فَلْيَتَزَوَّدِ الْعَبْدُ مِنْ نَفْسِهٖ لِنَفْسِهٖ، وَمِنْ حَيٰوتِهٖ لِمَوْتِهٖ وَمِنْ شَبَابِهٖ لِكِبَرِهٖ، وَمِنْ دُنْيَاهُ لِاٰخِرَتِهٖ، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ مُسْتَعْتَبٍ وَّلَا بَعْدَ الدُّنْيَا دَارٌ اِلَّا الْجَنَّةُ اَوِ النَّارُ، اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ[52]

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، اِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ، قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَيَّنَهُ اللّٰهُ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَدْخَلَهٗ فِي الْاِسْلَامِ بَعْدَ الْكُفْرِ وَاخْتَارَهٗ عَلٰى مَا سِوَاهُ مِنْ اَحَادِيْثِ النَّاسِ اِنَّهٗ اَحْسَنُ الْحَدِيْثِ وَاَبْلَغُهٗ، اَحِبُّوْا مَنْ

[51] مواهب و زرقانی ۱۲ [52] رواه الفقيه ابو الليث في كتاب تنبيه الغافلين ۱۲

أَحَبَّ اللهُ أَحِبُّوا اللهَ تَعَالٰى مِنْ كُلِّ قُلُوْبِكُمْ وَلَا تَمَلُّوْا كَلَامَ اللهِ وَذِكْرَهُ وَلَا يَقْسُ عَنْهُ قُلُوْبُكُمْ
فَقَدْ سَمَّاهُ اللهُ خِيَرَتَهُ مِنَ الْأَعْمَالِ وَالصَّالِحَ مِنَ الْحَدِيْثِ وَمِنْ كُلِّ مَا أُوْتِيَ النَّاسُ مِنَ
الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ، فَاعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَاتَّقُوْهُ حَقَّ تُقَاتِهِ وَاصْدُقُوا اللهَ صَالِحَ
مَا تَقُوْلُوْنَ بِأَفْوَاهِكُمْ وَتَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللهَ يَغْضَبُ أَنْ يُنْكَثَ عَهْدُهُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ، الْأَنْبِيَاءُ قَادَةٌ وَالْفُقَهَاءُ سَادَةٌ، مُجَالَسَتُهُمْ زِيَادَةٌ، وَأَنْتُمْ فِي مَمَرِّ
اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي آجَالٍ مَنْقُوْصَةٍ وَأَعْمَالٍ مَحْفُوْظَةٍ وَالْمَوْتُ يَأْتِيْكُمْ بَغْتَةً فَمَنْ زَرَعَ خَيْرًا
يَحْصُدُ رَغْبَةً وَمَنْ زَرَعَ شَرًّا يَحْصُدُ نَدَامَةً، النَّادِمُ يَنْتَظِرُ الرَّحْمَةَ وَالْمُعْجِبُ يَنْتَظِرُ الْمَقْتَ وَ
كُلُّ عَامِلٍ سَيَقْدَمُ عَلٰى مَا أَسْلَفَ عِنْدَ مَوْتِهِ فَإِنَّ مِلَاكَ الْأَعْمَالِ خَوَاتِيْمُهَا وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ
مَطِيَّتَانِ فَارْكَبُوْهُمَا بَلَاغًا إِلَى الْآخِرَةِ إِيَّاكُمْ وَالتَّسْوِيْفَ بِالتَّوْبَةِ وَالْغِرَّةَ بِحِلْمِ اللهِ، وَاعْلَمُوْا
أَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ،
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ، أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْقُرْآنِ فَإِنَّهُ نُوْرُ
الظُّلْمَةِ وَهُدَى النَّهَارِ، فَاتْلُوْهُ عَلٰى مَا كَانَ مِنْ جَهْدٍ وَفَاقَةٍ فَإِنْ عَرَضَ لَكَ بَلَاءٌ فَاجْعَلْ
مَالَكَ دُوْنَ دَمِكَ، فَإِنْ تَجَاوَزَكَ الْبَلَاءُ فَاجْعَلْ مَالَكَ وَدَمَكَ دُوْنَ دِيْنِكَ، فَإِنَّ الْمَسْلُوْبَ
مَنْ سُلِبَ دِيْنُهُ وَالْمَحْرُوْبَ مَنْ حُرِبَ دِيْنُهُ، أَلَا إِنَّهُ لَا فَاقَةَ بَعْدَ الْجَنَّةِ وَلَا غِنٰى بَعْدَ النَّارِ
إِنَّ النَّارَ لَا يَسْتَغْنِيْ فَقِيْرُهَا، وَلَا يُفَكُّ أَسِيْرُهَا[3]

وصلى الله عليه وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ

[1] كنز العمال ص۱۶۷ ج۸ ۱۲ [2] ص۱۶۳ ج۸ ۱۲ [3] كنز ص۱۱۶ ج۸ ۱۲

شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي
له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله اما بعد
يا ايها الناس انه لا نبي بعدي ولا امة بعدكم الا فاعبدوا ربكم وصلوا خمسكم وصوموا
شهركم وصلوا ارحامكم وادوا زكوة اموالكم طيبة بها انفسكم واطيعوا ولاة امركم
تدخلوا جنة ربكم[1] ايها الناس اما تستحيون تجمعون ما لا تاكلون وتبنون ما لا تسكنون
وتؤملون ما لا تدركون اما تستحيون من ذلك[2] ايها الناس انكم في دار هدنة وانتم على
ظهر سفر السير بكم سريع فاعدوا الجهاز لبعد المسافة[3] ان اشد ما اخوف عليكم خصلتان
اتباع الهوى وطول الامل، فاما اتباع الهوى فانه يعدل عن الحق واما طول الامل
فالحب للدنيا، الا ان للدين ابناء وان للدنيا ابناء فكونوا من ابناء الدين ولا تكونوا من
ابناء الدنيا الا ان الدنيا قد ارتحلت مولية والاخرة قد ارتحلت مقبلة الا وانكم في يوم
عمل ليس فيه حساب الا وانكم توشكون في يوم حساب وليس فيه عمل[4] احفظ الله يحفظك
احفظ الله تجده امامك، تعرف الى الله في الرخاء يعرفك في الشدة واذا سألت فاسأل الله
واذا استعنت فاستعن بالله، جف القلم بما هو كائن الى يوم القيامة فلو جهد الخلائق ان
ينفعوك بشيء لم يكتبه الله لك لم يقدروا عليه ولو اجتمعوا ان يضروك بشيء لم يكتب الله
عليك لم يقدروا فان استطعت ان تعمل لله بالرضاء باليقين فاعمل، وان لم
تستطع فان في الصبر على ما تكره خيرا كثيرا واعلم ان النصر مع الصبر وان الفرج مع
الكرب وان مع العسر يسرا[5] يا ابن ادم اوصيك بتقوى الله فانه راس الامر كله، عليك

۱ کنز العمال ص ۸/۱۴۱ ۱۲ ۲ کنز ص ۸/۲۱۴ ۱۲ ۳ کنز ص ۸/۲۲۳ ۱۲ ۴ ص ۸/۲۲۲ ۱۲ ۵ کنز ص ۸/۲۰۷ ۱۲

بتلاوة القرآن وذكر الله فانه ذكر لك في السماء ونور لك في الارض، عليك بطول الصمت الا من خير فانه مطردة للشيطان عنك وعون لك على امر دينك، اياك وكثرة الضحك فانه يميت القلب ويذهب بنور الوجه، عليك بالجهاد فانه رهبانية امتي، احب المساكين وجالسهم، انظر الى من تحتك ولا تنظر الى من فوقك فانه اجدر ان لا تزدري نعمة الله عندك، صل قرابتك وان قطعوك، قل الحق وان كان مرا، لا تخف في الله تعالى لومة لائم، ليحجزك عن الناس ما تعلم من نفسك ولا تجد عليهم فيما تأتي وكفى بالمرء عيبا ان يكون فيه ثلث خصال، ان يعرف من الناس ما يجهل عن نفسه، ويستحيي لهم مما هو فيه ويؤذي جليسه، يا ابن ادم لا عقل كالتدبير، ولا ورع كالكف ولا حسب كحسن الخلق[1]

وصلى الله عليه وسلم

الحمد لله نستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له، واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله، ارسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة، من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فانه لا يضر الا نفسه ولا يضر الله شيئا[2]، اما بعد، يا ايها الناس قد اظلكم شهر عظيم شهر مبارك، شهر فيه ليلة خير من الف شهر جعل الله تعالى صيامه فريضة وقيام ليله تطوعا من تقرب فيه بخصلة من الخير كان

[1] كنز العمال ج ٨ ص ١٦٥ ١٢ [2] ابو داؤد ١٢

كمن ادى فريضة فيما سواه ومن ادى فريضة فيه كان كمن ادى سبعين فريضة فيما سواه وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة، وشهر المواساة وشهر يزاد فيه رزق المؤمن من فطر فيه صائما كان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وكان له مثل اجره من غير ان ينقص من اجره شيئ، يعطي الله هذا الثواب من فطر صائما على مذقة لبن او شربة من ماء، ومن اشبع صائما سقاه الله من حوضي شربة لا يظمأ حتى يدخل الجنة وهو شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة واخره عتق من النار، فاستكثروا فيه من اربع خصال خصلتان ترضون بها ربكم وخصلتان لا غنى لكم عنهما، فاما الخصلتان اللتان ترضون بها ربكم فشهادة ان لا اله الا الله وتستغفرونه، واما اللتان لا غنى لكم عنهما فتسألون الله الجنة وتعوذون به من النار[1]

وصلى الله تعالى عليه وسلم

الحمد لله نحمده ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل الله فلا هادي له، واشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله، ارسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة، من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد غوى نسأل الله ربنا ان يجعلنا ممن يطيعه ويطيع رسوله ويتبع رضوانه ويجتنب سخطه، الا وان الدنيا عرض حاضر، يأكل منها البر والفاجر، الا وان الآخرة اجل صادق يقضي فيها ملك قادر، الا وان الخير كله بحذافيره في الجنة، الا وان الشر كله

[1] رواه البيهقي في شعب الايمان ١٢

يحن اقبره في النار، الا فاعلموا وانتم من الله على حذر، واعلموا انكم معروضون على اعمالكم
فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره، ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره،[51] (عباد الله) من نفس عن
مؤمن كربة من كرب الدنيا نفس الله عنه من كرب يوم القيامة، ومن يسر على معسر
يسر الله عليه في الدنيا والاخرة، ومن ستر مسلما ستره الله في الدنيا والاخرة، والله
في عون العبد ما كان العبد في عون اخيه، ومن سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل
الله له طريقا الى الجنة، وما اجتمع قوم في بيت من بيوت الله يتلون كتاب الله و
يتدارسونه بينهم الا نزلت عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة وحفتهم الملائكة وذكرهم
الله فيمن عنده ومن ابطأ به عمله لم يسرع به نسبه،[52] ذكر الانبياء من العبادة وذكر
الصالحين كفارة للذنوب، وذكر الموت صدقة، وذكر النار من الجهاد، وذكر القبر
يقربكم من الجنة وذكر القيامة تباعدكم عن النار، وافضل العبادة ترك الجهل، و
راس مال العالم ترك الكبر، وثمن الجنة ترك الحسد، والندامة من الذنوب التوبة
الصادقة، سبحان الله نصف الميزان، والحمد لله تملأ الميزان، ولا اله الا الله
تملأ ما بين السماء والارض، والله اكبر نصف الايمان، والصلوة نور والزكوة
برهان والصبر ضياء، والقران حجة لك او عليك، كل الناس يغدو فبائع نفسه
فمعتقها او بايعها فموبقها،[53] ومن راى نعمة الله فليحمد الله، ومن استبطأ الرزق
فليستغفر الله، ومن حزنه امر فليقل لا حول ولا قوة الا بالله،

[51] كنز العمال ص ١٧٤/٨ ١٢ [52] كنز ص ١٦٣/٨ ١٢ [53] كنز ص ١٦٣/٨ ١٢

خطبة سيدنا يحيى على نبينا وعليه الصلوة والسلام

(أحمد الله وأثني عليه وبعد) فإن الله تعالى أمرني بخمس كلمات أن أعمل بهن وآمركم
أن تعملوا بهن وأولهن أن تعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا، فإن مثل من أشرك بالله
كمثل رجل اشترى عبدا من خالص ماله بذهب أو ورق ثم أسكنه دارا فقال اعمل وارفع
إلي فجعل العبد يعمل ويرفع إلى غير سيده فأيكم يرضى، ثم أسكنه دارا فقال اعمل
وارفع إلي فجعل العبد يعمل ويرفع إلى غير سيده فأيكم يرضى أن يكون عبده كذلك و
إن الله تعالى خلقكم ورزقكم فاعبدوه ولا تشركوا به شيئا وآمركم بالصلوة إذا قمتم
إلى الصلوة فلا تلتفتوا فإن الله عز وجل يقبل بوجهه إلى عبده ما لم يلتفت، وآمركم
بالصيام ومثل ذلك كمثل رجل معه صرة مسك في عصابة كلهم يجد ريح المسك وإن
خلوف فم الصائم أطيب عند الله من ريح المسك، وآمركم بالصدقة ومثل ذلك
كمثل رجل أسره العدو فشدوا يديه إلى عنقه وقدموه ليضربوا عنقه فقال لهم هل
لك أن أفتدي نفسي منكم فجعل يفتدي نفسه منهم بالقليل والكثير حتى فك
نفسه وآمركم بذكر الله كثيرا ومثل ذلك كمثل رجل طلبه العدو سراعا في أثره فأتى
حصنا حصينا فأحرز نفسه فيه وإن العبد أحصن ما يكون من الشيطان إذا كان
في ذكر الله تعالى، وأنا آمركم بخمس أمرني الله بهن الجماعة والسمع والطاعة
والهجرة والجهاد في سبيل الله فإنه من فارق الجماعة قيد شبر فقد خلع ربقة الإسلام

مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يُرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَاءِ جَهَنَّمَ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ فَادْعُوا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِي سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ عِبَادَ اللّٰهِ ؎

خُطَبُ سَيِّدِنَا أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ أَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ قَدْ دَنَا أَجَلِي وَأَجَلُكُمْ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِينَ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا، أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالْاِعْتِصَامِ بِأَمْرِ اللّٰهِ الَّذِي شَرَعَ لَكُمْ وَهَدَاكُمْ بِهِ فَإِنَّ جَوَامِعَ هُدَى الْإِسْلَامِ بَعْدَ كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لِمَنْ وَّلَّاهُ اللّٰهُ أَمْرَكُمْ فَإِنَّهُ مَنْ يُّطِعْ وَالِيَ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ، وَإِيَّاكُمْ وَاتِّبَاعَ الْهَوٰى فَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ حُفِظَ مِنَ الْهَوٰى وَالطَّمَعِ وَالْغَضَبِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفَخْرَ وَمَا فَخْرُ مَنْ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِلَى التُّرَابِ يَعُودُ ثُمَّ يَأْكُلُهُ الدُّودُ ثُمَّ هُوَ الْيَوْمَ حَيٌّ وَّغَدًا مَيِّتٌ فَاعْمَلُوا يَوْمًا بِيَوْمٍ وَّسَاعَةً بِسَاعَةٍ، وَتَوَقَّوْا دُعَاءَ الْمَظْلُومِ وَعُدُّوا أَنْفُسَكُمْ فِي الْمَوْتٰى، وَاصْبِرُوا فَإِنَّ الْعَمَلَ كُلَّهُ

؎ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما وعلی نبینا الصلوٰۃ والسلام کو پانچ باتوں کا حکم فرمایا کہ وہ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو ان پر عمل کرنے کی ہدایت فرما دیں۔ شاید ان سے اس بارہ میں کچھ تاخیر ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ یا تو وہ (یعنی حضرت یحییٰ) ان باتوں کی بنی اسرائیل کو ہدایت کریں یا تم ان کو ہدایت کرو، حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت یحییٰ کے پاس تشریف لائے اور یہ سب واقعہ بیان کیا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یا روح اللہ مجھے خوف ہے کہ اگر آپ اس معاملہ میں مجھ سے سبقت کی تو میں عذاب الٰہی میں گرفتار ہو جاؤں، یا زمین میں سما جاؤں۔ اسکے بعد حضرت یحییٰ علیہ السلام نے تمام بنی اسرائیل (مسجد اقصیٰ میں) جمع کیا۔ یہاں تک کہ مسجد بھر گئی اور بلند مقام پر کھڑے ہو کر یہ خطبہ پڑھا (کذا فی کنز العمال بروایت حارث بن حارث الاشعری)

بالصبر، واحذروا والحذر ينفع، واعملوا والعمل يقبل، واحذروا ما حذركم الله من
عذابه، وسارعوا فيما وعدكم الله من رحمته وافهموا تفهموا واتقوا توقوا فإن الله
تعالى قد بين لكم ما أهلك به من كان قبلكم وما نجا به من نجا قبلكم قد بين لكم في
كتابه حلاله وحرامه وما يحب من الأعمال وما يكره فإني لا آلوكم ونفسي والله
المستعان ولا حول ولا قوة إلا بالله واعلموا أنكم ما أخلصتم لله من أعمالكم فربكم أطعتم
وحظكم حفظتم واغتبطتم وما تطوعتم به لدينكم فاجعلوه نوافل بين أيديكم
تستوفوا بسلفكم وتعطوا جزاءكم حين فقركم وحاجتكم إليها ثم تفكروا عباد الله في
إخوانكم وصحابتكم الذين مضوا قد وردوا على ما قدموا فأقاموا عليه وحلوا في الشقاء
والسعادة فيما بعد الموت إن الله ليس له شريك وليس بينه وبين أحد من خلقه
نسب يعطيه به خيرا ولا يصرف عنه سوءا إلا بطاعته واتباع أمره فإنه لا خير في خير
بعده النار ولا شر في شر بعده الجنة أقول قولي هذا وأستغفر الله لي ولكم وصلوا
على نبيكم صلى الله عليه وسلم والسلام عليه ورحمة الله وبركاته [1]

وله رضي الله تعالى عنه

الحمد لله رب العالمين أحمده وأستعينه ونسأله الكرامة فيما بعد الموت فإنه قد
دنا أجلي وأجلكم، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله

[1] كنز العمال ص٢٠٦ ج٨ عن ابن أبي الدنيا ورواه ابن عساكر عن موسى بن عقبة وأوردها أيضا في تاريخ الخلفاء ١٣٦

أرسله بالحق بشيرا ونذيرا وسراجا منيرا لينذر من كان حيا ويحق القول على الكافرين، و
من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد ضل ضلالا مبينا، أوصيكم بالله
لفقركم وفاقتكم أن تتقوه وأن تثنوا عليه بما هو أهله وأن تستغفروه إنه كان غفارا،
واعلموا أنكم ما أخلصتم لله فربكم أطعتم وحقه وحظكم حفظتم فأعطوا ضرائبكم في
أيام سلفكم اجعلوها نوافل بين أيديكم حتى تستوفوا سلفكم وضرائبكم حين فقركم
وحاجتكم ثم تفكروا عباد الله فيمن كان قبلكم أين كانوا أمس، وأين هم اليوم، أين
الملوك الذين كانوا أثاروا الأرض وعمروها قد نسوا ونسي ذكرهم فهم اليوم كلا شيء،
فتلك بيوتهم خاوية وهم في ظلمات القبور هل تحس منهم من أحد أو تسمع لهم
ركزا، وأين من تعرفون من أصحابكم وإخوانكم قد وردوا على ما قدموا فحلوا الشقاوة
والسعادة إن الله عز وجل ليس بينه وبين أحد من خلقه نسب يعطيه به خيرا
ولا يصرف عنه سوءا إلا بطاعته واتباع أمره، وإنه لا خير في خير بعده النار ولا
شر في شر بعده الجنة، أما تعلمون أنكم تغدون وتروحون لأجل معلوم فمن استطاع
أن ينقضي الأجل وهو في عمل الله فليفعل ولن تنالوا ذلك إلا بالله، إن أقواما جعلوا
آجالهم لغيرهم فنهاكم الله أن تكونوا أمثالهم ولا تكونوا كالذين نسوا الله فأنساهم
أنفسهم، أين من تعرفون من إخوانكم قدموا على ما قدموا في أيام سلفهم وحلوا فيه
بالشقوة والسعادة، أين الجبارون الذين بنوا المدائن وحففوها بالحوائط قد صاروا
تحت الصخر والآثار، هذا كتاب الله لا تفنى عجائبه فاستضيئوا منه ليوم الظلمة

له كنز العمال ص ٢٠٥ ج ٨ ١٢

وَانْتَصِحُوا بِشِفَائِهِ وَبَيَانِهِ، اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَثْنٰى عَلٰى زَكَرِيَّا وَاَهْلِ بَيْتِهِ، فَقَالَ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَّكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ، لَاخَيْرَ فِيْ قَوْلٍ لَّا يُرَادُ بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ وَلَاخَيْرَ فِيْ مَالٍ لَّا يُنْفَقُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَاخَيْرَ فِيْمَنْ يَّغْلِبُ جَهْلُهٗ حِلْمَهٗ وَلَاخَيْرَ فِيْمَنْ يَّخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ ۔ [ل]

وقال رضي الله تعالى عنه

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ قَدْ دَنَا اَجَلِيْ وَاَجَلُكُمْ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ، وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا، اَمَّا بَعْدُ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَنْ تُثْنُوْا عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاَنْ تَخْلِطُوا الرَّغْبَةَ بِالرَّهْبَةِ، وَتَجْمَعُوا الْاِلْحَافَ بِالْمَسْأَلَةِ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَثْنٰى عَلٰى زَكَرِيَّا وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ فَقَالَ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَّكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ، ثُمَّ اعْمَلُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدِ ارْتَهَنَ بِحَقِّهِ اَنْفُسَكُمْ وَاَخَذَ عَلٰى ذٰلِكَ مَوَاثِيْقَكُمْ وَاشْتَرٰى مِنْكُمُ الْقَلِيْلَ الْفَانِيَ بِالْكَثِيْرِ الْبَاقِيْ وَهٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْكُمْ لَاتَفْنٰى عَجَائِبُهٗ وَلَا يُطْفَأُ نُوْرُهٗ فَصَدِّقُوْا قَوْلَهٗ وَانْتَصِحُوْا كِتَابَهٗ وَاسْتَبْصِرُوْا فِيْهِ لِيَوْمِ الظُّلْمَةِ فَاِنَّمَا خَلَقَكُمْ لِلْعِبَادَةِ وَوَكَّلَ بِكُمُ الْكِرَامَ الْكَاتِبِيْنَ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ثُمَّ اعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اَنَّكُمْ تَغْدُوْنَ وَتَرُوْحُوْنَ

[ل] كنز العمال صفحہ ۲/۱۲

فِي أَجَلٍ قَدْ غُيِّبَ عَنْكُمْ عِلْمُهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْقَضِيَ الْآجَالُ وَأَنْتُمْ فِي عَمَلِ اللّٰهِ فَافْعَلُوا وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا ذٰلِكَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَسَابِقُوا فِي مَهَلِ آجَالِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ فَتَرُدَّكُمْ إِلٰى سُوْءِ أَعْمَالِكُمْ فَإِنَّ قَوْمًا جَعَلُوا آجَالَهُمْ لِغَيْرِهِمْ فَنَسُوا أَنْفُسَهُمْ فَأَنْهَاكُمْ أَنْ تَكُونُوا أَمْثَالَهُمْ ، اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلنَّجَا اَلنَّجَا إِنَّ وَرَاءَكُمْ طَالِبًا حَثِيثًا أَمْرُهُ سَرِيعٌ أَيْنَ الْوُضَاةُ الْحَسَنَةُ وُجُوهُهُمْ الْمُعْجَبُونَ بِشَبَابِهِمْ أَيْنَ الْمُلُوكُ الَّذِينَ بَنَوُا الْمَدَائِنَ وَحَصَّنُوهَا أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا يُعْطَوْنَ الْغَلَبَةَ فِي مَوَاطِنِ الْحَرْبِ قَدْ تَضَعْضَعَ أَرْكَانُهُمْ حِينَ أَخْنٰى بِهِمُ الدَّهْرُ وَأَصْبَحُوا فِي ظُلُمَاتِ الْقُبُورِ اَلْوَحَا اَلْوَحَا ثُمَّ النَّجَا النَّجَا ؎۲

خطبة سيدنا عمر الفاروق رضي الله عنه

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ أَحْمَدُهُ وَأَسْتَعِينُهُ وَنَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ قَدْ دَنَا أَجَلِي وَأَجَلُكُمْ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَسِرَاجًا مُنِيرًا لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِينَ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّ أَصْحَابَ الرَّأْيِ أَعْدَاءُ السُّنَّةِ وَأَعْيَتْهُمُ الْأَحَادِيثُ أَنْ يَحْفَظُوهَا وَتَفَلَّتَتْ مِنْهُمْ أَنْ يَعُوهَا وَاسْتَحْيَوْا إِذَا سَأَلَهُمُ النَّاسُ أَنْ يَقُولُوا لَا نَدْرِي فَعَانَدُوا السُّنَنَ بِرَأْيِهِمْ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ وَلَا رَفَعَ الْوَحْيَ عَنْهُمْ حَتّٰى أَغْنَاهُمْ عَنِ الرَّأْيِ وَلَوْ كَانَ الدِّينُ يُؤْخَذُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَحَقَّ بِالْمَسْحِ

۱؎ كنز العمال ص۲۶۷ ج۸ ۱۲ ۲؎ أخرجه ابن أبي الدنيا ۳؎ من خطبة أبي بكر رضي الله عنه ۱۲

مِنْ ظَهْرِهٖ فَإِيَّاكَ وَإِيَّاهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ[2]، أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَإِنَّ بَعْضَ الْيَاسِ غِنًى وَإِنَّكُمْ تَجْمَعُوْنَ مَا لَا تَأْكُلُوْنَ وَتَأْمُلُوْنَ مَا لَا تُدْرِكُوْنَ وَأَنْتُمْ مُؤَجَّلُوْنَ فِيْ دَارِ غُرُوْرٍ، وَاعْلَمُوْا أَنَّ بَعْضَ الشُّحِّ شُعْبَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ فَأَنْفِقُوْا خَيْرًا لِأَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ، أَيُّهَا النَّاسُ أَطِيْبُوْا مَثْوَاكُمْ وَأَصْلِحُوْا أُمُوْرَكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَلَا تُلْبِسُوْا نِسَاءَكُمُ الْقَبَاطِيَّ فَإِنَّهٗ إِنْ لَّمْ يَشِفَّ فَإِنَّهٗ يَصِفُ[3]، وَإِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ فَأَخْشٰى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَّقُوْلَ قَائِلٌ وَاللّٰهِ مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ النِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الْاِعْتِرَافُ ثُمَّ إِنَّا كُنَّا نَقْرَءُ فِيْمَا نَقْرَءُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ أَنْ لَّا تَرْغَبُوْا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهٗ كُفْرٌ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوْا عَنْ آبَائِكُمْ أَلَا ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أُطْرِيَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ[4]

فيضلوا بترك فريضة انزلها الله، والرجم في كتاب الله

وقال رضي الله تعالى عنه

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ أَحْمَدُهٗ وَأَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهٗ

[1] ازالة الخفاء ـ [2] ازالة الخفاء [٥٣] ازالة الخفاء [4] رواه البخاري عن ابن عباس رضي الله عنه ١٢

قد دنا أجلي وأجلكم وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده
ورسوله، أرسله بالحق بشيرا ونذيرا وسراجا منيرا لينذر من كان حيا ويحق القول
على الكافرين، ومن يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد ضل ضلالا
مبينا، إن الله سبحانه وبحمده قد استوجب عليكم الشكر واتخذ عليكم الحجج فيما آتاكم
من كرامة الدنيا والآخرة من غير مسألة منكم ولا رغبة منكم فيه خلقكم تبارك
وتعالى ولم تكونوا شيئا لنفسه وعبادته قد كان قادرا على أن يجعلكم لأهون خلقه
عليه فجعل لكم عامة خلقه ولم يجعلكم لشيء غيره وسخر لكم ما في السموات وما في
الأرض وأسبغ عليكم نعمه ظاهرة وباطنة وحملكم في البر والبحر ورزقكم من الطيبات
لعلكم تشكرون ثم جعل لكم سمعا وبصرا، ومن نعم الله عليكم نعم عم بها بني آدم
ومنها نعم اختص بها أهل دينكم ثم صارت تلك النعم خواصها في دولتكم وطبقتكم
وليس من تلك النعم نعمة وصلت إلى امرء خاصة إلا لو قسمتم ما وصل إليه
منها بين الناس كلهم أتعبهم شكرها وقد حملهم حقها إلا بعون الله مع الإيمان بالله
ورسوله فأنتم مستخلفون في الأرض قاهرون لأهلها قد نصر الله دينكم فلم تصبح
أمة مخالفة لدينكم إلا أمتان أمة مستعبدة للإسلام وأهله يجزون لكم يستصفون
معايشهم وكدائحهم ورشح جباههم عليهم المؤنة ولكم المنفعة وأمة ينتظرون
وقائع الله وسطواته في كل يوم وليلة قد ملأ الله قلوبهم رعبا فليس لهم معقل
يلجأون إليه ولا مهرب يتقون به وهمتهم جنود الله ونزل بساحتهم مع رفاهة العيش

واستفاضت المال وتتابع البعوث وسد الثغور بإذن الله في العافية الجليلة العامة
التي لم تكن الأمة على أحسن منها منذ كان الإسلام والله المحمود مع الفتوح
العظام في كل بلد فما عسى أن تبلغ شكر الشاكرين وذكر الذاكرين واجتهاد المجتهدين
مع هذه النعم التي لا تعد ولا تحصى عددها ولا يقدر قدرها ولا يستطاع أداء
حقها إلا بعون الله ورحمته ولطفه فنسأل الله الذي أبلانا هذا أن يرزقنا العمل
بطاعته والمسارعة إلى مرضاته واذكروا عباد الله بلاء الله عندكم واستتموا نعم
الله عليكم وفي مجالسكم مثنى وفرادى فإن الله عز وجل قال لموسى عليه السلام
أخرج قومك من الظلمات إلى النور وذكرهم بأيام الله وقال لمحمد صلى الله عليه وسلم
واذكروا إذ أنتم قليل مستضعفون في الأرض فلو كنتم إذ أنتم مستضعفين محرومين
خير الدنيا على شعبة من الحق تؤمنون بها وتستريحون إليها مع المعرفة بالله وبدينه
وترجون الخير فيما بعد الموت ذلك ولكنكم كنتم أشد الناس عيشة وأعظم الناس بالله
جهالة فلو كان هذا الذي استشلاكم به لم يكن معه حظ في دنياكم غير أنه ثقة لكم في آخرتكم
التي إليها المعاد والمنقلب وأنتم من جهد المعيشة على ما كنتم عليه أحرياء وإن تشحوا على
الله نصيبكم منه عزيلة فأما أنه قد جمع لكم فضيلة الدنيا وكرامة الآخرة أو لمن شاء أن يجمع له ذلك
منكم فأذكركم الله الحائل بينكم وبين قلوبكم إلا ما عرفتم حق الله فعملتم له وقسرتم أنفسكم على طاعته
وجمعتم مع السرور بالنعم خوفا لزوالها وانتقالها ووجلا من تحويلها فإنه لا شيء أسلب لنعمة من
كفرانها وإن الشكر أمن للغيرة ونماء للنعمة واستيجاب للزيادة وهذا علي فيما في أمركم ونهيكم واجب إن شاء الله تعالى[۵]

۵ ازالة الخفاء ۱۲

وله رضي الله تعالى عنه

الحمد لله رب العالمين أحمده وأستعينه ونسأله الكرامة فيما بعد الموت فإنه قد دنا
أجلي وأجلكم وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله أرسله
بالحق بشيرا ونذيرا وسراجا منيرا لينذر من كان حيا ويحق القول على الكافرين، و
من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد ضل ضلالا مبينا، تعلموا القرآن
تعرفوا به واعملوا به تكونوا من أهله فإنه لم يبلغ منزلة ذي حق أن يطاع في معصية
الله واعلموا أنه لا يقرب من أجل ولا يبعد من رزق الله قول بحق وتذكير عظيم،
واعلموا أن بين العبد وبين رزقه حجابا فإن صبر أتاه رزقه وإن اقتحم هتك الحجاب و
لم يدرك فوق رزقه وأدبوا الخيل وانتضلوا وانتعلوا وتسوكوا وتمعددوا وإياكم و
أخلاق العجم ومجاورة الجبارين وأن يرفع بين ظهرانيكم صليب وأن تجلسوا على مائدة
يشرب عليها الخمر وتدخلوا الحمام بغير إزار وتدعوا نساءكم يدخلن الحمامات فإن ذلك
لا يحل لكم وإياكم وأن تكسبوا من عقد الأعاجم بعد نزولكم في بلادهم ما يحبسكم في
أرضهم فإنكم توشكون أن ترجعوا إلى بلادكم وإياكم والصغار أن تجعلوه في رقابكم
وعليكم بأموال العرب الماشية تنزلون بها حيث نزلتم واعلموا أن الأشربة تصنع من
ثلاثة من الزبيب والعسل والتمر فما عتق منها فهو خمر لا يحل واعلموا أن الله لا
يزكي ثلاثة نفر ولا ينظر إليهم ولا يقربهم يوم القيامة ولهم عذاب أليم رجل أعطى إمامه

صفقة يريد بها الدنيا فان اصابها وفى له وان لم يصبها لم يف له ورجل خرج بسلعته
بعد العصر يحلف بالله لقد اعطي بها كذا وكذا فاشتريت لقوله وسباب المؤمن فسوق
وقتاله كفر ولا يحل لك ان تهجر اخاك فوق ثلاثة ايام ومن اتى ساحرا او كاهنا او عرافا
فصدقه بما يقول فقد كفر بما انزل على محمد صلى الله عليه وسلم[51] لا يخلون رجل بامرأة
فان الشيطان ثالثهما ومن ساءته سيئته وسرته حسنته فهو امارة المسلم المؤمن[52] وشر
الامور مبتدعاتها وان الاقتصاد في سنة خير من الاجتهاد في بدعة وحاسبوا انفسكم
قبل ان تحاسبوا فانه اهون لحسابكم وزنوا انفسكم قبل ان توزنوا وتزينوا للعرض
الاكبر يوم تعرضون لا تخفى منكم خافية[53] عليكم بهذا القرآن فان فيه نورا وشفاء و
غيره الشقاء وقد قضيت الذي علي فيما ولاني الله عز وجل من اموركم ووعظتكم نصحا لكم
ايها الناس الا انما كنا نعرفكم اذ بين ظهرانينا النبي صلى الله عليه وسلم واذ ينزل
الوحي واذ ينبئنا الله من اخباركم الا وان النبي صلى الله عليه وسلم قد انطلق و
انقطع الوحي وانما نعرفكم بما نقول لكم من اظهر لكم خيرا ظننا به خيرا واحببناه
عليه ومن اظهر لنا شرا ظننا به شرا وابغضناه عليه، سرائركم بينكم وبين ربكم
الا انه قد اتى علي حين وانا احسب ان من قرأ القرآن يريد الله وما عنده فقد خيل
لي باخرة ان رجالا قد قرءوه يريدون به ما عند الناس فاريدوا الله بقراءته واريدوه
باعمالكم الا واني والله ما ارسل عمالي اليكم ليضربوا ابشاركم ولا ليأخذوا اموالكم
ولكن ارسلهم اليكم ليعلموكم دينكم وسنتكم فمن فعل به سوى ذلك فليرفعه الي

له٥١ كنز العمال صفحہ ٢٠٣ ج ٨ ١٢ له٥٢ كنز صفحہ ٢٠٤ ج ٨ ١٢ له٥٣ كنز صفحہ ٢١٠ ج ٨ ١٢

فوالذي نفسي بيده إذاً لأقصّنّه منه ألا لا تضربوا المسلمين فتذلوهم ولا تجمّروهم فتفتنوهم ولا تمنعوهم حقوقهم فتكفّروهم ولا تنزلوهم الغياض فتضيّعوهم أقول قولي هذا وأستغفر الله لي ولكم له

وله رضي الله تعالى عنه

الحمد لله رب العالمين أحمده وأستعينه ونسأله الكرامة فيما بعد الموت فإنه قد دنا أجلي وأجلكم وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله أرسله بالحق بشيرا ونذيرا وسراجا منيرا لينذر من كان حيا ويحق القول على الكافرين ومن يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد ضل ضلالا مبينا ، أما بعد فإني أوصيكم بتقوى الله الذي يبقى ويفنى ما سواه الذي بطاعته يكرم أولياءه وبمعصيته يضل أعداءه فليس لهالك هلك معذرة في فعل ضلالة حسبها هدى ولا في ترك حق حسبه ضلالة وإن أحق ما تعاهد الراعي من رعيته أن يتعاهدهم بما لله عليهم من وظائف دينهم الذي هداهم الله له وإنما علينا أن نأمركم بما أمركم الله به من طاعته وأن ننهاكم عما نهاكم الله عنه من معصيته وأن نقيم فيكم أمر الله عز وجل في قريب الناس وبعيدهم ولا نبالي على من مال الحق وقد علمت أن أقواما يتمنون في دينهم فيقولون نحن نصلي مع المصلين ونجاهد مع المجاهدين وننتحل الهجرة وكل ذلك يفعله أقوام لا يحملونه بحقه وإن الإيمان ليس بالتحلي وإن للصلاة وقتا اشترطه الله

له كنز العمال صـ ١٤٣

فلا تصلحوا إلا به فوقت صلوة الفجر حين يزايل المرء ليله ويحرم على الصائم طعامه و
شرابه فآتوها حظها من القرآن ووقت صلوة الظهر إذا كان القيظ فحين تزيغ عن الفلك
حتى يكون ظلك مثلك وذلك حين يهجر المهجر فإذا كان الشتاء فحين تزيغ عن الفلك
حتى تكون على حاجبك الأيمن مع شروط الله في الوضوء والركوع والسجود وذلك لأن
لا ينام عن الصلوة ووقت صلوة العصر والشمس بيضاء نقية قبل أن تصفار قدر ما
يسير الراكب على الجمل الثقال فرسخين قبل غروب الشمس وصلوة المغرب حين
تغرب الشمس ويفطر الصائم وصلوة العشاء حين يعسعس الليل وتذهب حمرة
الأفق إلى ثلث الليل فمن رقد قبل ذلك فلا أرقد الله عينيه هذه مواقيت الصلوة
إن الصلوة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا ويقول الرجل قد هاجرت ولم يهاجروا وإن
المهاجرين الذين هجروا السيئات ويقول أقوام جاهدنا وإن الجهاد في سبيل الله
مجاهدة العدو واجتناب الحرام وقد يقاتل أقوام يحسنون القتال لا يريدون بذلك
الأجر ولا الذكر وإنما القتل حتف من الحتوف وكل امرئ على ما قاتل عليه وإن الرجل
ليقاتل بطبيعته من الشجاعة فينجي من يعرف ومن لا يعرف وإن الرجل ليجبن بطبيعته
فيسلم أباه وأمه وإن الكلب ليهر من وراء أهله واعلموا أن الصوم حرام يجتنب فيه
أذى المسلمين كما يمنع الرجل من لذته من الطعام والشراب والنساء فذلك الصيام
التام وإيتاء الزكوة التي فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم طيبة بها أنفسهم فلا يرون
عليها برا فافهموا ما توعظون به فإن الحريب من حرب دينه وإن السعيد من وعظ بغيره

وَاِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَاِنَّ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُبْتَدَعَاتُهَا وَاِنَّ الْاِقْتِصَادَ فِيْ سُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنَ الْاِجْتِهَادِ فِيْ بِدْعَةٍ وَاِنَّ النَّاسَ نَفْرَةٌ عَنْ سُلْطَانِهِمْ فَعَائِذٌ بِاللّٰهِ اَنْ يُدْرِكَنِيْ وَاِيَّاكُمْ ضَغَائِنُ مَجْبُوْلَةٌ وَاَهْوَاءٌ مُتَّبَعَةٌ وَدُنْيَا مُؤْثَرَةٌ وَقَدْ قَضَيْتُ الَّذِيْ عَلَيَّ فِيْمَا وَكَّلَنِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اُمُوْرِكُمْ وَوَعَظْتُكُمْ نُصْحًا لَّكُمْ وَقَدْ اَمَرْنَا لَكُمْ بِاَرْزَاقِكُمْ وَقَدْ جَنَّدْنَا لَكُمْ جُنُوْدَكُمْ وَحَمَيْنَا لَكُمْ مَغَازِيَكُمْ وَاَثْبَتْنَا لَكُمْ مَنَازِلَكُمْ وَوَسَّعْنَا لَكُمْ مَا بَلَغَ فَيْئُكُمْ وَمَا قَاتَلْتُمْ عَلَيْهِ بِاَسْيَافِكُمْ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ عَلَى اللّٰهِ بَلْ لِلّٰهِ الْحُجَّةُ عَلَيْكُمْ اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ[1]

خطبة سيدنا عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْاَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ قَدْ دَنَا اَجَلِيْ وَاَجَلُكُمْ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِيْنًا اِذَا قَامَ الْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا فَاِنَّ لِلْمُنْصِتِ الَّذِيْ لَا يَسْمَعُ مِنَ الْحَظِّ مِثْلَ مَا لِلْمُنْصِتِ السَّامِعِ فَاِذَا قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَاعْدِلُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بِالْمَنَاكِبِ فَاِنَّ اِعْتِدَالَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ، اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ فَاِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ غُنْمٌ وَاِنَّ اَكْيَسَ الْكَيْسِ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَاكْتَسَبَ مِنْ نُّوْرِ اللّٰهِ نُوْرًا لِّظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَلْيَخْشَ عَبْدٌ اَنْ يَّحْشُرَهُ اللّٰهُ اَعْمٰى وَقَدْ كَانَ بَصِيْرًا وَقَدْ يَكْفِي الْحَكِيْمَ

[1] كنز العمال صفحہ ۲۱۱ ج ۸ من خطبۃ ابی بکر رض

مِنْ جَوَامِعِ الْكَلِمِ وَالْاَصَرُّ يُنَادِيْ مِنْ مَكَانٍ بَعِيْدٍ وَاعْلَمُوْا اَنَّ مَنْ كَانَ اللّٰهُ مَعَهُ لَمْ يَخَفْ

شَيْئًا وَمَنْ كَانَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَمَنْ يَرْجُوْ بَعْدَهُ ؟ [1]

خطبة سيدنا علي بن ابي طالب رضي الله عنه

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَحْمَدُهُ وَاَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهُ قَدْ دَنَا

اَجَلِيْ وَاَجَلُكُمْ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، اَرْسَلَهُ

بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَمَنْ يُّطِعِ

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِيْنًا، يَا اَيُّهَا النَّاسُ لَا تَكُوْنُوْا

مِمَّنْ يَّرْجُو الْاٰخِرَةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ وَّيُؤَخِّرُ التَّوْبَةَ بِطُوْلِ الْاَمَلِ يَقُوْلُ فِي الدُّنْيَا قَوْلَ الزَّاهِدِيْنَ

وَيَعْمَلُ فِيْهَا عَمَلَ الرَّاغِبِيْنَ اِنْ اُعْطِيَ مِنْهَا لَمْ يَشْبَعْ وَاِنْ مُّنِعَ مِنْهَا لَمْ يَقْنَعْ يَعْجِزُ عَنْ شُكْرِ مَا

اُوْتِيَ وَيَبْتَغِي الزِّيَادَةَ فِيْمَا بَقِيَ وَيَأْمُرُ وَلَا يَأْتِيْ وَيَنْهٰى وَلَا يَنْتَهِيْ يُحِبُّ الصّٰلِحِيْنَ وَلَا يَعْمَلُ

بِاَعْمَالِهِمْ وَيُبْغِضُ الظّٰلِمِيْنَ وَهُوَ مِنْهُمْ تَغْلِبُهُ نَفْسُهُ عَلٰى مَا يَظُنُّ وَلَا يَغْلِبُهَا عَلٰى مَا يَسْتَيْقِنُ

اِنِ اسْتَغْنٰى فُتِنَ وَاِنْ مَّرِضَ حَزِنَ وَاِنِ افْتَقَرَ قَنِطَ وَوَهَنَ فَهُوَ بَيْنَ الذَّنْبِ وَالنِّعْمَةِ يَرْتَعُ

يُعَافٰى فَلَا يَشْكُرُ وَيُبْتَلٰى فَلَا يَصْبِرُ كَاَنَّ الْمُحَذَّرَ مِنَ الْمَوْتِ سِوَاهُ وَكَاَنَّ مَنْ وُّعِدَ وَزُجِرَ غَيْرُهُ

يَا اَغْرَاضَ الْمَنَايَا وَيَا رَهَائِنَ الْمَوْتِ وَيَا وِعَاءَ الْاَسْقَامِ وَيَا نُهْبَةَ الْاَيَّامِ وَيَا ثِقَلَ الدَّهْرِ وَيَا

فَاكِهَةَ الزَّمَانِ وَيَا نُوْرَ الْحَدَثَانِ وَيَا خُرْسُ عِنْدَ الْحُجَجِ وَيَا غَمَرَتْهُ الْفِتَنُ وَحِيْلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ

مَعْرِفَةِ الْعِبَرِ بِحَقٍّ اَقُوْلُ مَا نَجَا مَنْ نَجَا اِلَّا بِمَعْرِفَةِ نَفْسِهِ وَمَا هَلَكَ مَنْ هَلَكَ اِلَّا مِنْ تَحْتِ

[1] رواه مالك والبيهقي ص٥٥ من خطبة ابي بكر رض ١٢

يديه قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا قوا انفسكم واهليكم نارا جعلنا الله واياكم ممن سمع الوعظ فقبل ودعي الى العمل فعمل[1]

وله كرم الله تعالى وجهه

الحمد لله رب العلمين احمده واستعينه ونسأله الكرامة فيما بعد الموت فانه قد دنا اجلي واجلكم واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا وسراجا منيرا لينذر من كان حيا ويحق القول على الكافرين ومن يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد ضل ضلالا مبينا ايها الناس انما هلك من كان قبلكم بركوبهم المعاصي ولم ينههم الربانيون والاحبار انزل الله بهم العقوبات الا فامروا بالمعروف وانهوا عن المنكر قبل ان ينزل بكم الذي نزل بهم واعلموا ان الامر بالمعروف والنهي عن المنكر لا يقطع رزقا ولا يقرب اجلا ان الامر ينزل من السماء كقطر المطر الى كل نفس بما قدر الله لها من زيادة او نقصان في اهل او مال او نفس ورأى لغيره غيرة فلا يكونن ذلك له فتنة فان المرء المسلم ما لم يغش دناءة يظهر تخشعا لها اذا ذكرت وتعزى به لئام الناس كالياسر الفالج الذي ينتظر اول فوزه من قداحه توجب له المغنم وتدفع عنه المغرم فكذلك المرء المسلم البري من الخيانة انما ينتظر احدى الحسنيين اذا ما دعا الله فما عند الله هو خير له واما ان يرزقه الله مالا فاذا هو ذو اهل ومال، الحرث حرثان المال والبنون حرث الدنيا والعمل الصالح حرث الاخرة وقد يجمعهما الله لاقوام[2]

[1] كنز العمال ج ۸ ص ۲۲۱ ۱۲ [2] كنز ص ۲۲۱ ۱۲

وله كرم الله تعالى وجهه

الحمد لله رب العالمين احمده واستعينه ونسأله الكرامة فيما بعد الموت فانه قد
دنا اجلي واجلكم واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله
ارسله بالحق بشيرا ونذيرا وسراجا منيرا لينذر من كان حيا ويحق القول على الكافرين
ومن يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد ضل ضلالا مبينا، عباد الله لا
تغرنكم الحيوة الدنيا فانها دار بالبلاء محفوفة وبالفناء معروفة وبالغدر موصوفة و
كل ما فيها الى زوال، وهي ما بين اهلها دول وسجال، لن يسلم من شرها نزالها،
بينا اهلها في رخاء وسرور، اذا هم منها في بلاء وغرور، العيش فيها مذموم والرخاء
فيها لا يدوم، وانما اهلها فيها اغراض مستهدفة ترميهم بسهامها وتقصمهم بحمامها،
عباد الله انكم وما انتم من هذه الدنيا عن سبيل من قد مضى ممن كان اطول منكم اعمارا
واشد منكم بطشا واعمر ديارا وابعد آثارا فاصبحت اصواتهم هامدة خامدة من
بعد طول تقلبها واجسادهم بالية وديارهم خالية وآثارهم عافية واستبدلوا بالقصور
المشيدة والسرر والنمارق الممهدة الصخور والاحجار المسندة في القبور الملاطية
الملحدة التي قد بين الخراب فناؤها وشيد بالتراب بناؤها فمحلها مقترب وساكنها
مغترب بين اهل عمارة موحشين واهل محلة متشاغلين لا يستأنسون بالعمران و
لا يتواصلون تواصل الجيران على ما بينهم من قرب الجوار ودنو الدار وكيف يكون

بينهم تواصل وقد طحنهم بكلكله البلى وأكلتهم الجنادل والثرى، فأصبحوا بعد الحياة أمواتا وبعد غضارة العيش رفاتا، فجع بهم الأحباب وسكنوا التراب فظعنوا فليس لهم إياب هيهات هيهات، كلا إنها كلمة هو قائلها ومن ورائهم برزخ إلى يوم يبعثون، فكأن قد صرتم إلى ما صاروا إليه من الوحدة والبلى في دار الموتى، وارتهنتم في ذلك المضجع وضمكم ذلك المستودع، فكيف بكم لو قد تناهت الأمور وبعثرت القبور وحصل ما في الصدور، وأوقفتم للتحصيل بين يدي ملك جليل فطارت القلوب لإشفاقها من سالف الذنوب، وهتكت عنكم الحجب والأستار فظهرت منكم العيوب والأسرار هنالك تجزى كل نفس بما كسبت ليجزي الذين أساؤوا بما عملوا ويجزي الذين أحسنوا بالحسنى ووضع الكتاب فترى المجرمين مشفقين مما فيه ويقولون يا ويلتنا ما لهذا الكتاب لا يغادر صغيرة ولا كبيرة إلا أحصاها ووجدوا ما عملوا حاضرا ولا يظلم ربك أحدا، جعلنا الله وإياكم عاملين بكتابه متبعين لأوليائه حتى يحلنا وإياكم دار المقامة من فضله إنه حميد مجيد ۔ له

خطبة عمر بن عبد العزيز رضي الله تعالى عنه

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، من يطع الله ورسوله

له كنز العمال ص ٢١٩ ج ٨ ١٢

فقد رشد ومن يعص الله ورسوله فقد غوى، أيها الناس أصلحوا أسراركم تصلح علانيتكم واعملوا لآخرتكم تكفوا دنياكم، واعلموا أن رجلا ليس بينه وبين آدم أب حي لمعرق له في الموت والسلام عليكم، اتقوا الله أيها الناس وأجملوا في الطلب فإنه إن كان لكم رزق في رأس جبل أو حضيض أرض يأتيه، ألا إن ما سن رسول الله صلى الله عليه وسلم وصاحباه فهو دين ونتهي إليه، وما سن سواهما فإنا نرجئه يا عبادي الذين أسرفوا على أنفسهم لا تقنطوا من رحمة الله إن الله يغفر الذنوب جميعا إنه هو الغفور الرحيم ٥ وأنيبوا إلى ربكم وأسلموا له من قبل أن يأتيكم العذاب بغتة وأنتم لا تشعرون ٥ أن تقول نفس يا حسرتى على ما فرطت في جنب الله وإن كنت لمن الساخرين ٥ أو تقول لو أن الله هداني لكنت من المتقين ٥ أو تقول حين ترى العذاب لو أن لي كرة فأكون من المحسنين ٥ بلى قد جاءتك آياتي فكذبت بها واستكبرت وكنت من الكافرين ٥ ويوم القيامة ترى الذين كذبوا على الله وجوههم مسودة ٥ أليس في جهنم مثوى للمتكبرين ٥ وينجي الله الذين اتقوا بمفازتهم لا يمسهم السوء ولا هم يحزنون ٥ الله خالق كل شيء وهو على كل شيء وكيل ٥ [1]

الخطبة المأثورة من الإمام الهمام الفقيه أبي الليث رحمه الله تعالى

الحمد لله الذي لم يزل ولا يزال حيا قيوما عالما قديرا أحدا صمدا سميعا بصيرا ونشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وأكبره تكبيرا ونشهد أن سيدنا و

[1] تاريخ الخلفاء ١٢

مولانا محمدا عبده ورسوله الذي أرسل إلى الناس كافة بشيرا ونذيرا، صلى الله عليه وعلى
آله وأصحابه وأزواجه وذرياته وسلم تسليما كثيرا كثيرا، أما بعد فيا أيها الناس إن لكم
معالم فانتهوا إلى معالمكم وإن لكم نهاية فانتهوا إلى نهايتكم فإن العبد المؤمن
بين مخافتين، بين أجل قد مضى لا يدري ما الله صانع به، وبين أجل قد بقي لا
يدري ما الله قاض به، فليتزود العبد من نفسه لنفسه، ومن حياته لموته، ومن
شبابه لكبره، ومن دنياه لآخرته، فإن الدنيا خلقت لكم وإنكم خلقتم للآخرة، فو الذي
نفسي بيده ما بعد الموت من مستعتب ولا بعد الدنيا دار إلا الجنة أو النار، أعوذ بالله
من الشيطان الرجيم وإذا سألك عبادي عني فإني قريب، أجيب دعوة الداع إذا
دعان فليستجيبوا لي وليؤمنوا بي لعلهم يرشدون، أقول قولي هذا وأستغفر الله
لي ولكم أجمعين،

الخطبة لإمام الشاه ولي الله رحمه الله تعالى

الحمد لله الذي خلق الإنسان وقد أتى عليه حين من الدهر لم يكن شيئا مذكورا،
فسواه وعدله وعلى كثير ممن خلق فضله وجعله سميعا بصيرا، ثم هداه السبيل
ونصب له الدليل إما شاكرا وإما كفورا، أما الكافرون فأعتد لهم سلاسل و
أغلالا وسعيرا، يعذبون بأصناف العذاب ينادون ويدعون ثبورا، وأما
الشاكرون فنعمهم وكرمهم ولقاهم نضرة وسرورا، إن هذا كان لكم جزاء وكان
سعيكم مشكورا، فسبحان من بيده ملكوت كل شيء لم يزل ولا يزال عليما قديرا،

وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، بعثه بين
يدي الساعة ليكون للعالمين نذيراً وآتاه جوامع الكلم ومنابع الحكم ووعده مقاماً
محموداً وجعله سراجاً منيراً، أما بعد فإني أوصيكم ونفسي أولاً بتقوى الله واحذركم
يوماً عبوساً قمطريراً يوم تبلى كل نفس ولا يقبل منها شفاعة ولا يؤخذ منها عدل ولا
تجد نصيراً، يومئذ يندم الإنسان ولا ينفعه الندم ويطلب العود إلى الدنيا و
هيهات أن يعود ويخرج له كتاب يلقاه منشوراً، يا ابن آدم من أصبح على الدنيا حزيناً
لم يزدد من الله إلا بعداً وفي الدنيا إلا كداً وفي الآخرة إلا جهداً ولم يزل ممقوتاً محجوراً
يا ابن آدم ترزق الرزق فإن الرزق مقسوم والحريص محروم والاستقصاء مشؤم
والأجل محتوم وقد فاز من لم يحمل من الظلم نقيراً، يا ابن آدم خير الحكمة خشية الله و
خير الغنى غنى القلب وخير الزاد التقوى وخير ما أعطيتم العافية وكان ربك قديراً
وخير الكلام كلام الله وأحسن الهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم وشر الأمور
محدثاتها لا إيمان لمن لا أمانة له ولا دين لمن لا عهد له وكفى بربك بذنوب عباده
خبيراً بصيراً، أعوذ بالله من الشيطان الرجيم من كان يريد العاجلة عجلنا له فيها ما
نشاء لمن نريد ثم جعلنا له جهنم يصلاها مذموماً مدحوراً، ومن أراد الآخرة وسعى لها
سعيها وهو مؤمن فأولئك كان سعيهم مشكوراً، اللهم اغفر ذنوبنا واستر عيوبنا و
استر عوراتنا وكن لنا معيناً وظهيراً، واقض حاجاتنا واشف عاهاتنا وأد ديوننا و
كفى بك شهيداً قريباً عليماً خبيراً،

الخطبة الثانية من الشاه ولي الله رحمه الله تعالى

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات
أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له وأشهد أن لا إله إلا
الله وحده لا شريك له وأشهد أن سيدنا محمدا عبده ورسوله أرسله بالحق بشيرا و
نذيرا صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه وبارك وسلم تسليما كثيرا، أما بعد فإني
أوصيكم بتقوى الله والمواظبة على ذكر الله الآخير الكلام كلام الله وأحسن الهدى هدى
محمد عليه الصلوة والسلام وشر الأمور محدثاتها وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة
في النار، من أطاع الله ورسوله فقد رشد ومن يعص الله ورسوله فقد غوى، ربنا
اغفر لنا ولإخواننا الذين سبقونا بالإيمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين آمنوا ربنا
إنك رؤف رحيم، اللهم أمطر شآبيب رضوانك على السابقين الأولين من المهاجرين
والأنصار والذين اتبعوهم بإحسان خصوصا على الخلفاء الراشدين المهديين أبي بكر
الصديق صاحب رسول الله في الغار رضي الله تعالى عنه وعمر الفاروق قامع أساس
الكفار رضي الله تعالى عنه وعثمان ذي النورين كامل الحياء والوقار رضي الله تعالى عنه
وعلي المرتضى أسد الله الجبار رضي الله تعالى عنه وعلى سيدي شباب أهل الجنة
الإمامين الهمامين أبي محمد الحسن وأبي عبد الله الحسين رضي الله تعالى عنهما و
على أمهما سيدة النساء فاطمة الزهراء رضي الله تعالى عنها وعلى عمية المكرمين

أيمن الناس أبي عمارة حمزة وأبي الفضل العباس، أولئك حزب الله ألا إن حزب الله
هم المفلحون، اللهم أيد الإسلام بنصرة السلطان العادل، اللهم وفقه ووفقنا لما
تحب وترضى واجعل آخرته وآخرتنا خيرا من الأولى، اللهم انصر من نصر دين محمد
صلى الله عليه وسلم واجعلنا منهم واخذل من خذل دين محمد صلى الله عليه وسلم
ولا تجعلنا منهم عباد الله رحمكم الله، إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء ذي القربى
وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي، يعظكم لعلكم تذكرون اذكروا الله العلي العظيم
يذكركم وادعوه يستجب لكم ولذكر الله تعالى أعلى وأولى وأعز وأجل وأتم وأهم وأكبر.

الخطبة الأولى للشاه محمد إسمعيل الشهيد رحمه الله تعالى

الحمد لله علي الذات عظيم الصفات سمي السمات كبير الشأن، جليل القدر رفيع
الذكر مطاع الأمر جلي البرهان، فخيم الاسم عزيز العلم وسيع الحلم كثير الغفران،
جميل الثناء جزيل العطاء مجيب الدعاء عميم الإحسان، سريع الحساب شديد
العقاب أليم العذاب عزيز السلطان ونشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له
في الخلق والأمر ونشهد أن سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله المبعوث إلى
الأسود والأحمر، المنعوت بشرح الصدر ورفع الذكر، وصلى الله عليه وعلى آله
وأصحابه الذين هم خلاصة العرب العرباء، وخير الخلائق بعد الأنبياء،
أما بعد فيا أيها الناس وحدوا الله فإن التوحيد رأس الطاعات، واتقوا الله

فَاِنَّ التَّقْوٰى مِلَاكُ الْحَسَنَاتِ، وَعَلَيْكُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنَّ السُّنَّةَ تَهْدِيْ اِلَى الطَّاعَةِ وَمَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰى، وَاِيَّاكُمْ وَالْبِدْعَةَ فَاِنَّ الْبِدْعَةَ تَهْدِيْ اِلَى الْمَعْصِيَةِ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰى، وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يُنْجِيْ وَالْكِذْبَ يُهْلِكُ، وَعَلَيْكُمْ بِالْاِحْسَانِ، فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ، وَلَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، وَلَا تُحِبُّوا الدُّنْيَا فَتَكُوْنُوْا مِنَ الْخَاسِرِيْنَ، اَلَا وَاِنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ وَتَوَكَّلُوْا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ، وَادْعُوْهُ فَاِنَّ رَبَّكُمْ مُجِيْبُ الدَّاعِيْنَ، وَاسْتَغْفِرُوْهُ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ، بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ، وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ،

الخطبة الثانية منه رحمه الله تعالىٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا، اَمَّا بَعْدُ

فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ ۝ وَأَوْثَقَ الْعُرَىٰ كَلِمَةُ التَّقْوَىٰ ۝ وَخَيْرُ الْمِلَلِ مِلَّةُ
إِبْرَاهِيمَ ۝ وَخَيْرُ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝ وَأَشْرَفُ الْحَدِيثِ
ذِكْرُ اللهِ ۝ وَأَحْسَنُ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْآنُ ۝ وَخَيْرُ الْأُمُورِ عَوَازِمُهَا وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا
وَأَشْرَفُ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ ۝ وَأَعْمَى الْعَمَىٰ الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدَىٰ ۝ وَخَيْرُ
الْعِلْمِ مَا نَفَعَ ۝ وَخَيْرُ الْهُدَىٰ مَا اتُّبِعَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يَأْتِي الصَّلٰوةَ إِلَّا دُبُرًا ۝ وَمِنْهُمْ
مَنْ لَا يَذْكُرُ اللهَ إِلَّا هُجْرًا ۝ وَأَعْظَمُ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوبُ ۝ وَخَيْرُ الْغِنَىٰ غِنَى النَّفْسِ ۝
وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۝ وَخَيْرُ مَا أُلْقِيَ فِي الْقُلُوبِ الْيَقِينُ ۝ وَالْاِرْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ ۝ وَ
النِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ ۝ وَالْغُلُولُ مِنْ جُثَاءِ جَهَنَّمَ ۝ وَالْكَنْزُ كَيٌّ مِنَ النَّارِ ۝ وَ
الشِّعْرُ مِنْ مَزَامِيرِ إِبْلِيسَ ۝ وَالْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ ۝ وَالنِّسَاءُ حِبَالَةُ الشَّيْطَانِ ۝ وَالشَّبَابُ
شُعْبَةٌ مِنَ الْجُنُونِ ۝ وَشَرُّ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبٰوا ۝ وَشَرُّ الْمَأْكَلِ مَالُ الْيَتِيمِ ۝ وَالسَّعِيدُ
مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ ۝ وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ ۝ وَإِنَّمَا يَصِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَىٰ مَوْضِعِ
أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ ۝ وَمِلَاكُ الْعَمَلِ خَوَاتِمُهُ ۝ وَسِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ ۝ وَأَكْلُ
لَحْمِهِ مِنْ مَعْصِيَةِ اللهِ ۝ وَحُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ ۝ وَمَنْ يَتَأَلَّ عَلَى اللهِ يُكَذِّبْهُ ۝ وَشَرُّ
الرَّوَايَا رَوَايَا الْكَذِبِ ۝ وَمَنْ يَكْظِمِ الْغَيْظَ يَأْجُرْهُ اللهُ ۝ وَمَنْ يَصْبِرْ عَلَى الرَّزِيَّةِ يُعَوِّضْهُ
اللهُ ۝ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ ۝ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَرْحَمُ أُمَّتِي
بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ ۝ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللهِ عُمَرُ ۝ وَأَحْيَاهُمْ عُثْمَانُ ۝ وَأَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ ۝ وَسَيِّدَا
شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ۝ وَسَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطِمَةُ ۝

وسيد الشهداء حمزة ۝ اللهم اغفر للعباس وولده مغفرة ظاهرة وباطنة لا تغادر ذنبا

الله الله في اصحابي لا تتخذوهم من بعدي غرضا ۝ من احبهم فبحبي احبهم ومن

ابغضهم فببغضي ابغضهم وخير القرون قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم

والسلطان ظل الله في الارض من اكرمه اكرمه الله ومن اهانه اهانه الله ۝ اللهم

اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين امنوا ربنا

انك رءوف رحيم ۝ اللهم انصر من نصر دين محمد واخذل من خذل دين محمد

صلى الله عليه وسلم ۝ عباد الله رحمكم الله ان الله يامر بالعدل والاحسان وايتاء

ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون ۝ اذكروا

الله يذكركم وادعوه يستجب لكم ولذكر الله تعالى اعلى واولى واعز واجل واهم واتم واكبر

خطبة النعت

الحمد لله حمدا كثيرا كما امر ۝ واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ارغاما لمن

جحد به وكفر ۝ واشهد ان سيدنا ونبينا ومولانا محمدا عبده ورسوله سيد الخلق و

البشر ۝ صلى الله عليه وسلم وعلى اله واصحابه ما اتصلت عين بنظر واذن بخبر ۝

اما بعد فيا ايها الناس اتقوا الله في السر والعلن ۝ وذروا الفواحش ما ظهر منها وما

بطن ۝ وحافظوا على الطاعة ۝ وحضور الجمع والجماعة ۝ واعلموا ان الله سبحانه و

تعالى امركم بامر بدا فيه بنفسه ۝ وثنى بالملائكة المسبحة بقدسه ۝ وثلث پ۲۲ ع۴

بالمؤمنين من جن العالم و انسه ۝ فقال تعالى ولم يزل قائلاً عليماً ۝ تنبيهاً لنا و تعليماً ۝ وتشريفاً لقدر نبينا سيدنا ومولانا محمد صلى الله عليه وسلم وتعظيماً ۝ بقوله إن الله وملئكته يصلون على النبي يا أيها الذين امنوا صلوا عليه و سلموا تسليماً ۝ فاكثروا من الصلوة عليه يعظم لكم ربكم اجراً ۝ فقد قال صلى الله عليه وسلم من صلى علي مرة واحدة صلى الله عليه بها عشراً ۝ وعنه عليه الصلوة و السلام انه قال وهو سيد التقي ۝ من ذكرت عنده ولم يصل علي فقد شقي ۝ اللهم صل على سيدنا محمد وعلى ال سيدنا محمد كما صليت على سيدنا ابراهيم و على ال ابراهيم انك حميد مجيد ۝ وبارك على سيدنا محمد وعلى ال سيدنا محمد كما باركت على سيدنا ابراهيم في العالمين انك حميد مجيد برءوف رحيم ۝ اللهم وارض عن صديق نبيك وصديقه ۝ وصاحبه في الغار ورفيقه ۝ السابق إلى شرف التصديق ۝ المسمى بعبد الله والملقب بعتيق ۝ الامام الجليل سيدنا ابي بكر الصديق ۝ وارض اللهم عن الامام الاواب ۝ الناطق بالصدق والصواب ۝ الامام الجليل سيدنا عمر بن الخطاب ۝ وارض اللهم عمن جهز جيش العسرة و اعان ۝ وبايع عنه النبي صلى الله عليه وسلم في بيعة الرضوان ۝ من استحيت منه ملئكة الرحمن ۝ الامام الجليل سيدنا عثمان بن عفان ۝ وارض اللهم عن رابع الخلفاء وصهر نبيك المصطفى ۝ ليث بني غالب ۝ امام المشارق و المغارب ۝ الامام الجليل سيدنا علي بن ابي طالب ۝ وارض اللهم عن الستة الباقين من

العشرة الكرام ٥ المقطوع لهم بالجنة دار السلام ٥ طلحة الخير وسيف الله الزبير و
سعد وسعيد وعبد الرحمن بن عوف وأبي عبيدة بن الجراح الهمام ٥ وارض اللهم
عن السيدين الشهيدين ٥ والقمرين المنيرين ٥ ريحانتي سيد الكونين ٥ أبي محمد
سيدنا الحسن وأبي عبد الله سيدنا الحسين ٥ وارض اللهم عن أمهما الزهراء
البتول ٥ سيدتنا فاطمة بنت سيدنا الرسول ٥ وارض اللهم عن المطهرين من
الأدناس والأرجاس ٥ عمي نبيك سيدنا حمزة وسيدنا العباس ٥ وارض اللهم
عن ابن عم نبيك يا رحمن ٥ سيدنا عبد الله بن عباس ترجمان القرآن ٥ وارض
اللهم عن أزواج نبيك الطاهرات أمهات المؤمنين ٥ وعن بقية الصحابة والتابعين
وتابع التابعين ٥ وتابعيهم بإحسان إلى يوم الدين ٥ اللهم لا تجعل لأحد منهم في عنقنا
ظلامة ٥ ونجنا بحبهم من أهوال يوم القيامة ٥ واجعلهم شفعاء لنا عندك يوم
المحشر ٥ اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات ٥ الأحياء منهم
والأموات ٥ ربنا إنك سميع قريب مجيب الدعوات يا رب العالمين ٥ اللهم يا من
لا يرد سائله ٥ ولا يخيب لمحتاج وسائله ٥ يا من أمره بين الكاف والنون ٥ ومن
إذا أراد شيئا قال له كن فيكون ٥ نتوسل إليك بجاه نبيك الأمين المأمون ٥ أن
تنصر الإسلام والمسلمين ٥ وتنجز وعدك حقا علينا نصر المؤمنين ٥ اللهم أعز
الإسلام والمسلمين ٥ وأذل الكفرة والمبتدعة والمشركين ٥ اللهم شتت شملهم ٥
اللهم مزق جمعهم ٥ اللهم دمر ديارهم ٥ اللهم انصر سلاطين الإسلام والمسلمين ٥

وَانْصُرْ جُيُوْشَ الْمُوَحِّدِيْنَ ۝ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ۝ رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ اُذْكُرُوا اللّٰهَ الْعَظِيْمَ يَذْكُرْكُمْ ۝ وَاشْكُرُوْهُ عَلٰى نِعَمِهٖ يَزِدْكُمْ ۝ وَاسْئَلُوْهُ مِنْ فَضْلِهٖ يُعْطِكُمْ ۝ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَكْبَرُ ۝ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝

الثانية الخطب الإسلام مولانا أحمد عم فيضه
الخطبة جميع من تأليف شيخ موسى شبير العثماني

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۝ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَيْهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ۝ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ ۝ وَاَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ۝ وَخَيْرَ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُهَا وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا ۝ وَرَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ۝ وَاَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ ۝ وَاِنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاِنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاِنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا

كَانَ قَبْلَهَا وَالْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ ٥
وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ
إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ٥ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا
هَاجَرَ إِلَيْهِ ٥ وَالطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ ٥ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ ٥ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ٥ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَّالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَّ
الصَّبْرُ ضِيَاءٌ ٥ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ أَوْ عَلَيْكَ ٥ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا
أَوْ مُوْبِقُهَا ٥ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ أَرْحَمُ أُمَّتِيْ بِأُمَّتِيْ
أَبُوْ بَكْرٍ ٥ وَأَشَدُّهُمْ فِيْ أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ ٥ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ ٥ وَأَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ ٥ وَ
أَقْرَأُهُمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ٥ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ
ابْنُ جَبَلٍ ٥ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ ٥ وَأَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ٥ وَإِنَّ لِكُلِّ
نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ ٥ وَخَالِدٌ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ ٥ وَمَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ
وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ أَصْدَقَ لَهْجَةً مِّنْ أَبِيْ ذَرٍّ ٥ وَسَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَسَنُ
وَالْحُسَيْنُ ٥ وَسَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطِمَةُ ٥ وَسَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمْ وَعَنْ كُلِّ الصَّحَابَةِ أَجْمَعِيْنَ ٥ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً
وَّبَاطِنَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا ٥ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ أَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ مِّنْ بَعْدِيْ غَرَضًا ٥ مَنْ
أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ أَبْغَضَهُمْ ٥ وَخَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ
ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ٥ وَالسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ مَنْ أَكْرَمَهُ

اَكْرَمَهُ اللّٰهُ ۝ وَمَنْ اَهَانَهُ اَهَانَهُ اللّٰهُ ۝ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ
وَالْمُسْلِمِيْنَ بِالْاِمَامِ الْعَادِلِ وَالْخَيْرِ وَالطَّاعَاتِ ۝ وَاتِّبَاعِ سُنَنِ سَيِّدِ الْمَوْجُوْدَاتِ ۝
اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا
مِنْهُمْ ۝ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ
وَلَا تَجْعَلْنَا مَعَهُمْ ۝ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ
ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ اُذْكُرُوا
اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۝ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝

خُطْبَةُ عِيْدِ الْفِطْرِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا
مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ
يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَاكُلَ تَمَرَاتٍ وَّيَاكُلُهُنَّ وِتْرًا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ وَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ اَوْ يَاْمُرَ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُّ الصَّلٰوةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَامَ مُتَّكِئًا عَلٰى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلٰى طَاعَتِهٖ وَمَضٰى اِلَى النِّسَآءِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ نِصْفُ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا ۔

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوْا كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا وَيَرْجِعُ مَاشِيًا

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ رَجَعَ فِيْ غَيْرِهِ وَعَنْهُ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِيْدِ فِي الْمَسْجِدِ ۞

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلٰى عَنَزَتِهِ إِعْتِمَادًا

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْوِلَ يَوْمَ الْعِيْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞ عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْأَضْحٰى وَأَخِّرِ الْفِطْرَ

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞ سُئِلَ

ابن عباس اشهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العيد قال نعم خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ثم خطب ولم يذكر اذانا ولا اقامة ثم اتى النساء فوعظهن وذكرهن وامرهن بالصدقة فرأيتهن يهوين الى اذانهن و حلوقهن يدفعن الى بلال ثم ارتفع هو و بلال الى بيته الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله و الله اكبر الله اكبر و لله الحمد ٥ قال عطاء اخبرني جابر بن عبد الله ان لا اذان للصلوة يوم الفطر حين يخرج الامام ولا بعد ما يخرج ولا اقامة ولا نداء ولا شيء لا نداء يومئذ ولا اقامة الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله و الله اكبر الله اكبر و لله الحمد ٥

عن ابن عمر قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكوة الفطر صاعا من شعير على العبد والحر والذكر والانثى والصغير والكبير من المسلمين وامر بها ان تؤدى قبل خروج الناس الى الصلوة الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله و الله اكبر الله اكبر و لله الحمد ٥ عن ابن عباس قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكوة الفطر طهرا للصيام من اللغو والرفث وطعمة للمساكين وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث مناديا في فجاج مكة الا ان صدقة الفطر واجبة على كل مسلم ذكر او انثى حر او عبد صغير او كبير مدان من قمح او سواه او صاع من طعام الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله و الله اكبر الله اكبر و لله الحمد ،

له كله عن المشكوة الا ما روى عن ابن عمر كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الى العيد ماشيا فهو عن ابن ماجه ١٢

خطبة عيد الاضحى

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَّبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ وَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْ يَاْمُرُ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهٖ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ

إلا الله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد عن جابر بن سمرة قال صليت مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم العيدين غير مرة ولا مرتين بغير أذان ولا إقامة الله أكبر
الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد عن ابن عمر قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر يصلون العيدين قبل الخطبة الله أكبر
الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد عن أبي سعيد الخدري
قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في أضحى أو فطر إلى المصلى فمر على النساء
فقال يا معشر النساء تصدقن فإني أريتكن أكثر أهل النار فقلن وبم يا رسول
الله قال تكثرن اللعن وتكفرن العشير ما رأيت من ناقصات عقل ودين أذهب
للب الرجل الحازم من إحداكن قلن وما نقصان ديننا وعقلنا يا رسول الله قال
أليس شهادة المرأة نصف شهادة الرجل قلن بلى قال فذلك من نقصان عقلها
قال أليس إذا حاضت لم تصل ولم تصم قلن بلى قال فذلك من نقصان دينها
الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد عن أنس قال
قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة ولهم يومان يلعبون فيهما فقال ما هذان
اليومان قالوا كنا نلعب فيهما في الجاهلية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد
أبدلكم الله بهما خيرا منهما يوم الأضحى ويوم الفطر الله أكبر الله أكبر لا إله إلا
الله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد عن البراء أن النبي صلى الله عليه وسلم نُوِّل
يوم العيد قوسا فخطب عليه وعن عطاء مرسلا أن النبي صلى الله عليه وسلم

كَانَ إِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلَى عَنَزَتِهِ إِعْتِمَادًا اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ

عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

النَّحْرِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ

فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ فَإِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهٖ لَيْسَ

مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ٥

وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرٰى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلٰى

اسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنِ

ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى وَعَنْ

أَبِي الْحُوَيْرِثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ

بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْأَضْحٰى وَأَخِّرِ الْفِطْرَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا إِلَّا مُسِنَّةً

إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَأَرَادَ بَعْضُكُمْ أَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَبَشَرِهٖ شَيْئًا

وفي رواية إذا رأى هلال ذي الحجة وأراد أن يضحي فلا يأخذ من شعره ولا من
أظفاره الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد وعن جابر
قال ذبح النبي صلى الله عليه وسلم يوم الذبح كبشين أقرنين أملحين موجوئين
فلما وجههما قال إني وجهت وجهي للذي فطر السموات والأرض على ملة إبراهيم
حنيفا وما أنا من المشركين إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين
لا شريك له وبذلك أمرت وأنا من المسلمين اللهم منك ولك عن محمد وأمته
بسم الله والله أكبر ثم ذبح الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر
ولله الحمد عن أنس قال ضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم بكبشين أملحين
أقرنين ذبحهما بيده وسمى وكبر قال رأيته واضعا قدمه على صفاحهما ويقول
بسم الله والله أكبر وعن علي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نضحي
بأعضب القرن والأذن وعنه قال أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن
نستشرف العين والأذن وأن لا نضحي بمقابلة ولا مدابرة ولا شرقاء و
لا خرقاء وعن البراء بن عازب أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل
ماذا يتقى من الضحايا فأشار بيده فقال أربعا العرجاء البين ظلعها والعوراء
البين عورها والمريضة البين مرضها والعجفاء التي لا تنقي الله أكبر الله
أكبر لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد

له كلها عن المشكوة ١٢

خُطْبَةُ الْاِسْتِسْقَاءِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا
مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ
يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ
شَيْئًا اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ اَمَرَ اللّٰهُ
اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ
يَوْمِ الدِّيْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تَفْعَلُ مَا
تُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا
اَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ٥ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّرِيْعًا طَبَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ نَافِعًا
غَيْرَ ضَارٍّ ٥ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ ٥
اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مُّرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ ٥ اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا ٥
اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْعًا غَدَقًا مُّجَلِّلًا عَامًّا طَبَقًا سَحًّا دَائِمًا ٥ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ
وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِيْنَ ٥ اَللّٰهُمَّ اِنَّ بِالْبِلَادِ وَالْعِبَادِ وَالْبَهَائِمِ وَالْخَلْقِ مِنَ اللَّاْوَاءِ
وَالْجَهْدِ وَالضَّنْكِ مَا لَا نَشْكُوْهُ اِلَّا اِلَيْكَ ٥ اَللّٰهُمَّ اَنْبِتْ لَنَا الزَّرْعَ وَاَدِرَّ لَنَا الضَّرْعَ وَ
اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَآءِ وَاَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْاَرْضِ ٥ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا الْجَهْدَ وَالْجُوْعَ وَ
الْعُرْيَ وَاكْشِفْ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَكْشِفُهٗ غَيْرُكَ ٥ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ اِنَّكَ

كُنْتَ غَفَّاراً فَأَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَاراً ٥ اللّٰهُمَّ أَنْزِلْ عَلَى أَرْضِنَا زِينَتَهَا وَسَكَنَهَا ٥ اللّٰهُمَّ

ضَاحَتْ جِبَالُنَا وَاغْبَرَّتْ أَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَابُّنَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ مِنْ أَمَاكِنِهَا وَمُنْزِلَ

الرَّحْمَةِ مِنْ مَعَادِنِهَا وَمُجْرِيَ الْبَرَكَاتِ عَلَى أَهْلِهَا بِالْغَيْثِ الْمُغِيثِ أَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ

الْغَفَّارُ فَنَسْتَغْفِرُكَ لِلْجَامَّاتِ مِنْ ذُنُوبِنَا وَنَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْ عَوَامِّ خَطَايَانَا ٥ اللّٰهُمَّ

فَأَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَاراً وَاوْصِلْ بِالْغَيْثِ وَاكِفاً مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ حَيْثُ يَنْفَعُنَا

وَيَعُودُ عَلَيْنَا غَيْثاً عَامّاً طَبَقاً غَدَقاً مُجَلِّلاً غَدَقاً خِصْباً رَائِعاً مُمْرِعَ النَّبَاتِ[۱]

خطبة النكاح عن النبي صلى الله عليه وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ

سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ

أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا

وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً ٥ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ

إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ٥ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً يُصْلِحْ

لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً[۲]

[۱] حصن حصين ۱۲ [۲] حصن حصين ۱۲

خطبة اخرى صلى الله عليه وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِهٖ ٥ اَلْمَعْبُوْدِ بِقُدْرَتِهٖ ٥ اَلْمُطَاعِ بِسُلْطَانِهٖ ٥ اَلْمَرْهُوْبِ مِنْ عَذَابِهٖ وَسَطْوَتِهٖ ٥ اَلنَّافِذِ اَمْرُهٗ فِيْ سَمَائِهٖ وَاَرْضِهٖ ٥ اَلَّذِيْ خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِهٖ وَاَمَرَهُمْ بِاَحْكَامِهٖ ٥ وَاَعَزَّهُمْ بِدِيْنِهٖ ٥ وَاَكْرَمَهُمْ بِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَبَارَكَ اسْمُهٗ وَتَعَالَتْ عَظَمَتُهٗ جَعَلَ الْمُصَاهَرَةَ سَبَبًا لَاحِقًا وَاَمْرًا مُفْتَرَضًا اَوْشَجَ بِهِ الْاَرْحَامَ وَاَلْزَمَ الْاَنَامَ ٥ فَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَّكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ٥ فَاَمْرُ اللّٰهِ يَجْرِيْ اِلٰى قَضَائِهٖ ٥ وَقَضَاؤُهٗ يَجْرِيْ اِلٰى قَدَرِهٖ ٥ وَلِكُلِّ قَضَاءٍ قَدَرٌ وَّلِكُلِّ قَدَرٍ اَجَلٌ وَّلِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ٥ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ ٥ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ[1] ٥

(ہدایت متعلق نکاح) یہ دونوں خطبے جو اوپر درج کئے گئے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں؛ اسلئے ان میں سے کسی ایک کو پڑھنا مسنون ہے۔ نیز مسنون یہ ہے کہ لڑکی کے اولیاء میں سے کوئی عالم و متقی شخص ہو تو وہ ہی نکاح پڑھائے، کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت سیدۃ النساء فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح خود پڑھایا تھا وہ نہ ہو تو جو عالم یا شہر میں متقی پرہیزگار عالم ہو وہ بہتر ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ خطبۂ نکاح پڑھ کر طرفین سے ایجاب و قبول باواز بلند کرائیے، اگر عربی سمجھتے ہوں تو عربی میں مستحب ہے، ورنہ ایک بار عربی میں اور دو بار طرفین کی زبان میں کرلیجئے، پھر طبق چھوہارے کا لوگوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے پھر سب حاضرین دولہا کو مبارکباد دیں۔ اور مبارکباد دینے کے لئے یہ الفاظ مسنون ہیں:-

"بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ"

[1] ریاض النضرۃ تا شیۃ حصن حصین والمأذون جرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنتہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا الخطب ص ۱۲

"احکامِ عید الفطر و صدقۂ فطر"

عید الفطر کے دن تیرہ چیزیں مسنون ہیں :۔ شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا۔ غسل کرنا۔ مسواک کرنا۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں پہننا۔ خوشبو لگانا۔ صبح کو بہت سویرے اٹھنا۔ عیدگاہ میں بہت سویرے جانا۔ عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی شیریں چیز کھانا۔ عیدگاہ جانے سے پہلے صدقۂ فطر دیدینا۔ عید کی نماز عیدگاہ میں جا کر پڑھنا (یعنی بغیر کسی عذر کے شہر کی مسجد میں نہ پڑھے) جس راستہ سے عیدگاہ جائے اُس کے سوا کسی دوسرے راستہ سے واپس آنا۔ پیادہ پا جانا۔ راستہ میں "اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ" آہستہ آواز سے پڑھتے ہوئے جانا۔

ہر مرد و عورت مسلمان جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اسی قدر مالیت کا اسباب ضروری حاجت سے زائد ہو، اُس پر صدقۂ فطر واجب ہے۔ اگرچہ وہ اسباب تجارت کا نہ ہو اور خواہ روزے بھی کسی وجہ سے نہ رکھے ہوں۔

اگر گیہوں یا اُس کا آٹا دے تو نصف صاع واجب ہے۔ جو انگریزی تول سے دو سیر سے کچھ کم ہوتا ہے مگر احتیاطاً دو سیر دیدینا چاہیئے۔ اگر جَو دینا چاہے تو اُس کا دو چند دیدے۔

اور اگر علاوہ اس کے کچھ اور دینا چاہے مثلاً جوار، چنا، باجرہ، چاول وغیرہ۔ تو اسقدر دے کہ اس کی قیمت دو سیر گیہوں یا چار سیر جَو کے برابر ہو جائے۔

نابالغ اولاد کی طرف سے بھی فطرہ دینا واجب ہے، جبکہ وہ خود مالکِ نصاب نہ ہو، ورنہ خود اسی کے مال میں سے ادا کرے۔ بالغ اولاد اگر مجنون ہو اور مالکِ نصاب نہ ہو تو اُس کی جانب سے بھی صدقۂ فطر دینا واجب ہے اور مالدار ہو تو اُسی کے مال میں سے دیا جائیگا۔

جو بچہ عید الفطر کی صبح صادق کے بعد پیدا ہوا اور جو شخص صبح صادق سے پہلے مر جائے، دونوں کا فطرہ واجب نہ ہوگا اور مستحب یہ ہے کہ عید کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کر دے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ صدقۂ فطر عید الفطر سے پہلے یا کچھ دنوں بعد دیدے۔ "واللہ اعلم و علمہ اتم"

احکامِ عیدالاضحیٰ وقربانی

عیدالاضحیٰ میں بھی وہ سب چیزیں مسنون ہیں جو عیدالفطر میں ہیں، فرق اسقدر ہے کہ عیدالفطر میں عیدگاہ جانیسے پہلے کوئی چیز کھانا مسنون ہے، اور عیدالاضحیٰ میں یہ نہیں ہے! اور عیدالفطر میں راستہ میں چلتے وقت تکبیر آہستہ مسنون ہے اور عیدالاضحیٰ میں بلند آواز سے؛ اور عیدالفطر کی نماز کسیقدر دیر کرکے پڑھنا مسنون ہے اور عیدالاضحیٰ میں سویرے پڑھنا؛ نیز یہاں بجائے صدقۃ الفطر کے قربانی ہے اور اسکا وقت بعد نماز ہے۔

ہر مرد وعورت مسلمان مقیم جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اتنی ہی مالیت کا اسباب ضروری وروزمرہ کی حاجت سے زائد ہو، اُس پر واجب ہے کہ اپنی طرف سے قربانی کرے۔

اونٹ، بکرا، دنبہ، بھیڑ، گائے، بھینس نر ہو یا مادہ سب درست ہے۔ گائے بھینس دو برس سے کم اور بکری ایکسال سے کم اور اونٹ پانچ برس سے کم کی قربانی درست نہیں ہے۔ اور دنبہ چھ ماہ کا بھی درست ہے جبکہ خوب فربہ ہو اور سال بھر کا معلوم ہوتا ہو اونٹ، گائے و بھینس میں سات آدمی تک شریک ہوسکتے ہیں مگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہونا چاہیئے۔

قربانی کا جانور بےعیب ہونا چاہئے، لنگڑا، اندھا، کانا اور بہت لاغر اور جسکا کوئی عضو تہائی سے زیادہ کٹا ہوا ہو درست نہیں ہے۔ خصی یعنی بدھیا اور جس جانور کے سینگ نکلے ہی نہوں قربانی درست ہے۔

پوپلی یعنی جس کے دانت نہ رہے ہوں اور بوچی یعنی جسکے پیدائشی کان نہوں جائز نہیں۔

دسویں تاریخ بعد نماز عید سے بارہویں تاریخ کی غروب آفتاب تک قربانی کا وقت ہے۔ اور گاؤں والوں کو یہ بھی جائز ہے کہ نماز عید سے پہلے ہی صبح کو قربانی کرلیں اور اسکے بعد نماز کیلئے کسی قریب کے قصبہ میں جائیں۔

اگر قربانی شرکت میں کریں تو محض اندازہ سے گوشت نہ تقسیم کیا جائے، بلکہ تول کر پورے پورے حصے کئے جائیں؛ البتہ جس حصہ میں سری پائے یا کھال کو شریک کر لیا جائے اُسمیں گوشت کم بھی ہو تو جائز ہے۔

بہتر یہ ہے کہ کم سے کم ایک تہائی گوشت خیرات کر دیا جائے۔ اور قربانی کا گوشت کافر کو بھی دینا جائز ہے بشرطیکہ اُجرت میں نہ دیا جائے۔

قربانی کی کوئی چیز قصاب کو بھی اجرت میں دینا جائز نہیں ہے، اور قربانی کے جانور کی رسّی، جھول وغیرہ کو بھی صدقہ کر دینا افضل ہے۔ اور اسکی کھال کو فروخت کرکے قیمت کو بھی صدقہ کر دینا ضروری ہے البتہ اگر کھال کو اپنے کام میں لائے مثلاً ڈول، مشک یا جانماز وغیرہ بنالے تو وہ بھی درست ہے۔ قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت دعا پڑھنا شرط نہیں ہے کہ بغیر اسکے قربانی نہو، بلکہ جسکو دعا یاد نہ ہو وہ "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر ذبح کرلے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

(نوٹ) عیدالفطر و عیدالاضحیٰ کے چند ضروری احکام یہاں ذکر کردئے گئے ہیں مفصل احکام کیلئے کتب فقہ یا علماء کی طرف رجوع کیا جائے

منقہ الاحقر۔ سید محمد احمد رضا عفا اللہ عنہ بجنوری۔ ناظم مجلس علمی ڈابھیل سملک (سورت)